نہین کیونکہ دونون کا مضمون واحد ہے اور بطرف ہو کوئی علماے محمدیہ تھا ہو کر
دونون مین سواے تفاوت لفظی کے کوئی بات نہین ہے اور قطعاً بوے تحقیقات
نہین فضل خدا انشاء المحال ہوا جیسا کہ چاہئیے کیسہ دوم تحفۃ الہند کا ابطال ہوا اگرچہ
زبان قلم گذاشتات رسالت مآب سے حاکی ہے مگر خاطر نازک مزاج المناسب
سے شناکی ہے لہذا ہم نے اختصار پسند کیا کوزہ مین بحر زخار بند کیا ۵
اندکے از غم دل گفتم و خاموش شدم ٭ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست ٭
شکر خداوند کہ باب اول عماد ہند تمام ہوا اور شراب کامرانی سے سرشار
جام ہوا رباعی شکر کہ مجکو ملی دولت بیدار آج ٭ ہمت عالی
ہوئی بہر سر عرش تاج ٭ سوخت میرے کلک نے خلعت اسلام
کی ٭ دیکھئے کیا کرے خامۂ آتش مزاج ٭

فقط

MANOHAR SARUP — WRITER.

دوسرے ایذا و قتل و غارت آنہا کردہ فقط مؤلف ہدیہ کے اس قول کا حاصل یہی ہے
کہ اپنے فایدہ کے لئے مکر کرنا اور جھوٹ بولنا روا ہے اور دوسرے کے نقصان کے
لئے بُرا ہے فقط اس سے لازم آتا ہے کہ محمد صاحب نے جو واسطے قتل و غارت بنی اسد
وغیرہ کے مکر و فریب کرایا وہ باطل مکروہ و منع کو سرانا وہ اچھا نہین کیا اور قول صاحب ہدیہ
سمجھا نہین مؤلف ہدیہ نے عجب کلام کیا اپنے پیغمبر کو آپ الزام دیا بالیقین ان صاحب
نے خادمان کعبہ کہن کی کفش برداری کی کہ واسطے استیصال مدینہ اسلام کے ملیاری
کی **قولہ** چون بپیوند اسلام مشرف گردید الخ یہان سے ظاہر ہے کہ کوئی اسلام
لانے سے مقبول کبریا نہین ہوتا اور بس عیب کیمیا نہین بلکہ ہوس دنیا و چند موتی ہے
اور راہ رضا و توکل بند جس مال کے لئے مسلمان مکر و فریب اختیار کرتے ہین اور گردن
پدر و برادر پر تلوار دھرتے ہین اسکا انجام عذاب ہے جسکا نام عذاب ہے بعد ازین
صاحب ہدیہ نے جو ہنود کو الزام دیا ہے کہ کرشن نے خدع کیا اور اپنی محبوبہ کے
لئے سر بیربک قطع کیا وہ غلطی ہدیۃ الاصنام ہے بلکہ سری کرشن پر اتہام ہے
مہابھارت مین بیربک کا نام نہین ہے اور بہتان کا نیک انجام نہین مولوی محمد علی
نے حکایت حجاج بن خلاص کا کچھ پاسخ نہین دیا اور قطعاً کلام راسخ نہین کیا
یہان تک فقیر اندرمن نے اختصاراً حال محمد بیان کیا اینده سے لیکر اذکار عنان و
کیا کا ارادہ مصمم ہے کہ بعد اتمام جواب سوط الجبار کے حالات انبیا مین ایک کتاب
تصنیف کرونگا اور اوسکے حصہ دوم مین اول سے آخر تک محمد صاحب کی توصیف
کرونگا معجزات محمدی کی چندان ضرورت نہین ہے کہ طلسمات و نیرنجات سے
اونکے امتیاز کی کوئی صورت نہین اگرچہ علماے محمدیہ کی کتابون مین ایک مضمون اندراج
ہوا ہے اور خرق عادت انبیا کا نام معجزہ اور خرق عادت ملحدین کا نام استدراج
ہوا ہے لیکن اس سے (۲۴۴) کنہ ممکن ہوتی اور فطر جواب دہندہ روبروی دیدہ

بات بنائی ہے لاجرم جھوٹ زٹلی سے صریح ثبات پائی ہے بعد ستہ الاصنام
اجازت حیلہ طلب کردن حجاج نوسلم از آن حضرت برائے ہمین امر بود کہ مال کثیر
وجان وعزت او از دست کفار مکہ محفوظ ماندہ سالماً وغانماً باز آید واز ظلم وتعدی
معاندین جانبری او شود نہ برائے اینکہ با مردمان مکہ بحیلہ ومکر پیش آمدہ در پئے ایذا
وقتل وغارت آنہا گردد وظاہر است کہ حجاج از تجارت مال کثیر بہم رسانیدہ بود چون
بشرف اسلام مشرف گردید این معنی را دل او نخواست کہ آن اموال کثیرہ کہ بمحنت
ومشقت حاصل کردہ بود بہ تصرف معاندان ملت در آید الخ **جواب** حجاج کو
اصلا خوف جان و مال نہین تہا اور کوئی اوسکی عزت وآبرو کا خواہان نہین کیونکہ
اس روایت مین خود مندرج ہے کہ قریش مین سے کوئی شخص اوسکے اسلام سے
خبردار نہین تہا اور اصلا درپے ایذا وآزار نہین البتہ اگر حجاج اپنے اسلام سے
آگاہی دیتا تو اپنے سر پہ تباہی لیتا پس حفظ جان و مال کے لئے تعلیم مکر ودروغ
مشکوک ہے بلکہ سراسر صاحب ہدیہ کی بھول چوک ہے اصل یہہ ہے کہ جو کوئی اسلام
لاتا ہے وہ ارتکاب کذب وخدع سے منزلت ومقام پاتا ہے اسواسطے محمد
صاحب نے حجاج نوسلم کو کذب ودروغ تعلیم کیا او رمسلمانون مین رتبہ عظیم
دیا کیونکہ اس گروہ مین جو کوئی بر روے کار دروغ تازہ لاتا ہے وہی فروغ
زیادہ پاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ واسطے حفاظت مال ومنال کے دروغ
وکذب کی ہدایت تہی تو سراسر مخالف آیت تہی کہ مصنف قرآن کی راہ مین
دروغباف لعین ہے اور اوسکی شان مین آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے شاید
کہ مقصود ومرام حضرت یہہ ہی ہووے کہ گو لعنت باری دایم ہے مگر مال ابدی
قایم رہے حاصل تقریر یہہ ہی ہوا کہ محمد صاحب کے ذہن مین مال استقدر عزیز تہا کہ جسکا
روبرو خوف خدا ناچیز تہا **قولہ** نہ برائے اینکہ با مردمان مکہ بحیلہ ومکر پیش آمدہ

واقع ذکر کرائی مثلاً صولت مدیہ کی معتبر و مستند کتاب مین لکھا ہے کہ جن دنون محمد صاحب
خیبر پر لڑ رہے تھے حجاج ابن علاط جو کہ باشندگان مکہ مین مشہور تھا مسلمان ہوا
جس وقت محمد صاحب فتح خیبر سے فراغت حاصل کرکے داخل مدینہ ہوئے حجاج نے
اون سے کہا کہ حکم ہووے تو بطرف مکہ بسرعت تمام تر جاؤن اور جو کچھ میرا مال
وہان ہے وصول کر لاؤن کہ قریش ہنوز میرے اسلام سے خبردار نہین ہین لیکن بغیر
حیلہ جوئی و دروغگوئی کے اس کام کا سرانجام دشوار ہے محمد صاحب نے اوسکو اجازت
دی کہ تیرا دل چاہے سو کہہ اور جسطرح کہ ہو سکے اپنا مال وصول کر پس حجاج نے مکہ
کی راہ لی جبکہ قریب مکہ کے پہونچا دیکھا کہ قریش سر راہ جمع ہین اور مسافرون سے دریافت
کرتے ہین کہ محمد خیبر کو گیا تھا فتح پائی یا ہزیمت کھائی اس اثنا مین نظر قریش حجاج پر
پڑی تمام اوسکے گرد ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد سے کیا خبرین ہین کیونکہ وے جانتے
تھے کہ حجاج مذہب قدیم پر ہے حجاج نے جواب دیا کہ تمہاری مراد حاصل ہوئی کہ لشکر
محمد پر بلاے شکست نازل ہوئی یہودان خیبر نے نام کیا اور مسلمانون کا کام تمام
اکثر محمدی طعمۂ تیغ و تیر ہوئے اور کثیر اسیر بعضے یہود بھی مارے گئے عیش و عشرت سے
بیچارے گئے محمد بھی اسیر ہوا اور حوالہ قیدیہ اہل خیبر کہتے ہین کہ اوسکو بطور تحفہ قریش کے
پاس بھیجین تاکہ وے بھی اپنے مقتولون کا عوض لیوین قریش حجاج کے منہ سے یہ بات
سنکر خوش ہوئے اور حجاج کو اکرام و احترام کے ساتھ مکہ مین لیگئے پھر حجاج نے
کہا کہ اب میری مدد کیجئے اور جس کسی کے پاس میرا مال ہے دلادیجئے کہ ارادہ رکھتا ہون
کہ جلد بجانب خیبر جاؤن اور مسلمانون کا اسباب جو سپاہ خیبر نے غارت کیا ہے قیمت
مناسب سے خرید لاؤن قریش نے بتصدیق حجاج کرکے تین دن کے اندر اوسکا سارا
مال لوگون سے وصول کرا دیا تب حجاج اپنے گھر گیا جسقدر کہ وہان نقد تہا وہ بھی
وہانسے حاصل کیا اور جانب مدینہ روانہ ہوا فقط صاحب مدیہ نے یہان بھی ایک

تہا اور پردہ رسالت بہا اٹہا تہا اوسکو اسطرح کہا تہا کہ مین تابع خدا وندگار ہون اور اوسکو
حکم سے ناچار ہون اب خود غور کرو کہ یہہ حکم وحی کی مطابق ہے یا سوا فق وحی حکم سابق
ہے بہرحال دو نون مین سے ایک حکم الہی ہوگا اور دوسرا خطرہ واہی سے کریگا ایک
دوسرے کو امام یہ کہین جانتا نہین و حسن ہمارا جیسے کہ محمد صاحب کا عہد ہے تو نہین تہا ویسے ہی
اونکی سوگند کا بہی اعتبار نہین تہا چنانچہ ماریہ قبطیہ کے عشق مین جو کچھ کہ حضرت نے سوگند
شکنی کی تہی وہ حوالہ قلم ہوئی اور مولوی محمد علی کے لئے ترانہ الم ہوئی جلد دوم طبع ثانیہ
مین صحاح ستہ سے روایت ہے کہ جسوقت محمد صاحب نے بجانب تبوک توجہ فرمائی ابو موسی اشعری
کو اوسکے رفیقون نے بنابر طلب سواری کے خدمت محمد مین روانہ کیا پس اوس نے جا کر کہا کہ یارون
نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہے کہ تو اونکو سوار کرے محمد صاحب نے جواب دیا کہ واللہ یعنی قسم اللہ کی
مین اونکو سوار نہین کرتا پس ابو موسی حزین و غمگین ہو گیا جبکہ اپنے مکان پر پہنچا محمد صاحب
نے اوسکو پہر بلوا کر چہہ اونٹ دئے اور فرمایا کہ اپنے یارون کے پاس لیجا ابو موسی نے کہا کہ
یہ محمد اول تو نے قسم کہائی کہ واللہ مین اونکو سوار نہین کرتا اور پہر تو نے وہ قسم توڑ ڈالی جواب
دیا کہ فی الحال خدا نے قسم توڑنے اور کفارہ دینے کے لئے امر کیا فقط جیسے کہ محمد صاحب خود
مخالفت عہد و سوگند کرتے تہے ویسے ہی یارون کو سوگند شکنی و عہد برہمزنی کی نصیحت و
پند کرتے تہے چنانچہ اوش ابن صامت اور اوسکی زوجہ مین تکرار ہوئی اور نوبت ظہار طلاق ایک
کی قسم ہے کہ شوہر اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے حق مین میری مان کی پشت ہے شریعت محمدی
مین اتنا کہتے ہی عورت شوہر پر حرام ہوتی ہے اور اوسکی فرج عین فرج مادر ہوتی ہے اور اوسوقت
محمد صاحب نے ایک آیت تصنیف کی اور اوش ابن صامت کو سوگند شکنی کی تکلیف دی تفصیل اسکی
حصہ سوم ابطال التناسخ مین مرقوم ہے جو کہ باسم ساہی صولت ہند موسوم ہے اور تو مسلمان
اگر تجکو اصلیت کی تلاش ہے تو کرامت محمد ناشی ہے اور ایک مقالت گوش کر اور افسانہ الست
فراموش کر حضرت نے حجاج ابن علاط سلمی کو تعلیم کر دغا بازی اور اوس نے مسلمون سے حکایت

کوئی قلق نہین کیونکہ جسطرف کثرت مدعا ہی اودہر ہی اصل مدعا ہے اب جاہتی جانتا
کہ مولوی صاحب کا یہہ دعوی کہ کوئی کوئی محدث زجر و توبیخ ابو بصیر کا قائل ہی سراسر بیجا
ولاطائل ہی اگر آپ اپنے دعوی مین سچی ہین تو خدا کو حاضر و ناظر جانکر اون احادیث کو
داخل کتاب غنا مین اور اپنی ابکار افکار کے ہمراہ منظور انظار شیخ و شاب کرائین اگر
خود تحریر احادیث پر قاصر ہو تو خدمت محدثین مین حاضر ہو کر طلب امداد کرو اور لفظاً
لفظاً احادیث یاد کرو جہوٹی باتین نہ بناؤ آسمان کو لاتین نہ چلاؤ جہوٹ سے کام نہین نکلتا
جام کا دام مدام نہین چلتا جہوٹ کو پایداری نہین ہی اور ہمصام جو ہین سی کاربرآری ہی
۵ سخن ہی یہہ تیرا سراسر دروغ ، بھلا جہوٹ کو کب ہی حاصل فروغ ، حقیقت یہہ ہی کہ
احادیث صحیح و غیر صحیح مین مضمون مذکور کہین منقول نہین ہی بلکہ کوئی فقرہ اس معنی پر محمول
نہین ہی کہ وہ نشان دیجیے اور بحث و مباحثہ کا سامان کیجیے اب جگر متعجب ہوتا ہی
و دنگ ہی کہ مسلمانی خوبی دوسری پیمان شکنی محمد مرقوم ہوتی ہی اور تشریح اسلام ام
کلثوم تفسیر بادی مین لکہا ہی کہ ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط مکہ سے بہاگ کر محمد صاحب
کے پاس آئی عقب سی اوسکے بہائی بہی اپنی بہن کی طلب مین وارد ہوئے محمد صاحب
نے اوسکو بہائیون کی حوالہ نفرمایا اور یہہ آیت سورہ ممتحنہ کی وارد کی یا ایہا الذین آمنوا
اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن اللہ اعلم بایمانہن فان علمتموہن مومنات فلا
ترجعوہن الی الکفار یعنی اے لوگون جو ایمان لائے ہو جسوقت آوین تمہارے پاس مسلمانیان
ہجرت کر کے پس آزمایش کرو انکی اللہ خوب جانتا ہی ایمان انکا پس اگر جانو تم
انکا ایمان دار ہونا پس مت پہیرو انکو طرف کفار کی فقط بیان سے بہی ثابت ہی
کہ محمد صاحب اپنے عہد پر مستقیم نہین رہی ورنہ نع رمنا خدا سے کریم نہین ہین اگر کوئی کہے کہ خاطر
حضرت اطاعت الہی مین مصروف تہی اور ہر ایک بات اونکی وحی پر موقوف تہی عہد شکنی
اوسکا نام نہین ہی اور ہرگز جای الزام نہین تو جواب یہہ ہی کہ جسوقت عمر نے محمد صاحب کو لتاڑا

تو حدیث محمد صاحب سے خبردار کیا اور فتنۂ خفتہ بیدار کر کا قطب الدین ابنی مستندۂ کتابات

کے عالم ہوتا اور ہوتا تو کیونکر اوسکی زبان سے یہہ کلام صادر ہوتا اب جس وقت مصنف رسالۂ

کتب مذکورکی لیاقت حاصل کریگا آپ اپنی طلاقت باطل کریگا اوسکی مستند عمدۂ ضعفا

کی عبارت بلفظہ مرقوم ہوئی اور عبد شکنی محمد صاحب معہود اہل شام معدوم ہوئی اب عبارت

مدارج النبوت گوش کیجئے اور ترک خواب خرگوش (ویل امہ) ابو بصیر مشعل حرب کان معه

احد) یعنی این ابو بصیر افروزندۂ و گرم کنندۂ جنگ ست اگر باشد کسیکہ امداد و اعانت کند

مراورا و این سخن شعر ست ابو بصیر را بفرار در شمہ ست بانکہ جمعے از اہل اسلام کہ در مکہ محبوس

و ممنوع اند بوے لاحق شوند چنین گفتہ اند شراح در بیان معنی این عبارت و بریں معنی مراد

مذمت و تسفیہ او نیست بلکہ مراد تعجب ست بانکہ محبب و مرداست اگر کسے نصرت و اعانت

او کند سمیتوان کرد چنانکہ واقع شد متضمن مدح ست انتہی بیان سے ظاہر ہی کہ شارحین

نے یہہ ہی تعبیر کی ہی کہ حدیث مذکور میں حضرت نے داد ستائش ابو بصیر دی ہی طعن و ملامت

کا مقام نہیں ہی اور موقع سرزنش و ملام نہیں بلکہ یہہ ہی ثابت ہی کہ محمد صاحب نے مصوران کو

اشارہ کیا کہ ابو بصیر سے سازش کریں اور قتل و غارت آغاز راہ تجارت مسدود فرمائیں اور

سپاہ قریش سے مدد دیں پس آپکی مستند کتاب سے واضح ہوا کہ محمد صاحب نے اپنے قول و

قرار سے شبہ موڑا اور معاہدہ کیا ہوا عہد و پیمان توڑا ایسے ہی فتح الباری میں ہی اور ایسے

ہی عمدۃ القاری میں جو کچھ کہ مؤلف ہدیۂ عہد شکنی محمد صاحب میں سخن پروری کی تھی اور رد

حیلہ گری کی لی تھی بالکل رد ہوئی اور مانند عہد و پیمان محمد ہوئی مولوی محمد علی نے بطلہ شکنی محمد صاحب

کا کچھ جواب نہیں دیا اور ارادہ عبارت رسالت مآب نہیں کیا صرف یہہ ہی کہا کہ بعض

احادیث سے واضح ہی کہ حضرت نے ابو بصیر کو توبیخ و زجر فرمایا اور منع از فعل و مکر فعل

اس سے ثابت ہی کہ اکثر احادیث ابو بصیر کی ستائش میں ہیں اور بعض احادیث سے ان کا نکار

میں نا پس عہد شکنی محمد کا کوئی مانع نہیں ہی اور باوجود اکثر احادیث کے بعض احادیث سے

کے الفاظ کا استعمال نہوتا اور حضرت کو قتل وغارت قریش کا خیال نہوتا تو البتہ ناحق یہ
فاش ہوتی اور سکین حب صاحب ہدیہ کا ش ہوتی اگر فرض کیا جاوے کہ ابوبصیر نافہم تھا اور یہ
مگر حضرت عمر کی عقل پہ کیسے پتہر پڑے کہ اونکے ذہن مین بھی حتی حدیث نہ گذرے خلاف آیا ہے
حدیث ابوجندل کو پیغام دیا اور اپنے سر پر صاحب ہدیہ کا الزام لیا بیقین قطب الدین صحیح زمین
سے ملاقات کی کہ اغلاط عمر پر نظر التفات کی **قوله** ابوبصیر در آنکہ تامل بکار برد الخ اگر امر
وقزاق کسی جنگل مین اژدحام کرین اور قتل وتاراج عام تو مقتول ہمیشہ کیلئے ذلیت نہین
ہے اور تحقیر ملت نہین بلکہ خود ہدیۃ الاسلام مین مرقوم ہے کہ وہ مظلوم ومرحوم ہے اگر ہمیکا
نام خذلان وتذلیل ہے تو سرگذشت جنگ احد ذلت وخواری حضرت کی دلیل ہے **قوله**
پس این حتی نقص عہد از طرف الخ بے شبہہ نقص عہد از جانب رسالت مآب ہوا اور نیز از طرف
عمر بن الخطاب کہ محمد صاحب نے ابوبصیر کو مدینہ سے بہگا دیا اور خفتہ خفتہ جگا دیا عمر بن خطاب
ابوجندل کو بخدمت ابوبصیر روانہ کیا اور آتش قتل وغارت کا زنانہ کیا اگر یہ صاحب وفا
عہد منظور کرتی تو ابوبصیر کو جو اذ قریش بالضرور کرتے **قوله** در فتح الباری ومرقات ومدارج النبوت
وغیرہ این حتی ملاحظہ نماید فقط اگرچہ صاحب ہدیہ نے قطع بیخ اسلام کی اور ندراصنام دی مگر
ہنوز کتب اسلامیہ سے کسی کی تکذیب نہین کی اور مسلمانون کو ابطال تواریخ وتفاسیر کی ترغیب
نہین دی جملہ کتب محمدیہ کا اعتبار کیا اور روضۃ الصفا وروضۃ الاحباب کو لباب صحاح ستہ
شمار کیا افسوس ہے عقل وحواس میان محمد علی پر کہ باوجودیکہ مؤلف ہدیہ کی شکر گذار ہین مع
بندہ فرمان بردار مگر اپنی سخن پروری کے لئے اکثر کتب محمدیہ سے کہپاتی ہین اور روایت کی
خاطر سمجہ جاتے ہین جو کوئی پکا مسلمان ہوگا ہر ورق کتب بزرگ پر قربان ہوگا جو اقرار کریگا فتح الباری
ومدارج النبوت ومرقات غلط ہے بلکہ ملا قطب الدین کی ساری تحقیقات غلط ہے تمام شرح
صحیح بخاری مین مرقوم ہے اور درمیان طایفہ محدثین ومورخین وہم ہے کہ خود محمد صاحب
نے ابوبصیر کو اپنا فرار وغارت کیا اور مصروف آزار وغارت حضرت عمر نے ابوجندل

ترجمہ صحیح ہو کہ اگر باشد با او کسے فقط حاصل اسکا یہ ہو کہ اگر ابوبصیر کے ہمراہ کوئی مددگار
ہوتا تو یہ بالکل سلامتی تمہاری گرانی سے سرشار ہوتا فقط جس صورت مین کہ ابوبصیر محمد صاحب کے
سامنے حاضر تھا تو اس کلام کی کیا احتیاج تھی کہ کوئی اس سے کہو کہ ہماری طرف رجوع
نکرے بلکہ اگر کسی بات کی ضرورت ہوتی تو خود محمد صاحب ابوبصیر کو تعلیم کرتے بتقدیریکہ مفہوم
حدیث یہی ہا ہوے کہ ابوبصیر سے کوئی کہے کہ محمد صاحب کی جانب رجوع نکرے تو خود مؤلف
حدیبیہ کی زبان سے ثابت ہو گیا کہ محمد صاحب نے ابوبصیر کو ایما کیا کہ ہمارے پاس سے فرار کر اور ترک شہر
دیار اگر ہماری طرف رجوع کریگا اور مسجد نبوت مین رکوع تو دو گے وہ اور قریش کیا جاویگا اور
مایوس از تار ام ضرب عہد شکنی اسی کا نام ہے اور محمد صاحب پہ یہی ہمارا الزام ہے غرضکہ انہون
نے مخالفت عہد مین ارتکاب کیا اور صریح بیان آنش بدعہدی پر کیا بات کیا مقتضا عہد یہی تہا
کہ ابوبصیر کو گرفتار کراتے اور حوالہ خویش وتبار فرماتے چونکہ حضرت نے ایسا نہین کیا عہد پورا نہین
کیا بلکہ نقض عہد کیا اور پیمان شکنی مین جد ہ نہ جام از غضب و بیداد آن ستم ز تو باز ساقی
شکستی عہد پیمانہ شب عہد دیرین را ہ **قولہ** و دلیل برین معنی آنکہ این حدیث آنحضرت
الخ کلام ابوبصیر سے یہی پیدا ہے کہ محمد کے اختیار مین کوئی کاروبار نہین ہے ہر ایک کام کا فاعل
خدا ہے روزگار آفرین ہے وہ مؤثر ہے کہ محمد صاحب خود ہی سے وابستہ ہونگے اور خدا ایسے ہی مین
کمر بستہ تو ابوبصیر کی مدح کرینگے اور اوسکی قدح سے بطرح ڈرینگے بہرحال گفتگوے ابوبصیر
اس قسم کی نہین تھی کہ محمد صاحب اوس سے ناخوش ہو کر ابوبصیر کو ملامت کرتے اور نیز باز مدحت
قولہ پس از حدیث موصوف مدح ابوبصیر و انشارح در باب نقض عہد و قتل الخ سیاق حدیث
مقتضی اسی بات کا ہے اور یہی مفہوم مدارج و مرقات کا ہے کہ حدیث موصوف مین ابوبصیر
کی مدح ہے اور جرأت وشجاعت شریر کی شرح اگر حدیث (ویل امہ) مین بطرف جنگ
جدل اشارہ ہوتا اور حضرت کو قتل وغارت پسند ہوتا تو کلمات (لوکان معہ احد) ایراد
نفرماتے وہ در نسبت فساد نکرتے **قولہ** ابوبصیر خود این معنی فہمید الخ اگر حدیث مین اس معنی

اسکی عنقریب ہوگی کو شگفتہ امید و غریب ہوتی **قولہ** از قریش نقض عہد نمود الخ ابو بصیر کو
قریش سے کوئی عہد و پیمان نہین کیا تھا اور اسیوقت خدا کے عہد و پیمان نہین دیا تھا بسبب وہ
عہد کیونکر شکستہ کرتا اور کسطرح مخالفت قول و فعل پیدا کر سکتا اسکو خطو کہ شکستن عہد بیشتر ہوا
ہے بانی مبانی عہد شکنی محمد صاحب تہے کہ ابو بصیر کو ایما سے فرار کیا اور ابو جندل وغیرہ کو اوسکا
مددگار **قولہ** آنکہ فی الواقع ازین حدیث مقصود حضرت ہمین مر بود فقط الکلام حدیث
(ویل امہ) سے مقصود محمد صاحب یہی تھا کہ ابو بصیر امنکے پاس سے گریختہ ہوو گو عہد و پیمان کی
شکستہ ہووے افسوس کہ محمد صاحب نے قریش سے جو کچھہ قول و قرار کیا اول بار ہی برخلاف اسکے اسکا
کیا **ع** خوش ست گلشن بیعت و شگوفہای امید ٭ ملے چہ سود کہ زودا این بہار سیر بزود
اگر حدیث مذکور سے مقصود محمد صاحب نقض عہود نہوتا تو انکے سامنے سے ابو بصیر مفقود نہوتا بلکہ
آنا فانا گرفتار دستگیر زندانی کرکے او سیر و فریق ثانی **قولہ** وحالانکہ حدیث موصوف در مدح ابو بصیر
نبود فقط یہہ ہی خلاصہ تقریر فقیر امدین ہے کہ حدیث مذکور سے مدح ابو بصیر سبرین ہے عمر خلیفہ بھی ہوا
تابع ہے اور ضمیر ابو جندل بھی اسی طرف راجع ہے اگر حدیث مرقوم مین ابو بصیر کی مدح نہوگی تو راے
عمر خلیفہ و ابو جندل اصح ہے کی تعریف ابو بصیر سے انکار حا شگفت ہے عمر خلیفہ کی عقل پر
گرفت ہے شاید کہ بالکل خلافت مآب کا قصور ہووے اور خالی از شعور سر بر غرور ہووے **قولہ** بلکہ
در بیان سرزنش او بود فقط الخ حدیث (ویل امہ) سرزنش ابو بصیر مین نہین ہے بہرہ از عقل و
دانش صاحب ہدیہ کی تقدیر مین نہین بالیقین حدیث مذکور اوسکی تعریف مین ہے کہ ابو بصیر عجب افروزندہ
جنگ ہے اور بیخوف از تیر و تفنگ اگر اسکا کوئی مددگار ہووے تو کشتی مسلمانی پار ہووے اس قسم
کی گفتگو مین سواے تعریف کے دوسرا احتمال نہین ہوسکتا اور بجز توصیف کے کوئی خیال نہین
قولہ و باعث عقد بہت فقط یہہ نقرہ ترجمہ حدیث سے زیادہ ہے اور مصنف ہدیہ کا طبع زاد ہے
تحریف اسیکا نام ہے یہہ صرف اتہام ہے **قولہ** اگر با قصد باد کہ کہے بگویند کہ رجوع بسوی
آنکہ فقط ترجمہ مین افراط و تفریط ہے اور زیادتی مرکب بسیط الفاظ (لو کان معہ احد) کا بہم

اوسکی مدد کے لئے تکلیف دی ہو اگر تم اسکے رفیق ہوئے دیکھا جنت مین غریق ہوگئے اب
ہم آپکی معتبرہ و مستندہ کتابون کی اصل عبارت نقل کرتے ہین اور واضح سازے اہل عدل
و عقل امل نقل عبارت روضۃ الصفا جسپر بالکل آپکا اتکا ہو (دیل) انہ شمل حرب کان معہ
احد حاصل این کلام آنکہ ابو بصیر عجب ابغہ و نائرہ جنگ است اگر یکے او را امداد و معاونت
نماید و این سخن شعر بود بر فرار ابو بصیر و خبر یا انکہ باید کہ جمعی از اہل اسلام کہ در مکہ محصور و ممنوع
اند باو لاحق شوند چون ابو بصیر این رمز و ایما وقوف یافت بی توقف روی بگریز آوردہ
بآن منزل عیص کہ بکنارہ دریا بود و بہیچ جانب نیستاد و ہر طایفہ از ارباب توحید کہ در مکہ
ممنوع بودند پیغام داد کہ حضرت پیغمبر در شان ابو بصیر چہ فرمودہ چون این خبر بگوش ابوجندل
پسر سہیل بن عمرو رسید فرار بر قرار اختیار کردہ بابو بصیر پیوست و مسلمانان مکہ یگان یگان
بخدمت او مبادرت نمودند تا بروایتے اقل ہفتاد کس نزد او جمع گشتند و چون آن مردم
ہم کارہ ان قریش بود انتہاز فرصت نمودہ دست بتاراج و غارت و قتل قافلہا برآوردند
انتہی اب یہ نقل عبارت مدلج ہی جو کہ برائت حضرت کی محتاج ہی چنانچہ گویند کہ امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ بابوجندل پسر سہیل بن عمرو کہ در حدیبیہ پیش آنحضرت مسلمان آمدہ حضرت او را
بپدرش سپرد و پیغام فرستاد و قصہ ابو بصیر اعلام کرد ابوجندل نیز از پدر گریختہ پیش ابو بصیر آمد تا
جمعے کثیر بہم رسید انتہی اگر حضرت عمر نے حدیث مذکور سے بچ ابو بصیر نہین سمجھی تہی تو کیونکر
بر خلاف واقع ابوجندل کو خبر دی تہی پس جو کوئی حدیث (دیل امہ) کو شعر بر تعریف ابو بصیر
قیاس نکریگا عقل و فہم حضرت عمر کا بھی پاس نکریگا شاید کہ مولف ہدیہ کی رائے مین عمر خلیفہ بہی
نہ ہون لیاقت نہین رہنے دیجئے اور فہم حدیث کی طاقت نہین **قولہ** جمعی اہل اسلام را از مکہ طلب داشت
فقط ابو بصیر نے مکہ سے کسیکو طلب نہین کیا اور کسیکو مرتکب جنگ و حرب نہین بلکہ خود محمد صاحب نے لوگون
کو اسکی مدد پر آمادہ کیا تہا جسکا اس حدیث (دیل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد) سے اظہار کیا تہا علاوہ محمد صاحب
کے عمر بن خطاب نے مسلمانان مکہ کو ابو بصیر کی طرف رجوع کیا تہا اور انکو یہ پیغام بہیجنا شروع کیا تہا تفصیل

موصوف در مدح ابوبصیر نبود بلکہ در بیان سرزنش او بود کہ او عجب جنگ جو ومنہ جنگ بآتش
فتنہ است اگر باشد با او کسے بگوید کہ رجوع بسوے ما نکند و سبیل برین معنی آنکہ این حدیث
آنحضرت با بوبصیر وقتے فرمودہ بودند کہ او از مشرکان تنگ خلاص شدہ بحضور حضرت شکایت
عرض نمود کہ آنحضرت مرا حوالہ مشرکان فرمودند خدا تعالی مرا از ایشان نجات بخشید الخ
پس از حدیث موصوف مدح ابوبصیر و اشارہ در باب نقض عہد وقتل وغارت کردن او
قریش را اصلا مقصود نبود و ابوبصیر خود این معنی فہیدہ ہیجان عمل آوردہ حاصل آنکہ چون عنایت
الہی مصروف تذلیل قریش بود ابوبصیر بے آنکہ تامل بکار برد درپے قتل وذلت کفار گردید
پس این معنی را نقض عہد از طرف رسالت مآب فہمیدن و الزام ذی اصل وارد کردن محض
خوش فہمی ست در فتح الباری ومرقات ومدارج النبوت وغیرہ این معنی ملاحظہ نماید کہ
در بیچ حنی شکے داشتہ باشد **جواب** اگر ابوبصیر حدیث مذکور سے صرف اپنی تعریف
گمان کرتا تو کس واسطے بھاگنے کا سامان کرتا کیونکہ کوئی اپنی مدح گوش کرکے مفرور نہین
ہوتا اور اپنے رستاؤں کسے رجوع نہین شاید کہ ابوبصیر نے برعکس عادت سائر انسان کیا
اور اپنے مداح کو دشمن جان لیا پس قیاس ابوبصیر خبط ٹھیرا اور کلام صاحب ہدیہ بے ربط اصل
یہ ہے کہ مدح ابوبصیر مین زبان حضرت گوہر بار بھی ہوئی اور جناب نبوت سے اون کو سلم کو
تعلیم فرار بھی ہوئی پس محمد یکی حضرت مین تامل نہین ہے اور صاحب ہدیہ کو فہم وفراست بالکل
نہین بتقدیر یکہ محمد حسب مخالفت عہد سے اندکی پلید ڈرتی تو کیونکہ ابوبصیر کو پا یا فرار کرتی
بلا بیچو ویرا اسیر کراتی اور مکافات بلاتاخیر فرماتے کیونکہ وہ سزاے یاداش تھا مستحق شاباش
اب سبل اقوال ہدیۃ الاصنام ہے جو کہ منافی رضا رحیم وسام ہے **قولہ** مدح خود فہمید الخ اگر
غلط فہمی ابوبصیر سے شکایت ہے تو خوش فہمی حضرت عمر بھی بدرجہ غایت ہے جناب شیخ مستند
روضۃ الصفا مدارج النبوت مین مرقوم ہے کہ جسوقت ابوبصیر نے مدینہ سے فرار کیا حضرت
عمر نے ابوجندل کے پاس کہ جو ولہ کیا کہ حضرت نے ابوبصیر کی تعریف کی ہے اور تم لوگون کو

معلوم ہوا کہ ابوبصیر نے فرار کیا اور کنارہ دریا پر قرار لیا تو تا ابوجندل پسر سہیل کو پیغام
بھیجا کہ تو مکہ سے گریزندہ مانند تیر ہوا ور معاون ومددگار ابوبصیر ہو کہ حضرت خود دیکھے
تھی مین حدیث عجیب و غریب فرمائی ہی اور قتل وغارت قریش کی ترکیب کرائی ہی پس
جسقدر مسلمان کہ قریش کے یہان محبوس تھا اپنے خویشون کو فریب دیکر ایک ایک ابوبصیر
سے ملگئے اور قتل وغارت قریش پر چل گئے یہان تک کہ ستر اشخاص جمع ہوئے بس جو کوئی
قریش مین سے ادہر جاتا تہا اوسکو مار ڈالتے تھے اور اوسکا مال واسباب غارت کرتے
تھے تب قریش نے خدمت محمد صاحب مین عرضداشت کی کہ اب تک ہم نے اونکی برداشت
کی آپ ونکو مدینہ مین طلب کیجیے اور قدرے ادب دیجیے ہم اپنے آدمی کو واپس کرنے
کی شرط سے درگذرے آیندہ جو کوئی قریش مین سے مسلمان ہوگا در امن وامان ہوگا
ہم اوسکو مکہ مین نہین گہیرینگے اور مدینہ سے نہین پہیرینگے اوسوقت محمد صاحب نے ابوبصیر کو
اپنے پاس طلب کیا اور منع از قتل وغصب کیا فقط یہہ مضمون صحیح بخاری ہی جس پر ایک
سنی مستعد بیان سیاری ہی اگر اہل اسلام ذرا بھی انصاف کرین گے بدعہدی محمد پر فورًا
اعتراف کرینگے برتقدیریکہ محمد صاحب لحاظ عہد وپیمان کرتے تو دوبارہ ابوبصیر کو حوالہ قریش
بدل وجان کرتے بلکہ اونکے مقتول کا اوس سے قصاص لیتے اور سزائے قاتل بدست
خاص دیتے یہ اشارہ ہرگز نفرماتے کہ تو ہمارے سامنے سے کافور ہو اور مشغول قتل وغارت
حتی المقدور ہو فی الجملہ چونکہ محمد صاحب نے وفائے عہد وپیمان گوارہ نہین کیا ابوبصیر کو سپرد قریش
دوبارہ نہین کیا پس بدعہدی وپیمان شکنی حضرت مین شک نہین ہی اور مصنف ہدیۃ الاصنام
وسوط الجبار کو عقل ودرایت اندک نہین **ہدیۃ الاصنام** ابوبصیر از حدیث
دلیل اذن قتل حسب لیکان معہ احد مع خود فہمیدہ از مدینہ رو بگریز نہادہ بلا توقف بنزد ابی
عیص رسیدہ جمیع اہل اسلام را از مکہ طلب داشتہ از قریش نقض عہد نمودہ دست بقتل وغارت
آنہا کشادہ نہ آنکہ فی الواقع ازین حدیث مقصود حضرت ہمین امر بودہ حالانکہ حدیث

مرجع ضمیر وہی عمر بن الخطاب ہین جو کہ ابوبکر کے بعد خلافت مآب ہین اگر محمد صاحب رسول اللہ ہوتی
اور رسالت پناہ تو اپنے نام کے اوپر سے وصف رسالت محو نکرتی اور اپنے ہاتھ سے اپنی تحقیر
کسی نحو نکرتے جو کوئی برحق پیغمبر ہوگا اوسکو کسی سے کیونکر ڈر ہوگا ہرگز رسالت سے انکار نکریگا
دشمنان دین سے زنہار نہ ڈریگا اصل آنکہ صلحنامہ مین جو رسول اللہ اور ابن عبداللہ کی
تبدیل ہوئی ہمارے لئے بطلان نبوت محمد کی عمدہ دلیل ہوئی اب ہم یہہ مضمون صحیح بخاری لیتے
ہین اور مخالفون کو مذلت وخواری دیتے ہین جبکہ محمد صاحب حدیبیہ سے مراجعت کر کے مدینہ مین
داخل ہوئے اور اپنے کاروبار مین شاغل ابوبصیر نامی ایک شخص دین محمدی اختیار کر کے اور مکہ
سے فرار کر کے محمد صاحب کے پاس آیا اور اوسکے بعد قریش نے ابوبصیر کو پھیر لانے کے لئے دو
شخص خدمت محمد مین روانہ کئے محمد صاحب نے موافق عہد کے ابوبصیر او نکے حوالہ کیا وے ابوبصیر کو
ہمراہ لیکر راہی مکہ ہوئے اور مقام ذوالحلیفہ مین واسطے تناول طعام کے قیام کیا اوس
وقت ابوبصیر نے اون دونون مین سے ایک شخص سے کہا کہ تیری تلوار بہتر معلوم ہوتی ہے
ذرا مجھکو دکھلا اوس شخص نے اپنی شمشیر غلاف سے باہر نکال کر ابوبصیر کے ہاتھ مین دی ابوبصیر
نے فی الحال اوسکی گردن مین ماری اور اوسکو ہلاک کیا دوسرا شخص یہہ حال دیکھکر بھاگتا
ہوا مدینہ مین محمد صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبصیر نے میرے ہمراہی کو مار ڈالا اتنے ہی اوسکے
عقب ابوبصیر بھی حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے محمد تو نے مجھکو انکی سپرد کیا مگر حق تعالی نے مجھکو
انکے اوپر دست برد دیا محمد صاحب نے فرمایا (ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد) یعنی ابوبصیر
عجب جنگ کرنیوالا لڑائی کا ہے اگر ہوتا ساتھ اوسکے کوئی مددگار تو مدد کرتا فقط اس حدیث
سے محمد صاحب کی یہہ ہی مراد تھی کہ ابوبصیر یہان سے راہ لے اور کہین صحرا مین پناہ لے اور
جسقدر قوم کہ مکہ مین نظر بند تھی اوسکو یہہ ہی پند تھی کہ اپنے گھرون سے جلد تر فرار کرین اور
خدمت ابوبصیر مین بسر روزگار کرین القصہ جبکہ ابوبصیر نے پیغمبر کے منہ سے یہہ حدیث سنی تھا
فی الحال بھاگ گیا ساحل دریا کی راہ لی جہان قافلہ قریش کی گذرگاہ تھی جسوقت عمر کو

کہا کہ تو نہین کہتا تھا کہ ہم جلد آئینگے اور طواف کرینگے خانۂ کعبہ کا فرمایا کہ ہان مین نے مگر
خبر دی تھی کہ تو آئیگا اس سال مین مین نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تحقیق تو آنیوالا ہے اور طواف
کرنے والا اوسکا پھر کہتے ہین خلافت پناہ کہ مین ابوبکر کے پاس آیا اور کہا مین نے کہ اے
ابوبکر آیا یہ شخص نبی خدا کا نہین ہے برحق کہا اوس نے کہ ہان یعنی ہے مضمون متولہ ابوبکر بیان کرکے
راوی کہتا ہے [قال عمر فعلت لذلک اعمالا] یعنی عمر نے کہا کہ مین اس گناہ کے دور کرنے کے
لئے مدت تک صوم و صلواۃ وغیرہ اعمال کرتا رہا فقط یاد رہے کہ یہ مقولہ ایک مدت کو
بعد کا ہے روضۃ الاحباب مین عمر سے مروی ہے کہ روز حدیبیہ میرے دل مین امر عظیم نے خطور
کیا پس خدمت حضرت مین مین نے عرض کی کہ آیا تو پیغمبر برحق نہین ہے جوابدیا کہ ہان مین
پیغمبر برحق ہون پھر مین نے التماس کیا کہ آیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہین ہین فرمایا
کہ تم حق پر ہو اور تمہارے دشمن باطل پر ہین پھر مین نے عرضداشت کی کہ ہمارے مردے
بہشت مین اور دشمنون کے مردے دوزخ مین نہین ہین جوابدیا کہ تمہارے مردے جنت
مین ہین اور دشمنون کے مردے فی النار ہین تب مین نے کہا کہ پس ہم ایسی مذلت و خواری
کیونکر پسند کرین اور کیسو اسطے صلح پر پسند کرین محمد صاحب نے جوابدیا کہ مین رسول خداوند گار
ہون اور اوسکے حکم محکم سے ناچار ہون فقط امر عظیم سے شک مقصود ہے سورۂ فتح کی تفسیر
ثعلبی موجود ہے مثلا (قال عمر ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ) **ابانت** کہا تفسیر
مین ہے ثعلبی کی کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تھی عمر ہر ایک سے کہتا تھا متکرر شکوک
باطنی کرتا تھا اظہار پیمبر کی نبوت مین کبھی شک نہین ایسا ہوا تھا جیسا اب تک
جو کچھ روز حدیبیہ ہوا شک پڑا اوس دن میرے دل مین بڑا شک یہی حال صحابہ کا
تھا ہے عمر بن خطاب کا قال ہے پھر دوسرے مقام پر مؤلف روضۃ الاحباب کہتا ہے کہ میگفت
کہ از وسوسۂ شیطان و کید نفس کہ دران روز بخاطر من گذشتہ بود استغفار میکنم و
باعمال صوم و صلوۃ و اعتاق و تصدقات توسل میجویم تا کفارۂ آن جرأت من گردد فقط

آنکہ بروز حدیبیہ جو کچھ قریش اصرار کرتے تھے محمد صاحب اختیار کر لیتے تھے علی تحریر کرتا تھا اور اطاعت
علم نشیر قدیر اس اثنا میں سہیل کا بیٹا ابوجندل مسلمان ہو کر محمدیون کی پناہ میں آیا سہیل
بولا شرط کی موافق ہمارا آدمی واپس کیجئے محمد صاحب نے کہا کہ ابھی ہم تحریر صلح نامہ سے فارغ نہیں ہوئے
ہیں اسواسطے ابوجندل کو نہیں دینگے سہیل بولا کہ ہم صلح ہی نہیں کرتے محمد صاحب نے کہا کہ ہم ابوجندل
کو حوالہ تمہارے کرتے ہیں مگر تم اوسکو سزا نہ دینا پس محمد صاحب نے ابوجندل کو سہیل کو سپرد کیا سہیل
نے لکڑی لیکر اوسکو اسقدر مار لگائی کہ مسلمانون کو بڑی عار آئی من بعد محمد صاحب نے صلحنامہ
قریش کے ہاتھ دیا اور آپ مدینہ کا رستہ یارون کے ساتھ لیا یہ مضمون سورہ فتح و صحیح بخاری
و مسلمانون کے یہان جنگی تعلیم بجاری ہی اب ہم خدمت مخالفین میں التماس کرتے ہیں کہ ذرہ
حق بات کا پاس کرتے ہیں کہ اگر محمد صاحب پیغمبر باری ہوتے اور مستحق رستگاری تو دشمنون کی سامنے
اظہار عجز اس طرح نکرتے اور مذلت و خواری کے ساتھ صلح نکرتے اصحاب محمد بھی اونکی مذلت و خواری کی
مقر تھے جو کہ تائید اسلام پر مصر تھے چنانچہ عمر فاروق نے روز حدیبیہ نبوت حضرت سے انکار
کیا بعد ازان اوسکی ندامت میں مدت تک استغفار کیا مثلا صحیح بخاری میں روایت ہے قال عمر
ابن الخطاب فاتیت نبی اللہ فقلت الست نبی اللہ قال بلی قلت السنا علی الحق وعدونا
علی الباطل قال بلی قلت فلم نعطی الدنیۃ فی دیننا اذن قال انی رسول اللہ ولست اعصیہ
وہو ناصری قلت اولیس کنت تحدثنا انا سناتی البیت فنطوف بہ قال بلی فاخبرتک انا ناتیہ العام
قلت لا قال فانک اتیہ ومطوف بہ قال فاتیت ابا بکر فقلت الیس ہذا نبی اللہ حقا قال
بلی حاصل آنکہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جسوقت صلحنامہ مرتب ہوا میں آیا پیغمبر خدا کے پاس
اور کہا میں نے کہ یا رسول اللہ کیا تو نہیں ہے نبی خدا کا سچا کہا پیغمبر خدا نے کہ ہون میں نے کہا
کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور دشمن ہمارے باطل پر کہا کہ ہان تم حق پر ہو اور دشمن باطل پر
میں نے کہا کہ پھر تو کیون ذبونی کو ہمارے دین میں راہ دیتا ہے تب کہا پیغمبر خدا نے کہ میں رسول
ہون اوسکا اور نہیں ہون میں کہ نافرمانی کرون میں اوسکی اور وہ مددگار ہے میرا میں نے

اور قافیہ بندی مین فرق اوسمین یہ ہے کہ قافیہ و ردیف کی رعایت جو کی مسلمانون کو
افراط و تفریط کی شکایت ہوگی لہذا عبارت روان گفتگو کرتی ہین اور آیات و روایات
کی اردو سال ششم ہجری مین محمد صاحب کئی سو مسلمان ساتھ لیکر حج کرنے کے ارادہ پر
بطرف مکہ راہی ہوئے قریش اطراف و جوانب سے لشکر جمع کرکے مکہ سے باہر آئے تاکہ
محمد صاحب کو حج کرنے سے منع کرین لہذا محمد صاحب نے حدیبیہ مین نزول کیا کچھ دیر تک قاصدون
کی معرفت فیمابین گفتگو رہی آخر الامر اسبات پہ صلح قرار پائی کہ اس برس محمد صاحب زیارت
نہ کرین اور جو کوئی قریش مین سے مسلمان ہوکر محمد کے پاس جاوے محمد اوسکو واپس کرے اور اگر
کوئی مسلمان منجملہ قریش مین حاضر ہوکر اونکا دین قبول کرے تو قریش اوسکو مسلمانون کے
حوالہ نکرین پس محمد صاحب نے اوس بن خولی انصاری کو منتخب کیا اور واسطے تحریر صلحنامہ کو
طلب سہیل بن عمرو قریشی بولا کہ اے محمد کتابت صلحنامہ بدست علی یا عثمان چاہیے بنا برین
محمد صاحب نے علی سے کہا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا کہ ہم رحمان کو نہین جانتے
کہ کون ہے لکھ (بسمک اللہم) جیسے کہ پہلے اس سے لکھتا تھا مسلمانون نے غوغا کیا کہ ہم سوا
(بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے کچھ نہین لکھیں گے تب محمد صاحب نے فرمایا کہ اے علی لکھ (بسمک
اللہم) علی نے موافق حکم محمد صاحب کے (بسمک اللہم) حوالہ قلم کیا بعد ازین محمد صاحب نے فرمایا
کہ اے علی لکھ ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ اور علی نے یہ فقرہ ثبت کیا سہیل بولا کہ ہم تیری
رسالت کا اعتراف نہین کرتے اگر ہم جانتے کہ تو رسول خدا ہے تو ہرگز تجھکو زیارت کعبہ سے
باز نہین رکھتے لہذا اے علی محمد بن عبد اللہ لکھ تب محمد صاحب نے فرمایا کہ مین تو رسول اللہ ہون
اگر تم مجکو رسول نہین مانتے ہین پس اے علی لفظ رسول اللہ محو کر اور بجاے اوسکے ابن عبد اللہ لکھ
اوسوقت علی نے کہا واللہ مین وصف رسالت حک نکرونگا محمد صاحب نے علی کے ہاتھ سے
کاغذ چھین لیا اور لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے بدست مبارک کالعدم کیا اور
اوسکی جگہ بن عبد اللہ رقم کیا پھر علی سے کہا کہ تجکو بھی ایسے کام کی احتیاج پڑیگی غرض

اعتراض یہہ ہی تہا کہ محمد صاحب نے نعیم بن مسعود کو اجازت فریب دہی و دروغگوئی فرمائی اور
اوس نو مسلم سے مکاری و حیلہ جوئی کرائی جس مذہب کی تعلیمات کا اول درد دروغگوئی ہے اوس
مین کون سی نکوئی ہے غرضکہ کسیطرح کی بہلائی نہین ہے اور کوئی تابع رضائے الہی نہین ہر چند
مؤلف ہدیہ نے گفتگو بہت دراز کی اور واسطے دامن عصمت محمد کی شست و شوے آغاز مگر ہمارے اعتراض
کا جواب نہین دیا آبروے مسلمانی پر خضاب نہین کیا اگر دعا حضرت مستجاب ہوتی تو کسواسطے
مسلمانی اسقدر خراب ہوتی محمد صاحب صحابہ کو رخصت خدع و دروغ نہ دیتے اپنی شریعت
مین مکر و فریب کو فروغ نہ دیتے جبکہ محمد صاحب نے نعیم بن مسعود کو دروغگوئی و حیلہ جوئی کی تعلیم
دی اور صاحب ہدیہ نے ہماری گفتگو تسلیم کی تو سارا قضیہ ماننی ہمارا مدعی سے مدعا علیہ راضی ہوا
مولوی محمد علی نے مکر و فریب کو مردان نبرد آزما کی کمالات مین شمار کیا یہہ ہی جواب داخل
سوطا لجبار کیا جبکہ صفت شیطانی کمال مسلمانی ہے تو لاریب عیب نہانی جمال مسلمانی
ہے کیونکہ جسقدر بد ایمانی ہے سب کی بنیاد فریب دہی و دروغ بیانی ہے اگر خدع و دروغ
کمال اہل دین ہے تو کسکے حق مین آیت (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) ہے بالیقین مولوی صاحب کو
دل مین خیال خام سمایا اور آفتاب اسلام سر لب بام آیا جسوقت مسلمان اس تحقیقات پر نظر
التفات ڈالینگے بیساختہ منہہ سے یہہ کلمات نکالینگے کہ مولوی جی دنیا کا سرکاری
مین رہتے ہین اور شب و روز فکر دنیاداری مین لیل و نہار کامرانی کرتے ہین اور تلاش حظوظ
نفسانی قرآن و حدیث پر نظر نہین ہے اور امور دینی سے خبر نہین ہے ۵ عالم کہ کامرانی
و تن پروری کند او خویشتن گمست کرا رہبری کند ۵ بعد ازین مولوی جی نے قتل اسود کا
مکر بیان کیا ہے اور تیسری کرشن پر بہتان کیا ہے چونکہ اوسکو مکر و تدبیر محمد سے مشابہت نہین
ہے اور نیک کو بہی مناسبت نہین لہذا ہم اوسکی نسبت یہان گفتگو نہین کرتے اور بطرف
مکر مولوی جی نہین مقصود جناب بس اسقدر یہہ ہی ہے کہ میان محمد علی کی بلند ہمتی ہے اور رد کی
احمق ذخیرہ ہے اب ذکر مناسب کیا جاتا ہے اور بیان بزدلی و بہادری محمد صاحب عبارت سلیس مین

مقام پر مسلہ امامت رہا اس سے معلوم ہوا کہ تائیدات الہی شامل حال نہین تھی اور مدد
بخت و اقبال نہین جس شخص کے عنایت ایزدی شامل حال ہوگی اوسکو کمک و نصرت
کامل ہوگی **قولہ** کفار بیشمار ناہنجار را مرتبہ بعد اولی ہزیمت تمام دادہ و منقطع دیوہرگز
بیشمار نہین تھی اور زیادہ از دہ ہزار نہین مؤلف ہدیہ کہ دس ہزار کو بیشمار جانتا ہے قطرات چند کو
بحر زخار مانتا ہے خدا اوسکو تمیز کم و زیادہ عنایت کرے اور اوسکی راہ مین چراغ ہدایت
دھرے ہزیمت ہر جگہ منسوب ہین ہے اور ہمیشہ نامردی مین محسوب ہین مرد نبرد دیدہ و گرم
و سرد چشیدہ گاہے تو ہم میدان کارزار دہرتا ہے اور گاہے فرار اختیار کرتا ہے ہر چیز اپنی اپنی
جگہہ چو ستاہی کہین آشتی کہین دغا ہے آپکو بہی یاد ہوگا کہ روز احد جملہ صحابہ قریش کو سامنے
سے کافور ہوئے او بھگوڑے مشہور ہوئے **قولہ** اولا بعد قتل عمرو بن عبدود الخ روضۃ الصفا
مین علانیہ مرقوم ہے کہ علی نے مکر و دغا سے قتل عمرو بن عبدود کیا اور برعکس عادت قریش و
عہود کیا اول علی و عمرو کے درمیان یہہ ہی قول و قرار ہوا کہ تن تنہا صف آرائی کریں
اور بدستور دوسرے کی لڑائی دونون طرف سے کوئی مددگار نہ آئے ہتیار بند اور بے ہتیار نہ آئے جبکہ دیر تک
کسیکو فتح نصیب نہوئی تو علی نے کہا کہ ہمارے تمہارے درمیان مقرر نہین ہوا کہ کوئی طرفین
سے مدد نہ کرے عمرو نے کہا کیا ہوا علی نے براہ مکر و خدع جواب دیا کہ دیکہہ تیرا بہائی عقب
سے مدد کے لئے آتا ہے عمرو نے علی کے فریب مین آکر بازپس نگاہ کی علی نے قابو پاکر قطع
ران عمرو ناگاہ کی اوسوقت عمرو نے کہا کہ اے علی تو نے میرے ساتھہ دغا کی علی نے جواب دیا
الحرب خدعۃ عقیدہ پیغمبر ہے اور ہمکو مدت سے از بر ہے یہہ مضمون روضۃ الصفا ہے جسپر
مؤلف ہدیہ ہر جگہہ کفایت کرتا ہے کسیکو مکر و خدع سے قتل کرنا مردانگی نہین ہے بجز حرکت
کسبی و خانگی نہین یہ شیوہ نامردی ہے اور منافی قواعد نبرد ہے **قولہ** ہتجیہ حضرت رسالت
پناہی دبرکت دعا او الخ اگر دعا پیغمبر کارگر ہوتی تو غیر مکر و دغا کے صورت فتح و ظفر ہوتی
چونکہ دعا حضرت مستجاب نہین ہوئی بلا دغدغہ کوئی نعیم بن مسعود کے مسلمانی فتحیاب نہین ہوئی

از بیان رفتگان شور بود حدیث زنده گو تیم مرده در گور شاید مولف ہدیہ کو فرق معدود و
غیر معدود معلوم نہین ہی اور تفاوت محدود و غیر محدود مفہوم نہین مدارج النبوت وغیرہ کل کتب
سیر مین مرقوم ہی کہ روز خندق تین ہزار گروہ مسلمان تھا اور دس ہزار انبوہ قریش و بنی قریظہ
و غطفان تھا جو کوئی دس ہزار کو بیحد و بیشمار کہتا ہی او سا اندک کو بسیار وہ دیوانہ ہی او بچہ
از خوش و بیگانہ ہی ایسا ہم ابکار افکار ملا قطب الدین پر نگاہ کرتے ہین اور اونکی بلندی ہمت پر
واہ واہ کہتے ہیں طبع زادہ حوالہ لعبتین کئی او راحت افزاے دل اندرین **قولہ** متوجہ
مدینہ شدند الخ یہان سے ظاہر ہے کہ قریش و یہود وغیرہ مسلمانون سے علانیہ لڑتے تھے
اور نگینہ شجاعت پر نگینہ ناموری جڑتے تھے محمدی لوگ اونکے مقابلہ مین مکر و فریب کرتے
تھے اور ملا اس رسوائی سے عجوزہ بزدلی کی زینت و زیب **قولہ** ہمین عزم بستہ بودند
الخ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش و یہود یہی عزم جزم رکہتے تھے کہ میدان مین محمدیون پر
تلوار سے وار کرین اور فرار سے عار جب تک دم مین دم ہی میدان مین قدم رہی خویش و
اقربا کا کچھ خیال نہین تہا زندگی کی خواہش مرنے کا ملال نہین تھا **قولہ** و ضعفائے لشکر
اسلام را مہابت الخ اس قول سے ہویدا ہی کہ بسبب نامردی و بزدلی کے مسلمانون پر خوف
قریش غالب تہا اور دہشت کے مارے ہر ایک کا تہی حالت تہا جسقدر سوار و پیادہ تہے بھاگنے پر آمادہ
تہے مولوی محمد علی نے ثبوت مردانگی و شجاعت صحابہ مین جو کچھ لنترانی کی تھی اور جسقدر داد
دروغ بیانی دی تھی اونکے امام صاحب ہدیۃ الاصنام نے بالکل باطل کی او قدر مسلمانی بلا
تامل نازل کی **قولہ** لیکن عنایات الٰہی و تائیدات نامتناہی شامل حال اہل اسلام بود
فقط اگر عنایت الٰہی شامل حال اہل اسلام ہوتی اور شراب کامرانی در جام ہوتی تو ضرورت
مکر و فریب نہوتی کوئی تدبیر سوا صورت صبر و شکیب نہوتی کسی سے احتمال خوف و بیم
نہوتا کوئی کام غیر رضا و تسلیم نہوتا تمام قریش و یہود اطاعت اسلام کرتے بلکہ قیصر و کسریٰ
حاضر ہو کر سلام کرتے چونکہ محمد صاحب نے ترویج اسلام مین مکر و فریب سے کام لیا اور بعضی

آمادہ کیا ہے کہ ہم قریش و غطفان کے چند شخصون کو پکڑکر تیرے پاس لاوین تاکہ تو اونکو
ہلاک کرے اور ہم سے راضی ہووے پس خیال مین وہی عہد ہیگا کہ سابق تہا محمد نے اس پیغام
کے جواب مین کہا ہے کہ جبوقت تم یہ کام کروگے مین بہی عہد قدیم سے پہرنے کا نہین بالفعل
بنی قریظہ اس فکر مین ہین کہ قریش و غطفان سے چند شخص گرفتار کر کے محمد کے حوالہ
کرین درین صورت اگر بنی قریظہ تم مین سے کسیکو بلائین تو ہرگز نجانا میری صدق مقالی پر
دلیل یہ ہے کہ جسوقت تم بنی قریظہ سے استعانت طلب کروگے وے تمہارے سردارون کو
بلائینگے نعیم قریش پر یہ افسون پہونک کر غطفان کے لشکر مین گیا اور جو کچہہ کہ قریش
سے کہا تہا اون سے بہی وہی کہا الغرض نعیم نے بظاہر نرم نرم باتین بنائین اور در باطن
دشمنی کی گہاتین لگائین

ع سنگین دل ست ہر کہ بظاہر ملایم ست ۔ پنہان درون پنبہ نگہ میدارند را

انقل عبارت ہدیۃ الاصنام جسکا غلطی پر آغاز و انجام ہے

ہدیۃ الاصنام قبایل بنی قریظہ و غطفان و قریش بکثرت و انبوہ زاید از حد شمار
باتفاق عہد و پیمان و قسم کردہ برای قتل و استیصال حضرت متوجہ مدینہ شدند و ہمین عزم
بستہ بودند کہ تا حیات شان باقی ست دست از مقاتلہ اہل اسلام باز ندارند و در راہ
فرار و گریز قدم نسپارند و ضعفای لشکر اسلام با صحابت شان خارج از حد بیان غالب
شد لیکن عنایات نامتناہی و تائیدات الہی شامل حال اہل اسلام بود کفار بیشمار با سنجار
رامرہ بعد اولی ہزیمت تمام رو داد چہ اول بعد قتل شدن عمرو بن عبدود کافر کہ رستم وقت
بود از دست حضرت علی ہمہ بدبگریزنہادند ثانیا بعد از انکہ اتفاق کردہ مراجعت نمودہ بجانب
خندق رسیدہ داد قتال و جدال دادند متوجہ حضرت رسالت پناہی و برکت دعا بحضور
بجناب الہی از زمرہ ہمان کفار نعیم بن مسعود خارج شدہ انقیاد نمودہ برای تفرقہ آنہا کاری

جواب
کردہ در منع ہوا اسکا کیا ٹہکانا ہے اسکے بیان نے شہرت مسیلمہ افسانہ کو
بہلا دیا مسلمانون کو جسطرح مشابہ ہے [illegible] وہی ہے ع کتا بعد

ہے کہ روز خندق نعیم بن مسعود نے محمد صاحب سے کہا کہ ابھی تک قوم میرے اسلام سے بیخبر
ہے میں ہر قسم کا فریب انکے ساتھ کر سکتا ہوں اب جو کچھ ارشاد ہو وہی بجا لاؤں محمد صاحب
نے فرمایا الحرب خدعۃ یعنی لڑائی دھوکھا دینا ہے لہذا جسطرح ہو سکے مخالفین میں تفرقہ
ڈال اور انکی جمعیت برہم مار یہ سنکر نعیم نے کہا علی الراس والعین یعنی تیرا حکم سر و چشم بجا
لاتا ہوں پس نعیم اول یہود بنی قریظہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تم خود جانتے ہو کہ میں
ہمیشہ تمہارا یار و مددگار ہوں انہوں نے جواب دیا کہ ہم خوب واقف ہیں کہ تو ہمارا دوستدار و
غمگسار ہے جو کچھ کہے وہ کریں تب نعیم فریب ہی دھیلہ گری شروع کرکے بولا کہ قریش و غطفان
محمد سے اسواسطے مجادلہ کرتے ہیں کہ بر تقدیر فتح ناموری حاصل کریں کہ ہم نے مدینہ کی عزیمت کی
اور محمد کو ہزیمت دی پس تمہارے لئے نہ ناموری ہوگی نہ صورت بہتری دبصورت شکست اپنے
ملک کی راہ لینگے اور تمکو یہاں ہی چھوڑ دینگے پھر تم سے محمد کا مقابلہ نہو سکیگا اور
محمد بلاشک تمہاری دشمنی پر کمر باندھیگا بنی قریظہ نعیم کے فریب میں آکر کہنے لگے کہ اب کیا
کرنا چاہئے اوس نے جواب دیا کہ اب یہی لائق ہے کہ قریش و غطفان کے پاس پیغام بھیجو کہ اگر
ہم سے مدد چاہتے ہو تو اپنے سرداروں میں سے چند آدمی ہمارے نزدیک روانہ کرو تاکہ ہمکو یقین
ہووے کہ تم محمد کی مہم تمام کئے بغیر نہ پھروگے اگر تمکو اس بات سے انکار ہے تو ہم بھی تمہارے
شریک نہیں کہ کل کو تم اپنے گھر جا بیٹھو اور محنت مشقت ہم پر چھوڑ دو اوسوقت ہمکو مقابلہ محمد کی
لیاقت نہوگی جنگ وجدل کی طاقت نہوگی القصہ بنی قریظہ نعیم کے فریب میں آکر بولے کہ جو کچھ
نعیم کہتا ہے حق ہے جبکہ نعیم نے جانا کہ اوسکا فریب کارگر آیا تو وہاں سے لشکر قریش
میں گیا اور ابو سفیان وغیرہ سے خلوت میں کہنے لگا کہ تمکو معلوم ہے کہ میں دایما تمہارا خیرخواہ
ہوں دشمنی محمد سے ہمیشہ رکھتا ہوں قریش نے جواب دیا کہ تیری بات میں کلام نہیں ہے پس نعیم نے کہا
کہ میں اسواسطے آیا ہوں کہ تمکو کچھ نصیحت کروں مگر بشرطیکہ کسی سے نکہو انہوں نے کہا ایسا ہی
ہوگا پھر نعیم فسردہ خاطر سی کچھ بنکر بولا کہ بنی قریظہ نے محمد سے ساز کیا ہے اور اسکے پاس پیغام بھیجا

سکے قتل کے لیے عمیر بن عدی صرف کو تعین کیا وہ موافق ارشاد حضرت کے ہنگام شب
عصما کے گہر گیا دیکھا کہ اوسکے گرد اسکے کو دکان خرد سال تہے اور اون مین سے ایک دودہ پیتا
تھا عمیر بن عدی نے اوسے ہشیار وار اولنکے کو الگ کر کے عصما کے سینہ پر شمشیر تیز کہچی اونچے پک
اوسکی پشت سے باہر نکلی عصما کا کام تمام ہوا اور بیک محمد صاحب کا مامل حرام ہوا بس اوسی
رات وہان سے چلا جبکہ مدینہ مین آیا محمد صاحب نے دریافت کیا کہ دختر مروان کو تو نے قتل کیا
جواب دیا کہ ہان پس فرمایا کہ خوب کیا تو نے **قطعہ** بین آن بیرحمیت را کہ ہرگز •
نخواہد دید روئے نیکبختی • گزارد کودکان را در تب و تاب • کند قتل مادر از سنگین دلی و بے رحمی
محمد صاحب نے زید بن حارثہ کو ناحیہ ام القری کیطرف واسطے قتل کرنے وہان کی ملکہ کے
جسکا لقب ام قرفہ او ر نام فاطمہ تہا او ر ربیعہ بن زید فزاریہ کی دختر تھی روانہ کیا وہ عورت
بہت بڑھیا تہی زید بن حارثہ نے کمال بیرحمی کے ساتھ اوسکو گردن مارا اوسکے دونون
پانون مین رسی باندھ کر اوس رسی کو دو شترکے درمیان باندہا پس شترون کو تیز رفتار
کیا یہان تک کہ وہ بیہوزن پارہ پارہ ہوئی جبکہ زید بن حارثہ نے وارد مدینہ ہوکر محمد صاحب
کے دروازہ پر آواز دی وہ گھر سے باہر نکلے درحالیکہ برہنہ تھے پس زید بن حارثہ سے
بغل گیر ہوئے اور بوسہ لیا فقط یہ روایتین صاحب صحیح بخاری و روضۃ الاحباب و مدارج النبوت
وغیرہ سے نکالی گئی ہین اور دو اعلان جنا کاری و سفاکی محمد صاحب کے برتا گئے ہین
کہ حضرت نے اکثر لوگون کا مکر و فریب سے خون کیا اور دوسرے شاہد عدل اسیلی ستم سے کام لیا
معلوم نہین کہ مسلمان اونکو کیونکر غداروں اور مکاروں سے ممتاز جانتے ہین اور محمد صاحب
کو اعجاز مانتے ہین جیسے کہ محمد صاحب یاران کے اجازت مکر و دغا دیتے تہے ویسے ہی واسطے دغا کی
وحیلہ جوئی کے مستعد تہے مثلاً جس وقت بنی قریظہ و غطفان و قریش وغیرہ نے مدینہ گھیر لیا
اور مسلمانون کا منہ لڑائی سے پہیر دیا محمد صاحب نے ایک مسلمان کو دغا کی وحیلہ جوئی کی تعلیم
دی اور رخصت دے دی بس وہی مخالفین مین چنانچہ روضۃ الاحباب مدارج النبوت وغیرہ مین لکہا

حالت بدتر ہی کیونکہ دنیا مین مکان آرام نہین ہی جو حیثیت کے ساتھ انجام نہین تصنیف انجانی
وخلعت المبغوض ہی جناب مصطفیٰ مین اثبات دغا و مکر کیا ہی اور جواب آیتہ الاصنام بیچم
کیا ہے اب مولوی محمد علی مکر و غدر کا نام ہمت رکھتے ہین اور فسق محمد کا نام عصمت عطا الجبار
آفرین برین ہمت مردانہ عبداللہ کہ اول دست از جان خود برداشتہ در زمرۂ اعدا جا گرفتہ بیم
نیندیشید کہ اگر اعدا بر رازوے مطلع شوند او را بکشند چون در ابتدا خود را مردانہ وار بمعرض ہلاک
بینداخت لاجرم در انتہا بتائید حق تعالیٰ بمراد خود دست یافت **جواب** اگر اسی پہ ہمت
مردانہ و تلاش دلیرانہ موقوف ہی تو ہر ایک دزد و نقب زن بصفت ہمت و جوانمردی موصوف
ہے کہ بخانۂ بیگانہ بوقت نیم شب جاتا ہی اور بخوف و خطر نقب لگاتا ہی ہاتھ جان سے دہوتا ہے
ساری عزت و آبرو واسطے نان کے کہوتا ہے کہ اگر اہل خانہ بیدار ہوویں اور اوسکی راز سے
خبردار ہوں تو اسقدر پاپوش مارین کہ زمین پر بیہوش مارین اگر گرفتار کرین او حوالہ تھانہ دار کیجور
رہے اور آسایش زندگی سے مایوس دست از جان برداشتن قابل دیدہ ہی محاورہ دانی
سے بعید ہی مولوی جی سے دور نہین ہی کہ اونکو عقل و شعور نہین جسوقت کہ وے اپنی قابلیت
کی ادعا کرتے ہین لاجرم محمد و علی کی طرح مکر و دغا کرتے ہین دست از جان برداشتن سزای
ردی ہی اور دست از جان شستن زبان زد ہے مولوی صاحب کی بات کا اعتبار نہین ہی کہ لغو گو
واقف اسرار نہین ۵ لغو گوئی سے نہ انسان واقف اسرار ہو ✽ بلبل تصویر کب با گل
گل گلزار ہو ✽ **قولہ** چون در ابتدا مردانہ وار بمعرض ہلاک بینداخت الخ دزد و قزاق نیز
بھی اول اپنے لئے معرض ہلاک مین ڈالتا ہی اور اپنی بیباکی و مردانگی کا غلغلہ گنبد فلک الافلاک
مین ڈالتا ہی اور اکثر اوقات اپنی مراد پاتا ہی اور بمدینہ مفلسی سے دولت آباد جاتا ہی پس وہ
بھی کہتا ہے کہ بتائید حق تعالیٰ شامل حال ہوئی اور اپنی مراد واصل حاصل ہوئی اگر فعل عبداللہ
راستی و درستی سے دور نہین ہی تو چور کا بھی قصور نہین ہی کہ معاملہ دونون کا واحد ہی مانند اتحاد
گواہ و شاہد ہی ہجرت کی دوسری سال محمد صاحب نے یزید بن خطمی یہودی کی زوجہ عصما بنت مروان

الخ جبکہ تم کہتے ہو کہ قول رسول محمد وحی ہے اور موافق منشاء الہی تو ثابت ہوا کہ صحابہ بوحی قتل نفس
فوت ہوئے اور انکو قاتل بمنزلہ ملک الموت ہوئے خدا کو انکا زندہ رہنا منظور نہین تھا اور
سفیان بن خالد کا قصور نہین شاید کہ جبرئیل نے امانت مین خیانت کی ہووے اور محمد صاحب
کو غلط خبر از روے سوء دیانت دی ہووے پس لاجرم جبرئیل کو مسلمانون کا کاٹنا منظور تھا اور
وہ پادریون کا لاٹ ضرور تھا ۵ ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست ۵ بغیر مصلحتش رہبری
کند ایام ۵ **قولہ** اونہون نے گل کو ہلاک کیا الخ ہدیۃ الاسلام مین روضۃ الصفا سے منقول ہے کہ
سفیان نے صحابہ محمد سے میدان مین جنگ کی اور ایک ایک کی عقل دنگ کی صحابہ محمد نے بھی
داد دلیری دی اور قرار واقعی دشمنون کی سیری کی مگر چونکہ لشکر سفیان افزون تھا اور بخت
سعید و طالع ہمایون قدرت خدا سے ایسی تقریب ہوئی کہ فتح نصیب ہوئی یہ مضمون روضۃ الصفا
سے جسے مصنف ہدیہ کا بہرہ دستہ ہے پس فعل سفیان و عبداللہ بن انیس مین فرق آسمان و زمین
ہے اور بعہد عرب مین کہ سفیان نے میدان جنگ مین قتل مسلمان کیا اور عبداللہ بن انیس
نے مکر و فریب سے خون سفیان در حالیکہ وہ محو خواب تھا اور مانند مست شراب تھا **قولہ** سفیان
نے اس پر بھی صبر نکرکے الخ تیاری سپاہ مضر نہین ہے کون اپنی فتح و نصرت پر مصر نہین ہوا گر
محمد صاحب بھی تیاری لشکر کرتے اور درستی شمشیر و سپر تو معیوب نہین تھا اور ہرگز بدی کے ساتھ
منسوب نہین البتہ کسیکو مکر و فریب سے مارنا گناہ ہے خلاف طریقت سالکان راہ ہے جیسا کہ
محمد صاحب نے عبداللہ بن انیس کو مکر و خدع کے ساتھ مطعون کرایا اور سوتے ہوئے سفیان
کا اوسکے ہاتھ خون کرایا اگر سفیان میدان جنگ مین عبداللہ بن انیس کے ہاتھ سے مارا
جاتا تو ذمہ محمد سے مکر و خدع سا را جاتا کوئی اعتراض حضرت پر عاید نہوتا اور بطلان شرافت
محمد شایستہ ہوتا **قولہ** پس محمد صاحب نے موافق قاعدۃ الحرب خدعۃ الخ لاجرم حرب جہاد
ہے جسپر اسلام کی بنا ہے جبکہ جہاد عین مکر و خدع ہے تو کیونکر مطبوع طبع ہے لا بد ایسا فعل
عبادت نہین ہے کوئی امر سوا بلادت نہین جس مذہب مین کہ عبادت مکر و خدع ہے ہر معم

کی استعانت بجالاؤن اور استیصال محمدؐ مین جو ہر جرأت دکہلاؤن اختصار آنکہ عبد اللہ
حسب ہدایت محمد صاحب بمکر و تزویر کرکے خاصان سفیان مین داخل ہوا اور خوف خدا سے
غافل جبکہ بوقت نیم شب اصحاب سفیان متفرق ہوئے عبد اللہ شمشیر برہنہ کرکے اوسکے سر تلے
آیا اور بیتحاشہ اوسکا سر کاٹ کر مدینہ مین روبروے محمدؐ رکہدیا محمد صاحب اوس سر کو دیکہکر بدرجۂ
غایت مسرور ہوئے فے نے گرداب ستم مین مغمور ہوئے فقط جو کچھ کہ مؤلف ہدیۃ الاصنام
نے اس روایت کی نسبت گفتگو کی ہی خلاصہ اوسکا بزبان اردو یہہ ہی ہے کہ اول سفیان نے
کئی شخص کو مکر و فریب تعلیم کرکے بطرف مدینہ بھیجا اونہون نے حضور محمدؐ مین حاضر ہوکر
اقرار اسلام کیا اور گفتار دروغ انجام کہ ہم خدمت جناب مین مسلمان آئے ہین اور ہموا سے
ہمارے بہت لوگ قوم کے ایمان لائے ہین چند اصحاب ہمارے ہمراہ کیجیے تاکہ مردمان قوم
تعلیم قرآن و احکام شرع فایز ہو دین پس محمد صاحب نے صحابہ مین سے دس شخص اونکے ساتھ
کئے اونہون نے کل کو ہلاک کیا سفیان نے اس پر بھی صبر نکرکے تیاری سپاہ کی اور
واسطے مقاتلہ مسلمانون کے رخصت جنگ دی پس محمد صاحب نے موافق قاعدہ الحرب خدعۃ
کے عبد اللہ بن انیس کو بنابر دفع فساد کے ماذون فرمایا اور مکر و دغا سے سفیان بن
خالد کا خون کرایا فقط اس تقریر کا یہہ ہی حاصل ہے کہ شرافت محمد باطل ہے کہ جب تک اونہون نے
مکر کی ہوس نکرایا ہرگز صبر نفرمایا پس مسے پیرایہ رضا و توکل سے عاری تھے اور مشغول
مکاری و ریاکاری جیسے کہ سفیان وغیرہ کفار مکار تھے ویسے ہی مسلمانون کے شدید
ابرار و اشقیا تھے دونون مین فرق نہین ہے اور کسیکے لئے زرق و برق نہین یہان ایک
رباعی در فیصل کتاب کرتا ہون اور بزبان سفیان کے جناب محمدؐ مین خطاب کرتا ہون۔

رباعی نا کردہ گناہ در جہان کیست بگو ۔ آن کس کہ گنہ نکرد چون زیست بگو ۔ من
بد کنم و تو بد مکافات دہی ۔ پس فرق میان من و تو چیست بگو ۔ اب فقرات ہدیۃ الاصنام
لیتا ہون اور خاطر خواہ الزام دیتا ہون **قولہ** پس محمد صاحب نے صحابہ مین سے دس آدمی کو

شخص جسکا نام اشیر بن رزام تہا حکم محمد صاحب سے مارا گیا تفصیل اس سرگذشت کی یہہ ہے
کہ محمد صاحب نے عبداللہ بن رواحہ کو تیس مسلمانون کے ہمراہ طرف خیبر بھیجا اس لئے کہ اشیر
کے پاس جا کے کہے کہ تو مدینہ مین حضرت کے سامنے چل تا کہ تجکو حاکم خیبر کرے اور دستار
فضیلت تیرے سر پر دہرے مگر محمد صاحب نے ایک حکم خاص عبداللہ کو اطلاع بدیا کہ راہ مین
اشیر کو مار ڈالو اور اوسکے سینے سے نیزۂ اجل پار نکالو پس عبداللہ بن رواحہ اوسکے پاس گیا
اور پیام محمد صاحب بے ہراس کہا بقول سعدی ؎ بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند * در آرد
طمع مرغ و ماہی بہ بند * اشیر نے طمع کی اور اپنی جماعت جمع کی تیس یہود کے ساتھ مدینہ
کی راہ لی اور دریادلی محمد کی تماشا لی جبکہ قرقرہ مین پہنچا عبداللہ بن رواحہ کے ساتھیون
مین سے عبداللہ بن انیس حکم خاص محمد صاحب بجالایا راہ مدینہ انصاف چہوڑ کر رخ بدیار خطا لایا
یعنی ناگہان تلوار سے قتل اشیر کیا اور خون ناحق سے قدح شیر پیا پس مسلمانون نے اوسکے
ہمراہیون پر حملہ کیا اور مکر و فریب سے خون جملہ مگر ایک نفر نے راہ فرار لی اور شکایت بدعہدی
محمد بسیار کی جسوقت کہ اصحاب محمد نے اس کام کو انجام دیا اور حضور حضرت مین سلام کیا آپ
نے فرمایا کہ خدا تعالی نے تمکو قوم ظالم سے نجات دی اور تدبیر آفات کی حفظ بعد غزوہ بدر
کو محمد صاحب نے سالم بن عمیر کو واسطے قتل ابی عفک یہود کے جو پیر کہن سال تہا اور کوز پشت
مانند ہلال تہا روانہ کیا جبکہ وہان سالم در آمد ہوا اہل ظلم کا سر آمد ہوا ابی عفک کے جگر پہ
شمشیر کا ٹکڑا سقدر زور کیا کہ ابی عفک نے بڑی تحاشا شور کیا راہ آہ و فغان لی اور جان
شیرین ناگہان دی حفظ ہجرت کے چوتھی برس محمد صاحب نے عبداللہ بن انیس کو واسطے
قتل سفیان بن خالد کے نامزد فرمایا عبداللہ نے وقت رخصت محمد صاحب سے اجازت
دروغگوئی چاہی محمد صاحب نے اوسکو کذب صریح پر مامور کیا جبکہ عبداللہ خدمت سفیان میں
حاضر ہوا سفیان نے کہا کہ یہہ کون ہے عبداللہ بولا کہ مین ایک شخص ہون بنی خزاعہ سے
ہمنے سنا ہے کہ تمہارا محمد کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ ہے اسواسطے حاضر ہوا ہون کہ آپ

اپنا سر یا بدن ایسا جیسے کہ قضائے حاجت کے لئے کرتے ہین اور اپنے تئین ایسا ظاہر کیا کہ گویا
اہل حصار مین سے ہے اس اثنا مین دربان نے آواز دی کہ اے بندۂ خدا اندر آنا چاہتا ہو تو
آجا ورنہ دروازہ بند کرتا ہون پس بیک محرا اندرون گیا وہان ایک گوشہ مین چھپکر کچھہ
درنگ کیا اور عیال نشیب و فراز جنگ میں ابو رافع طعام کہا چکا لوگ اسکے پاس سے جدا
ہوئے اور متوجہ خانہ دربان قلعہ طاقچہ مین کنجی رکھکر سو گیا عبداللہ نے اپنی جگہ سے اٹھکر
طاقچہ ٹٹولا اور وہان سے کنجی لیکر دروازہ کھولا کہ اگر فرضاً اہل حصار مین سے کوئی خبردار ہووے
تو آسانی فرار ہو سکے بعد عبداللہ آگاہ ہوا کہ ابو رافع بالاخانہ مین آسانی کر رہا ہے
اور افسانہ خوان اوسکے سامنے قصہ خوانی پس جسوقت کہ ابو رافع پر خواب نے غلبہ کیا اور
سو گیا عبداللہ نے بالاخانے کے دروازے کہولے اور پیشتر قدم رکھا جس دروازہ کو کھولتا
تھا اندر سے بند کر لیتا تھا کہ مبادا اہل قلعہ مطلع ہووین اور اوسکو عذاب پہونچائین آخرالامر
عبداللہ اوسجگہ پہونچا کہ ابو رافع اپنے اہل و عیال کے درمیان خانۂ تاریک مین سویا
تھا پس ابو رافع کو آواز دی ابو رافع نے بیدار ہوکر کہا کون ہے کہ مجکو آواز دیتا ہے اوسوقت
عبداللہ نے اوسکی آواز کی طرف تلوار ماری مگر کارگر نہ آئی ابو رافع نے فریاد کی عبداللہ
باہر آیا اور بعد لحظہ کے اپنی آواز بدل کر پھر اندر گیا اور اسطرح پر آواز دی کہ گویا فریادرسی کرتا ہے
اور کہا ای ابو رافع کیا ہوا کیا آواز تھی جواب دیا کہ اے بے مادر تو یہان کوئی شخص ہے کہ مجھے تلوار
ماری ہے اس بار بھی عبداللہ نے اوسکی آواز کی جانب شمشیر ماری اور تلوار کا سرا اوسکے شکم مین چبھاکر
اسقدر زور کیا کہ پشت سے باہر نکل گیا یہان تک کہ استخوان کی آواز مسموع ہوئی پس
عبداللہ دروازہ کھولکر اپنے ہمراہیون کے پاس گیا وہان نوحہ کرنیوالون کی آواز مسموع
ہوئی کہ کہتے ہین کہ ابو رافع تاجر حجاز مارا گیا پس سب یارون کے مدینہ کو آیا محمد صاحب انکو
دیکھکر مستبشر ہوئے اور کہا کہ اے عبداللہ تمکو بشارت ہو فقط یہ روایت تفصیلاً صحیح بخاری
مین ہے جیسا کہ مسلم مین تم جسکے پڑھنے کی طاقت رکھتے ہین ہر قتل ابو رافع کے یہودیون کا خبر سنا گیا۔

پہ پاس وہ دیا کہ قتل انسان مین اصلاح عالم نہین ہی اور فلاح آدم نہین اصلاح عالم تہذیب
انسان مین ہی اور فلاح آدم تادیب شیطان مین اگر فرض کیا جاوے کہ خون کعب مین فایدہ
عمدہ شبیہ تہا اور بنا بر آل و اصحاب یدہ شکر و شبیہ تہا تو لازم آتا ہی کہ محمد صاحب نے اپنے فایدہ کے
لئے لوگون کا مال و منال انتہاب کرایا اور مکر و فریب سے قتل اہل کتاب پس ہمارا اعتراض
بدستور رہا اور پیغمبر اسلام مرتکب مکر و غدر رہا اگرچہ باغبان اپنے نفع کے لئے زاید شاخ
کو دور کرتا ہے اور فکر ترقی میوہ و انگور یسکن فعل باغبان مین دخل فریب و دغا نہین ہی اور
گمان مکر و خدع و دغا نہین لہذا تشبیہ درخت و انسان زشت ہی اور مانند مشابہت دوزخ
و بہشت ہے کہ کسیکو مکر و تزویر سے قتل کرنا کار ہنر بے تمیز ہے یا شعار کمینہ ناچیز علی الخصوص
عورتون کو مکر و دغا سے قتل کرنا نامردی کی نشانی ہی اور مخنثون کی دست افشانی
چنانچہ محمد صاحب نے مکر و دغا سے قتل ام قرفہ بنت ربیعہ و عصما بنت مروان کرایا اور جو کچہ
ستم مین آپ نامردی بہایا   شکر خدا کا اب فقیر اندمن نے ابطال شیخ عبد الحق
سے فراغت حاصل کی اور مسلمانون کی بلاغت باطل اگرچہ شیخ مذکور نے برات محمد صاحب
مین بدرجۂ غایت گرمجوشی کی مگر آخر الامر مے خاموشی پی ع مغز ما خوردہ و حلق خود بدرید
بجنبکہ قاتلان کعب بن اشرف سے جو کہ قبیلۂ اوس سے تہی بحکم حضرت کا خطیرہ ہوا تو قبیلہ
خزرج کو بہی داعیہ دامنگیر ہوا کہ وے بہی جناب نبوت مین امتیاز حاصل کرین بلکہ اپنے
حق مین آیت اعجاز نازل کرین لہذا واسطے قتل کرنے ابو رافع تاجر کے کہ عدو دین
تہا اور نظیر کعب بالیقین تہا درخواست کی محمد نے اذن دیا اور عبد اللہ بن عتیک کو اوس
جماعت پر امیر کیا یہ لوگ بعد از رخصت بجانب خیبر روانہ ہوئے کہ اوسجگہ ابو رافع کا مکان
تہا اور قیام اہل دنہار تہا بوقت شام قلعہ کے قریب پہنچے عبد اللہ بن عتیک نے اپنے
یارون سے کہا کہ تم یہان ہی بیٹہو تا کہ مین دربان سے تلطف و اختلاط پیدا کرکے اندرون
حصار در آؤن اور پہر تمکو بہی اندرون بلاؤن پس عبد اللہ حصار کے نزدیک جا کر

زخم تلوار کا ہے جو جوانمرد میدان میں قدم دہرتے ہین ہر قدم پہ گلگشت باغ ارم کرتے ہین مکار
مکر و دغا پہ مرتے ہین کب راہ جنگ و غا سر کرتے ہین **قولہ** الحرب خدعۃ فقط یہ تو صرف
محمد صاحب کا مقولہ ہے جو مسلمانون کا معمول ہے ہماری راے مین مستحسن نہین ہے اور آہنگ مخالف کا اتباع
نہین ہے **ع** غلط است آنچہ مدعی گوید یہ بہ تقدیر حال پیشینہ ہے کہ جو مسلمانون کی عبادت بدنی
ہے اور منسوخہ آیات مکی و مدنی ہے وہ مکروہ ہے اور مردودہ رعیت و غدیوں ہے نام
اوسکا جہاد ہے اور انجام اوسکا فساد ہے اہل حق کی لڑائی مکر و دغا سے خالی ہے دستور پنجابی
و بنگالی ہے کسیکو خدع و تزویر سے قتل کرنا اشد گناہ ہے جنت کی سد راہ ہے **قولہ** قتل اہل
شرک و دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم الخ یہ تشبیہ ضایع ہے اور بر عکس قرار دادہ اہل
صنایع کیونکہ درخت و انسان مین مناسبت نہین ہے جیسے کہ زمین و آسمان مین مشابہت
نہین ہے شاید کہ محمد صاحب نے کعب بن اشرف کو مانند خس و خاشاک جانا اور مثل درخت بے تخیل
و ادراک مانا مگر یہ اونکی دانائی کا قصور ہے اور رسائی کا فتور اگر کعب ترقی اسلام کا مانع
تہا تو یہ بہی مناسب پیغمبر خادع تہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرتا کہ کعب غلبہ نہ پاتا یا مسلمانون پہ
غالب آتا شاید کہ خدا نے مسلمان نے اسلام کو سچا نہ جانا اور اوسکی ترقی کو اچہا نہ مانا مگر
کعب پہ خوبی مسلمانی آشکار کرتا اور یہودیت سے اوسکو بیزار کرتا تا کہ لوگ اوسکے وسیلے سے
ہدایت پاتے او براہ عقل بدرایت آتے چنانچہ عمر بن خطاب سا امین کعب کا ثانی تہا اور
محمد صاحب کا دشمن جانی مسلمان ہوتے ہی ترویج دین محمدی مین ساعی ہوا حتی کہ
کا راعی ہوا باغبان میوہ دار شاخ کی اصلاح کے لئے زاید شاخون کو ادہاڑتا ہے درخت
کو جڑ سے ہرگز نہین اوکہاڑتا ہے محمد صاحب نے خوب چمن آرائی کی اور بطرز خوش اسلوب
گلشن پیرائی کی کہ نہال زندگی کا از بیخ برکندہ کیا قطع نظر از فواید حال و آیندہ کیا
بیچارہ کو جان سے مار ڈالا جہان گذران سے چار ناچار نکالا ایسا کوئی باغبان
دیدہ و دانستہ اپنا زیان نہ کریگا اسواسطے تشبیہ درخت و انسان نازیبا ہے مانند

قریش ہر سفارت کراتی ہم عزیب اسکی تفصیل کہ شکر اور دنگ شدہ سے منتخب الدیل پہ خود
شیخ عبدالحق رقم زن ہین کہ محمد حبیب ذاشیر بن ندم یہود کو بعد سیاست پر اپنے گھر بلوایا
اور راہ مین بدعہدی کے ساتھ بیچارہ کا سر کٹوایا بیان اسکا خود عبدالحق کی مدارج النبوت
مین تفصیل سے ہے دیکھو واسطے ثبوت بدعہدی محمد صاحب کے کتب دوسری دلیل رد کا ہے **قولہ** اگر
دہ جنگ کشتہ شمشیر از مین با ب بود فقط محض غلط ہے کیونکہ جو کوئی میدان مین جنگ کرتا ہے
اور خویش و بیگانہ کے سامنے نشانہ تیر بنتا ہے اوسکے دل مین ارمان نہین رہتا اور کلہ بہان
و فلان نہین سہارا جو صلہ و جرات خرچ کرتا ہے اور دفتر تیغی و جالاکی مین اپنا نام درج
بخلاف حالت دغا بازی و حیلہ سازی کے کہ بے قابو مارا جاتا ہے ناحق جان سے بیجایا
جاتا ہے دل کی آرزو دل مین لیجاتا ہے جو جوہر مردانگی آپ گل مین لے جاتا ہے سیکو مکر و فریب سے
مارنا مردانگی نہین ہے شاعر زور آوری و دلیری کی بیجانگی نہین مکر و دغا سے تو زال خورد
سال بھی مرد میدان کا دم بند کر سکتی ہے بلکہ رستم ثانی پہلوان کو زمین کا پیوند کر سکتی ہے
چنانچہ عورت یہودیہ نے محمد صاحب کے مار ڈالنے کا التزام کیا اور زہر آلود طعام دیا جبکہ تمکا
وہ دغا باز بھی مستحق اجر ہے تو عورت یہودیہ کے لیے بہی فخر ہے گو نہ عدالت احمدی اوسکی فریاد کو
پہنچی مگر تین برس بعد وہ خود اپنی مراد کو پہنچی جو کچھ ہو سکا کر گذری اگرچہ اپنی جان سے گذری
نام رہ گیا کتاب مین لکھا کلام رہ گیا ؎ نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد خدا پنج
انگشت یکسان نکرد و مکر و دغا سے بہت گہر گئے ہین بہان و فلان کے ہاتھ سے نامور دن
کے سر گئے ہین ابو لولو غلام نے خون عمر بن خطاب کیا اور ابن ملجم نے خانہ عمر علی خراب کیا
قصہ کوتاہ میدان جنگ مین زخم آشکارا کہانا اور مکر و دغا سے مارا جانا یکسان نہین ہے گلستان
برابر خارستان نہین کیونکہ جس وقت لڑائی مین خنجر آبدار چلتا ہے مردون کے دل کا غبار
نکلتا ہے کوئی بندوق سر کرتا ہے کوئی سینہ سپر کرتا ہے کوئی دینے فدائے جان ہوتا ہے
کسیکا قدم ہوا جنبان ہوتا ہے جسکو لوگ کارزار کہتے ہین وہ ایک گلزار ہے گل شمشیر اوسکا

لیکن بقول مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تراست بعنایات ایزدی ابو
سفیان کو وہ حال معلوم ہوا لہذا قاصد محمد مایوس و محروم ہوا ابو سفیان کو اوس سے کسیطرح
کا ضرر نہ پہنچا اور برق مکر محمد سے اوسکو خرمن پر اصلا شرر نہ پہنچا بلکہ ابو سفیان نے اسقدر حیات
پائی کہ اوسکے سامنے محمد صاحب نے وفات پائی قصۂ عمرو بن امیہ روضۃ الاحباب میں ہے بلکہ خود
مدارج النبوت نامی شیخ عبد الحق کی کتاب میں ہے در صورتیکہ پیغمبر اسلام بحکم الہی و وحی سماوی
خواہان ہلاک ابو سفیان ہوتا تو ابو سفیان اوسکے مکر و فریب سے کیونکر در امان ہوتا اگر عمرو
بن امیہ جانب خدا سے ذرا بھی سہارا پاتا تو بلا شبہ ابو سفیان مارا جاتا چونکہ ابو سفیان
سلامت رہا اور بیک محمد زیر بار ندامت رہا اس سے معلوم ہوا کہ جناب ایزدی میں دغا کرانا
مقبول نہیں ہے اور مکر و فریب سے کسی کا مروانا معمول نہیں ہیں پس محمد صاحب نے راہ دغابازی و کینہ وری
لی تھی اور روا حیلہ سازی و ستمگری دی تھی ورنہ ممکن نہیں ہے کہ او تعالی کسی سے انتقام لے
او اپنے پیغمبر کو اوسکا انتقام دے وہ شخص مورد بلا آسمانی نہووے اور اسیر زنجیر اجل ناگہانی
نہووے قطع نظر ازین ابو رافع تاجر کے قتل کا اول محمد صاحب نے التزام نہیں کیا اور کسیکو
پیغام نہیں دیا بلکہ قبیلہ خزرج کے مسلمانون نے خود ہی تحریص کی تھی اور محمد صاحب نے اوسکی
مطابق اونکو ترخیص دی تھی اب لازم آتا ہے کہ شاید ابو رافع کی قتل کی نسبت قبیلہ خزرج پر
وحی نازل ہوئی ہو اور فضیلت حضرت زائل اسیطرح ابو بکر نے اسود عنسی کو مکر و فریب سے
ہلاک کرایا اور وقت مسلمان اوسکا اموال و املاک فرمایا پس اس سے یہی بات متبادر
ہوئی کہ ابو بکر پر بھی وحی صادر ہوئی اگر ختم نبوت قریب مکر پر محصور ہے تو عائد ابو بکر پر ضرور ہے
کہ اوس نے خدع و مکر سے ایسے شخص کا خون کرایا کہ جو نام مین شریک حجر اسود ہے اور کام میں ہمسر
محمد ہے **قولہ** وعہد بامے نبود فقط صاحب مدارج کی عقل ماری گئی اور حیا و شرم ساری گئی اتنا
نہیں جانتا کہ خود محمد صاحب عہد شکنی گوارا کرتے تھے اور مسلمانون کو اوسطرف اشارہ چنانچہ حدیبیہ
مین جو کچھ کہ قریش سے عہد کیا اوسکے برخلاف جہد کیا مسلمانون کو اشارت فرمائی اور صاف

ہین مدارج النبوت بنہم بعض عوام طبعان میرسد کہ این حیلہ کردن در
قتل کعب بن الاشرف و بدنام گشتن چہ لایق درگاہ نبوت بود و این ناشی از عدم فہم
است چہ وے واجب القتل بود حق تعالی بقتل وے امر کردہ و عہدے باوے نبود و بہر وجہ
اورا مے باید کشت و اگر در جنگ کشتہ میشد نیز ازین باب بود و الحرب خدعۃ و قتل اہل
شرک دفع فساد ایشان بقصد اصلاح عالم بمنزلۂ قطع شاخہاے زاید و بعضان است
برائے اصلاح شاخہائے کہ میوہ دار اند کہ تا آنہا را ببرند درخت میوہ دہد **جواب** گرچہ
مفہوم صاحب مدارج ہدیۃ الاصنام وغیرہ مین موجود ہی اور بعرق ریزی قلم حق رقم مردود ہو
گئے ہین مگر ہم پھر بھی بپاس خاطر میان محمد علی رد کرتے ہین اور خامۂ معرفت شمامہ کو اوسکی تکذیب کے
لئے نامزد تاکہ ظاہر ہو وے کہ تقریر صاحب مدارج سے ناشی ہی کہ محمد صاحب نے دغا کی ہی جبکہ وکر
مکار و دغا باز ہین تو کیونکر پیغمبر و صاحب اعجاز ہین مسلمانون کا دیدۂ باطن کور ہی اور بازوے
عقل بیزور کہ اہل مکر و دغا کو رسول جانتے ہین اور سنگ خارا کو پھول مانتے ہین انکی تحقیقات
دلائل صاحب مدارج ہوتی ہی اور ایک ایک دفتر صحت سے خارج **قولہ** چہ وے واجب القتل بود
حق تعالی بقتل وے امر کردہ فقط یہان سے ظاہر ہے کہ خدائے مسلمان آمر ہی قادر نہین ہی کہ ہلاک
کعب وس سے صادر ہین اگر مسلمانون کا قول باطل نہوتا اور اونکا خدا پیرایۂ قدرت سے عاطل
نہوتا تو بکر زغضب سر کعب چور چور کرتا کس واسطے اوسکے قتل پر محمد کو مامور کرتا قطع نظر ازین خدائے
تعالی پیغمبر کو کسی شخص کے قتل پر اوسی صورت مین مامور کریگا کہ اوسکا قتل پسند منظور کریگا
بدین تقدیر اوس شخص کا قتل بالضرور ہوگا اور فعل پیغمبر بلا شبہہ مشکور مگر نا و تعالی مجبور قرار پائیگا
اور اوسکی قدرت کاملہ مین فتور آشکار آئیگا حالانکہ محمد صاحب نے ہرچند بعض اشخاص کو ساتھ
مکر و دغا کرنے کے لئے صحابہ کو تاکید کی اور صحابہ نے حتی المقدور کوشش مزید کی مگر اون اشخاص
کا حافظ حقیقی نگہبان ہوا اور مکر و دغا کرنیوالا سر در گریبان مثلاً محمد صاحب نے عمرو بن امیہ کو
مکر و دغا یاد کرا کر واسطے قتل ابو سفیان ابن حرب کے ارشاد فرما کر بطرف مکہ راہی کیا

نہیں لہذا اسے محمد علی پر صواب نہیں ہے اور روایت مذکور محمد صاحب کی بد عہدیوں کا کسی
طرح جواب نہیں **قولہ** یہاں وقت موت بہیشم پتامہ مشند الخ یہ آپکا بہیشم پتامہ
پر تہمت ہے افترا پردازی میں معروف ہیں والا تہمت ہے کسی پر تہمت طرازی اچھی نہیں ہے
اور افترا پردازی کبھی نہیں **ص** کہ جھوٹ پر با مغوت زینہار و دروغ آدمی را کند شرمسار
جو کچھ کہ بہیشم پتامہ نے جلپا وتہانے کے باب میں گفتگو کی ہے وہ بہیشم پرب کے ادھیائے ۵۹ ہیم
مین ہو بہو یہی لکھا ہے -

एह्येहि देवेश जगन्निवास नमोस्तु ते शार्ङ्ग गदासि पा
णे प्रसह्य मां पातय लोकनाथ रथोत्तमाद्भूत शरण्य सं
ख्ये॥१॥ त्वया हतस्येह ममाद्य कृष्ण श्रेयः परस्मिन्नि
ह चैव लोके संभावितोस्म्यंधकवृष्णि नाथ लोकै
स्त्रिभिस्त्र प्रथित प्रभाव॥२॥

یعنی مقابل آتے ہوئے کرشن کو دیکھکر بہیشم پتامہ نے کہا کہ اے دیوتوں کے ایشور اے
جگنواس آؤ اور شارنگ دھنش و گدا و تلوار ہاتھ میں رکھنے والے تمکو نمسکار ہوا
شتاو مجہان اے جانداروں کے جائے پناہ تم لڑائی میں زور سے مجکو بھی رتھ سے
گراؤ اے کرشن اب تمہارے ہاتھ سے میرے قتل ہونے کی دنیا و آخرت میں بھلائی ہے فقط
یہاں پیدا کی گفتگو بہیشم طعن و طنز سے مبرا ہے بلکہ عین تسلیم و رضا ہے پس تقریر محمد علی
عین شرارت ہے اور برخلاف منشاء عبارت یہاں تک خاطر خواہ جواب الزام دیا گیا
اور مخالف افترا پرداز سے انتقام لیا گیا اب پھر وہی قضیہ شروع کرتے ہیں یعنی بطرف
قتل کعب بن اشرف رجوع کرتے ہیں شیخ عبد الحق نے مدارج النبوت میں نسبت قتل
کعب کو نہایت پیچ دیکر لکھا ہے اور ایک جواب بیہودہ تر از جواب آپ کا ہے ہم اصل عبارت
مدارج النبوت داخل کتاب کرتے ہیں اور بعد فقرہ فقرہ کا دھرم سے جواب کرتے

دشمن تنگ کی بلا قید پیکر و بند ہے کسی دشمن نا شین کو قتل کرانے یا اس قسم کے
کشت و خون کے جواز میں کوئی گفتگو نقل فرماتے تو البتہ مولوی جی کا الزام کارگر ہوتا اور
او نکو منصب اعتراض دانی سے چارہ ناچار برلاتا چونکہ ایسا معاملہ نہیں ہے مولوی جی کی بکر فکر کو
راستی سے علاقہ نہیں حاصل آنکہ مناوید ہنود نے دشمنوں کے ساتھ جسقدر کشت و خون
کیا ہے اور معارک جنگ و شکست بالکل میدان میں کیا ہے اور نام شجاعت جو انہوں نے جہان میں
اگر محمد صاحب بھی کعب بن اشرف سے میدان میں پیکار کرتے اور مکر و فریب سے حملہ نہ کرتے تو مقام اعتراض
نہیں تھا اور حق سوا اعتراض نہیں **سوط التجبار** شری کرشن با بھیکم پتامہ عہد بستند کہ
ہر تو ملکہ خود و جنگ نخواہم برداشت چون بھیکم پتامہ از من بار جنگ عاجز کرد بیدہ و فا دیدہ
بعد ازے جلد گشید ند ہمان وقت مورد طعن بھیکم پتامہ شدند بھیکم پر یہ عبارت ملاحظہ فرمانید
جواب جلد گشیدن بسنسکرت والوں سے مسموع ہے نہ فارسی خوانوں کا موضوع
سنسکرت میں جلد گرفتن و بند اشتن استعمال کیا جاتا ہے جس سے مخالفین پامال کیا جاتا ہے
شری کرشن نے بھیشم سے کسی طرح کا عہد نہیں کیا اور نہ اوسکے برعکس اسلحہ جنگ لیا یہ کرشن پر
آپ کی تہمت بندی ہے علت موروثی سے عادت مسلمانی گندی ہے مسلمانوں کی سرشت
میں بکذب حق سے انکار کرتے ہیں اور کتبہ شرم و حیا ہمارسے ہ منکران چون میئے شرم و
حیا بر ہم نہند و تہمت آلودگی بر دامن پاکان نہند و اول سے آخر تک عبارت
دیکھ لیجئے کہیں نہیں ہے کہ کرشن نے بھیشم سے عہد و پیمان کیا اور برخلاف اوسکو سامان کیا
البتہ ادو لوگ پر سب ہنگام دہیا میں ہے کہ جسوقت دوارکا میں کرشن سے دریودھن نے کہا
کہ آپ اس لڑائی میں ہمکو مدد گار ہوجئے اور ارجن نے کہا کہ ہمارے طرفدار ہوجئے تو کرشن
نے یہی جواب دیا کہ میں جنگ نہ کرونگا میں بے ہتیار ہونگا یعنی منفرد بیکار رہونگا جو ہتیار سے
سے غرض یہ ہے کہ میں بذات خود تنہا جنگ نہ کرونگا اور کسیکو اون سے خنجر و تلوار کا زخم نہ
پس ویسا ہی ہوا کہ شری کرشن نے کسی سے لڑائی نہیں کی اور عہد و پیمان سے بے پروائی

سلمہ ہے جسکے حسن و خوبی کے روبرو ظہیر اور سعدی و جامی کا شہرہ وصل زہرہ آسمان
زبان سے گرا ہے اور جسکو اشتیاق مین حضرت سخن خسرو و نظامی کا شہرہ قدم لسان دواں
سے پہر آ مہربان (فے) کے بعد ایراد کاف خلاف محاورہ اہل فن ہے اور ایجاد ملا گویان
آپ تو اپنے تئین ماہر فنون شمار کرتے تھے اور علما محمدیہ کو مطعون اکثر بار شرم نہین آتی کہ
باوجود استعداد شعور اشعری کے کسی امر مین محمد علی کی سعی مشکور نہین ہے اور بیچارہ کو ادنی بات بھی
کا شعور نہین سے ہ مثنیجتہ سغران جنون مین آپکو گنتا تہا تو ہم تو دیوانہ ہین جرات اس
خیال خام کے باوجود تقدیر کلمہ نفی حرف نفی ہے اور مانند کلمات عطف اگر پہلے جملہ کو اول
مذکور ہوتا ہے تو دوسرا جملہ بھی مقصد ساتھ نفی کے ضرور ہوتا ہے چنانچہ سے ہ نے تکرقید
وارم نے خواہش رہائی ہے نہ تاب وصل وارم نے طاقت جدائی ٭ اردو مین بھی اسی طریق پر استعمال
نے ہے مثلاً غمخانہ کیفی سے پیالے ہے سے ہ نے کیا خالق کو سجدہ نے پرستش بت کی کی
٭ عاشقون کی سارے عالم سے جدا ملت رہی ٭ عجب مانا کہ ہر شخص بجانب کچہ جہاندار ہے پر
باوجودیکہ مولوی جی ناگری و اردو کا وقوف نہین رکہتے اور تمیز بلاس وصوف نہین سنسکرت
و فارسی مین سخن رانی کرتی ہین اور علم نظم و نثر مین کار دیوانی **رباعی** خدا کی قدرت
دیکہو عجائب جلوہ ہے ہوگئے خسرو کے نائب ٭ نہین جانتے قلم کا دینا ٭ دلی حکمت مین ہین رز
رائے صائب ٭ اب بحث معانی ہے اور سر عالم جادو انی عبارت کے بارہوین سطر مین
بس ہے تقلید کا ہرگز نشان و تصحیح نہین ہے اور بیان و تنقیح نہین لہذا صحیح حوالہ دیجیے اور ترجمہ کی
فوت امانت پر آہ و نالہ کیجیے ترجمہ بے اصل کا نام عبارت نہین ہے نامردی کا نام جبار
نہین جسوقت آپ صحیح حوالہ داخل کتاب کرینگے ہم بھی ادا جواب مین شتاب کرینگے آئندہ
جسقدر جناب نے الزام لکہے ہین بالکل بیموقع و مقام لکہے ہین کیونکہ وہ سب متعلق بجنگ میدان
ہین اور معرکہ فرہنگ و امتحان ہین بندگان ہنود مین سے کسی نے مکر و فریب سے خون مخالف
ناحق نہین کرایا اور اپنے تئین مطعون روئے زمین نہین بلکہ میدان ہی مین جنگ کی اور رحم

سے خاندان اورنگ زیب سلطنت سے منقطع ہوا اسیطرح حال فریدون ہوا جسنے
ضحاک کو یون ہوا علی ہذا القیاس اکثر لوگ بے سامان ہوئے ہین اور بقوت عقل سلطان ہوگئے
ہین لیکن انکو کوئی مقبول درگاہ نہین مانتا اور رسول اللہ نہین جانتا یہہ تو مسلمانون ہی کی خوش
فہمی ہے کہ بیوجہ قزاقی سلطنت پانے کی جہت سے محمد صاحب کو پیغمبر جانتے ہین بلکہ انبیا بنی اسرائیل
سے برتر مانتے ہین اگر اسی بات پہ رسالت محصور ہے تو رنجیت سنگہ وغیرہ کا کیا قصور ہے کہ
پیرایۂ رسالت سے عاری ہووین اور صرف نونہال باغ شہریاری ہووین اگر مولوی محمد علی
سیواجی وغیرہ کو بھی رسول قبول کرین اور اونکی خاک بھی بہول دہرین تو دور از انصاف
نہین ہے اور مسلمانون کی عادت کے خلاف نہین **قولہ** واصل درین باب این ست کہ ہنگام
مصالحت انبیا ان برخاست الخ یہہ فقرہ محض بے اصل ہے اور برعکس نقل کیونکہ محمد صاحب نے کعب
وغیرہ کو ہرگز لڑائی کا پیغام نہین دیا اور اپنی بیت سے اعلام نہین کیا اگر کیا ہوتا تو حوالہ
کسی جگہ پہ دیا ہوتا مطالعہ تواریخ و تفاسیر کیجیے اور کسی مقام کی نظیر دیجیے ہم مولوی
جی سے نصیحتہ کہتے ہین کہ تا زیست ترک لغوگوئی کرین اور پیرانہ سری مین عقلمندی کا
کام کوئی کرین ع لغوگوئی سے نہین پاکوئی اوج وقار بہکا عذبادی ہو تخت سلیمان
زینہار ۞ **قولہ** پس ہمین رفع مصالحت و اعلان معادات تنبیہ ہست الخ اوس رفع
مصالحت کا اعلان کیجیے اور نشان دیجیے کہ قرآن و حدیث مین مرقوم ہے یا تواریخ و تفاسیر
سے مجزوم ہے اگر محمد صاحب کعب وغیرہ کو رفع مصالحت و اعلان معادات سے خبردار کرتے تو البتہ
محدثین و مفسرین کچھہ تذکار کرتے حالانکہ کہین اس بات کا ذکر نہین ہے لہذا قابل نظر مولوی
جی کی بکر فسک نہین ہم نے اونکو ہرچند سمجہایا کہ لغوگوئی سے کنارہ کرو اور خرقہ سالوس پارہ
پارہ ایک نہین مانتے اور حقیقت بد و نیک نہین پہچانتے اب ہم اونکو ایک پند کہتے ہین آینده
کو زبان نصیحت بند ع تا ندانی کہ سخن عین صواب است مگو وانچہ دانی کہ نیکوست جواب
است مگو ۞ **قولہ** بمقابلہ و مقاتلہ الخ اگر محمد صاحب مقابلہ وغیرہ مین سعی کرتے تو ہم

مناسب نام کارزار بر زبان آوردن عین ابلهی ست صاحبان تدبیر را باید که باوجود
اینقدر بے سامانی و نبودن اسلحهٔ کارزار محض بقوت عقل رسا و توفیق خداداد اندک زمان
در همه اطراف کوس سلطنت نوازند اصل دریں باب این ست که هنگامیکه مصالحت از میان
برخاست و اعلام و اعلان حرب از هر دو سو داده شد پس همین رفع مصالحت و اعلان
معادات تنبیه ست برینکه از جانبین بطرزیکه دست خواهد داد در مقابله و مقاتله و تفریق
جمعیت و تاخت و شبخون و کمین قصور نکرده نخواهد داد هر یکے بحال خود هوشیار باشد پس بعد
ازین اعلان و ظهور معادات اگر کسے غفلت ورزد قصور او ست و برین تقدیر اطلاق دغا
بازی عین حماقت و جهالت ست **جواب** بلاشبہ جہالت کا نام شجاعت نہین ہے
اور جاہل و شجاع مین مناسبت نہین مگر اس سے آپکا مطلب حاصل نہین ہو سکتا اور مکر و
خدع محمد شجاعت و بہادری مین داخل نہین محمد صاحب نے تو کبھی شجاعت کا کام نہین کیا اور
کسی وقت مسلمانون پر مکر و خدع حرام نہین بلکہ یہ بھی فرمایا کہ جہاد عین خدع ہے اور مختار
و معمول اہل شرع لہذا عبادت اسلام سراسر مکر ہے مسلمانون کو آج تک جس پر فخر ہے اگر محمد صاحب
تدبیر صائب رکھتے یا کوئی شخص منصف مزاج صاحب کہتے تو میدان مین کارزار کرتے اور مکر و فریب
سے عار کرتے جو کوئی اہل عقل تھے وہ ہین وہ خدع و تزویر سے نفور ہین علانیہ میدان مین شمشیر
سے جنگ کرتے ہین خون خویش و بیگانہ سے جامۂ شجاعت گلرنگ کرتے ہین کسیکو مکر و فریب
سے قتل کرنا خلاف آئین سلطانی ہے اور برعکس دین حقانی کسیکو دغا سے مارنا دغا نہین
ہے اور قتل بیجا بیجا ہین اب میان محمد علی کی ابکار افکار جلوہ گر ہوتی ہین اور در دنا قبول
سے سبکدوش کرتی ہین **قوله** صاحبان تدبیر را باید الخ اس قسم کے صاحب تدبیر باوجود
بے سامانی کے مالک زمین ہونگے او عمدہ سلاطین بہت اشخاص ہین اکثر عوام دنیا مین ہین
ایک رنجیت سنگھ والی لاہور ہوا جسکے عہد عدالت مہد مین اتفاق اسد و ثور ہوا اور مسلمانی پر
بلائے آسمانی ٹوٹی یعنی سکھون نے متاع بہانی لوٹی دوسرا اسیواجی مرہٹہ کا ماجرا ہے جسکے نام

کی عادت ہی کہ گاہے آسمان سے لیتے ہین اور گاہے ریسمان سے ما قبل وما بعد سے نا مربوط
فقرات لاتی ہین اور جابجا مات کہاتے ہین **قولہ** ونیز کلالہا تجربہ ست کہ در حالت صف
آرائی دشمنان قسم ہر تدبیر الخ یہہ فقرہ بھی خارج از مباحثہ ہی اور لفظاً ولفظاً زائدہ
مولوی جی نے بنگ پی ہی اور اسکی ترنگ مین ننگ وناموس سی جنگ کی ہی کہ تحریر عبارات
نامربوط کرتی ہین اور اعتراضات کعبہ کن منضبط یہہ فقرہ اوسی صورت مین کرشنی مین ہوتا
کہ ذکر صف آرائی نہین ہوتا کیونکہ کعب وغیرہ نے ہرگز صف آرائی نہین کی اور نبرد آزمائی
نہین اگر کہین اسکا ذکر ہووے تو بطرف حدیث وقرآن اشارہ کیجئے ونشان سورہ
وپارہ دیجئے جبکہ ذکر صف آرائی خلاف نقل ہی تو اسکی کیا اصل ہی کہ محمد صاحب نے کوئی
ایسی تدبیر کی ہووے کہ جس سی جماعت مخالفین اسیر کی ہووے البتہ حضرت نے مکر وفریب عجب
کرایا اور ناحق خون رؤسا عرب بہایا اگر مولوی محمد علی جواز مکر وفریب مین کچہہ کاریگری کرتی
تو البتہ اپنے پیغمبر کا ذمہ بری کرتی چونکہ اون سے یہہ کام نہین آیا جواب اعتراض نے انجام
نہین پایا **قولہ** واز ہمین جاست کہ شبخون ومیمنہ ومیسرہ وپاشتہ میزنند فقط یہہ فقرہ بھی
اس مقام پر مربوط نہین ہی اور شرایط مباحثہ مشروط نہین کیونکہ اگر محمد صاحب شبخون کرتی
اور اس حیلہ سی کعب وغیرہ کو زبون کرتی یا میسرہ ومیمنہ مارتے اور میدان نبرد مین جانفشانی
ومردانہ ہارتی تو البتہ فقرہ ہذا کی سمائی تھی اور جملہ اعتراضات کی صفائی مگر چونکہ اس بات
کا مذکور نہین ہی مولوی صاحب کو دن اور رات کا شعور نہین اسکے بعد مولوی محمد علی نے اہل حق
کو دشنام دی ہی اور بحر شیرین کلامی کی شام کی ہی لہذا ہم اونکی وہ عبارت تحریر نہین
کرتی مولوی صاحب کی تحقیر نہین دشنام کی عوض دشنام نہین دیتے اور انتقام نہین
لیتے **ع** چین بجبین زجنبش ہر خس نمیرسد دریا دلان چو آب گہر آرمیدہ اند ۔ا۔
میان محمد علی مخالفت تقدیر تحریر کرتے ہین اور رسالت محمد بالاطاق عقل وتدبیر مہرتے
ہین **سوط الجبار** الغرض شجاعت نام جہالت نیست بدون عقل صائب وتدبیر

سلیم کرے اور اپنی ہیبت خاطر نشین شریف و دضیع کرے حالانکہ محمد صاحب نے خلاف کلیہ
اہل عقل کیا کہ مکر و فریب سے کعب وغیرہ کو قتل کیا لہذا وے نہ اہل تدبیر تھے اور نہ دیوان ریاست
کے و بیر بلکہ مکر و فریب مین ہشیار تھے اور عیار و مکار تھے **قوله** و ہم اگر از رو تدبیر دو جمعیت
دشمنان تفرقہ افکند الخ محمد صاحب نے جمعیت اعدا مین ہرگز تفرقہ نہین ڈالا اور نہ بات کسی
سے گاہے عقل و دانش کا کلمہ نہین نکالا البتہ وے اونکے مکر و فریب کا اجارہ لیا اور راہ
راستی سے کنارہ کیا اگر محمد صاحب نصایح ہیشیم پیامبر قانع ہوتے اور صحابہ کو مکر و فریب
سے مانع تو ہم اونکو صاحب تدبیر گمان کرتے اور گفتگوے بذا سرار خاصی عیان کرتے مگر کیا کیجے
کہ اونہون نے مخالفت اہل تدبیر کی اور مکر و خدع سے جان بنا و پیر لی **قوله** نصایح
ہیشیم پیامبر ور ریب ۱۲ مہابھارت بنید خفط ہیشیم پیامبر نے ہرگز نہین کہا کہ بر عکس قاعدہ
دغا کرو اور لوگون کے ساتھ دغا کرو بلکہ یہ ہی کہا کہ تقدیر سے ڈرو اور تدبیر سے لڑو
پس نصیحت ہیشیم پیامبر پر محمد صاحب ہرگز قائم نہین ہوئے اور تابع مکر و فریب وغیرہ جرائم
نہین اگر محمد صاحب ہیشیم پیامبر کی اطاعت کرتے تو کسو اسطے یارون کو مکر و فریب کی ہدایت
کرتے یہان سے واضح ہے کہ حوالہ نصایح ہیشیم پیامبر بیکار ہے اور پیالہ میان محمد علی
شراب غفلت سے سرشار ہے **قوله** صاف میگوید کہ تا تواند تفرقہ در لشکر دشمن اندازد الخ
یہ وہی لفظ صاف ہے کہ بے اختیار آپکے دہان سے نکلتا ہے جیسے کہ ابلیس جنان سے نکلتا ہے
یہ آپکی زیادہ گوئی پر کنایہ ہے جو کہ بیوقوفی و نادانی کی آیہ اب بحث معنی ہے جس سے
خطہ زندگانی ہے بتقدیر یکہ کعب وغیرہ محمد صاحب سے لڑنے کے لئے لشکر لاتے یا ہمراہ چند نفر
آتے اور محمد صاحب اونکے مقابلہ کے لئے بطرف میدان جاتے اور جوہر تیر و سنان دکھلاتے
یا کوئی ایسی تدبیر خوش آیندہ کرتے کہ جس سے جمعیت مخالفین پراگندہ کرتے تو اس گفتگو کی
گنجایش تھی اور عقل مخالف کی آزمایش چونکہ ان مین سے کوئی بات نہین ہے گفتگوے محمد علی
سے مذہب یا نا ثابت نہین کیونکہ جو کلام خلاف اقتضا مقام ہے وہ مثل بے نمک طعام ہے مولوی صاحب

سے سبزلات ہے **قطعہ** نقیہ شہر زندلات آن مجلس عام بود کہ آشکار و نہان علوم
میداند و جواب ہر چہ از وی پرسی آن بود کہ بدست و اشارتی بکند پلہ سرے بجنباند و اس سے
دو سطر اوپر مولوی جی نے کلمہ تصور یدہ رقم کیا ہے اور دست مبارک سے سر صرف و انی علم کیا
ہے مہربان من تصور یدن کوئی مصدر نہین ہے مستعملہ اہل فضل و نحو نہین کسی اہل زبان نے
استعمال کیا ہووے اور آپکی طرح خیال محال کیا ہووے تو نام کتاب لیجیے اور نشان بتائیے
بحث لفظی اتنی ہی ضروری ہے اور اسیقدر سے مخالف کو خجالت باطنی ضروری ہے اب بحث
معنی سر کرتا ہون اور پیشانی مخالف عرق ندامت سے تر جو لوگ از روے عقل کے شہر و دیار
کی تسخیر کرتے ہین اور میدان کارزار سے دشمن کے فرار کی تدبیر و سے شاہ آفاق ہین
یا راہزن و قزاق ہین شق اول کی مثال مین الحمد بہت مشہور ہے اور شق ثانی کی مثال سیواجی
مرہٹہ و رنجیت سنگہ وغیرہ کا حال مذکور ہے کہ بقدر عقل قزاقی و راہزنی سے سلطان ہوگئے
اور وبال ملک و مال مسلمان تمام سلطنت اسلام چین لی اول سے آخر تک مسلمانون
کی زمین لی اسقدر تخم تردد ڈالا اور جو ہر تشدد نکالا کہ اکثر اہل اسلام نے خراج دینا قبول
کیا بلکہ نذر زن و دختر کا معمول کیا اگر اسی پر مدار رسالت ہے تو پیغمبری رنجیت سنگہ
وغیرہ سے کیونکر باز ملالت ہے جا تعجب کہ دو شخص ایک ہی صفت کے ساتھ موصوف ہوویں
اور ایک ہی حیثیت سے مشہور و معروف دونون مین سے ایک رسالت پناہ ٹہیرایا جاے
اور دوسرا صرف بادشاہ اگر محمد صاحب نے بمکر و فریب اپنے دشمنون کو نصاب کیا اور
ملک روم و شام لیا تو وے پیغمبر نہین ہو سکتے اور سرور جن و بشر نہین اب انکار افکار
مولوی صاحب مانند در اشک نظر اعتبار سے گرتی ہین اور نار و نزار عدم التفاتی خریدار سے
بھرتی ہین **قولہ** کہ اگر اعدا اندوہ تدبیر خفیہ قتل و صف آرائی رام شوند الخ اگر اپنے
اس فقرہ کے معنی پر خیال کرو گے چار ناچار محمد صاحب کا ابطال کروگے کیونکہ فقرہ ہذا سے
یہی ثابت ہوتا ہے کہ کلیہ صاحبان تدبیر انبیا ہین کہ از روے عقل بغیر صف آرائی قتل اعدا کو

اپنا حربہ کعب کے شکم پر کہا اور منہ خون ناحق چلیا اوسکا پیٹ پہاڑا اور لسبح ہستی
سے نقش صنع الہی بگاڑا ایس کعب کا سر کاٹ کر محمد صاحب کی روبرو لیگئے محمد صاحب نے شادمان
ہوکر کہا الحمد اللہ فقط دیکھو حضرت نے حیات چند روزہ کے لئے کیسے کیسے ظلم و ستم کرائے
کتنے خاندان مکر و فریب سے کا معدوم کرلئے اگر یہی انجام پیغمبری ہی اور یہی مقام
رہبری تو رہشت و دنیا مین فرق نہین ہی اور پلاس و دیبا مین فرق نہین مکر کا انجام
خرابی ہے مکار مغضوب رو خصاب ہی بیت ۵ منزل درسوادی مکر و حیل گام مہ کہ در علم
بلا افتی سر انجام دواب نقل جواب مؤلف سوط الجبار ہی جو کہ موجد ہدیۃ الاصنام کا ریزہ چین
و فضلہ خوار ہی چونکہ اس شخص نے اکثر مطالب ہدیۃ الاصنام وغیرہ سے ایراد کئے ہین اور بعضے
مضامین ادہر او دہر سے ایزاد کئے ہین لہذا اسکے ابطال مین اوسکا بہی ابطال ہوگا
محمد و عیسی کے زوال مین تمام اہل اسلام کا زوال ہوگا **سوط الجبار** بنزد صاحبان
تدبیر کہ در تسخیر بلاد عقل سالم و ید طولی دارند کلیہ اینست کہ اگر اعدا از روے تدبیر بغیر قتل
و صف آرائی رام شوند جہاد مناسب نیست و ہم اگر از روے تدبیر در جمعیت دشمنان تفرقہ
افتد بسبب آن تفرقہ اعدا از مقابلہ تقاعد کنند مقاتلہ ضرور نیست نصائح حکیم بتاید
و صاحب بہارت بینند کہ صاف میگوید کہ تا توانند تفرقہ در لشکر دشمن اندازند و نیز کلیہ اہل تجربہ
است کہ در حالت صف آرائی دشمنان ہر قسم تدبیر کہ موجب ہلاک جمعیت کثیر دشمنان
و حفاظت خود باشد در آن تدبیر زیادہ از حد باید کوشید و از ہمین جاست کہ شبخون
و میمنہ و میسرہ و پاشنہ میزنند **جواب** کلہ زند کے ساتھ باعوجدہ زیادہ کی
احتیاج نہین ہی بازار فصاحت مین متاع کاسدہ کا رواج نہین نقد معانی و بیان
سے مولوی جی کا کیسہ خالی ہی اور صف جوہریان بلاغت مین گدیہ کے لئے جیب
کاسہ سفالی ہی بیحیائی کا ادہر گرم ہی کہ نا قابل متاع گرانمایہ حیا و شرم ہی کہ ہماری
الفاظ صحیح پر اعتراض کرتی ہیںں اور اپنی اغلاط فضیح سے اغماض کرتی ہین بیحیا عقل ور

تمام کر پس محمد بن مسلمہ و ابو نایلہ و عباد بن بشر وغیرہ باہم اتفاق کر کے واسطے قتل کرنے کعب
کے روانہ ہوئے نہیں نہیں ہین ورد مگوئی و فریب ہی کے ساتھ فسانہ ہوئے کہتے ہین کہ محمد بن
مسلمہ و ابو نایلہ کعب کے بھائی تھے یعنی برادر رضاعی تھے جبکہ یہہ لوگ حصار کعب کے قریب
پہنچے اول بمصلحت ابو نایلہ پاس کعب کے گیا کعب بتواضع پیش آیا اور ابو نایلہ کی تعظیم و
تکریم بجالایا شرایط ضیافت ادا کر کے طعام لطیف تیار کیا اور نذر برادرانہ گذرانا پھر دونون
نے لذت طعام لی اور شراب گلفام پی جبکہ شراب طعام سے فارغ ہوئے ابو نایلہ نے
محمد صاحب کی شکایت شروع کر کے کہا کہ اس شخص کا مکہ سے یہان وارد ہونا ہمارے حق مین
بلا ہے کہ تمام عرب درپے محاربہ و ایذا ہے راہ تجارت بند ہوا اور فقر و فاقہ سے جان بلب زن
و فرزند ہے کعب اس بات سے قدرے خوش ہوا اوسوقت ابو نایلہ نے کہا کہ فلان و فلان بھی
میرے ہمراہ ہین اور محمد و اسلام کے حق مین بدخواہ ہین ہم سب کی رائے مطابق ہے اور بموجب
رسم و راہ سابق ہے ہمکو بطریق قرض کچھ طعام دیجئے اور بعد چند روز دام دام لیجئے کعب نے
کہا اپنے فرزندون کو رہن کرو تو مضایقہ نہیں ہے ابو نایلہ نے جواب دیا کہ یہہ بات حیف
و ملامت ہے اسواسطے اپنے سلاح گرو کرتے ہین مرضی ہو وے تو رات کو لے آوین کعب نے
قبول کیا جبکہ یہہ سب انتظام ہوا اور قتل کا سرانجام ہوا رات کے وقت یاران پیغمبر نے
دروازہ کعب پر جا کر ندا دی نہیں نہین جان رہتی یا کبھی پر خدا کی کعب و نکی آواز سنتے ہی
حصار سے باہر آیا محمد بن مسلمہ نے کہا اے کعب تیرے سر سے عجب خوشبو آتی ہے اجازت ہو وے کہ
تیرے بالون کو استشمام کرون کعب نے رخصت دی پس محمد بن مسلمہ نے کعب کے بال مستحکم
پکڑ کر اپنے ہمراہیون کو کہا کہ میان سے باہر اپنی تلوار نکالو اور اس دشمن خدا و رسول کو
مار ڈالو پس اونہون نے ہر طرف سے شمشیر زنی کی نامردون نے تن تنہا پر ہمتنی کی لیکن کسیکا
حربہ کارگر نہوا بدن کعب پر زخم کا اثر نہوا کعب ابو نایلہ کے زانو پر آویزان ہوا کہ شاید
اوسکو رحم آئے مگر وہان رحم کہان تھا شور مخش ظلم سے بے نام و نشان تھا محمد بن مسلمہ نے

مین تقسیم ہوا تھا چین شہر سے ... سے ... کہ ... ازقول ...
مگر وہ ہجرت ہوا اور مارا مکہ سے چونکہ دشمنون نے نیت مارنیکی کی لاچار ہجرت
سپہگری وغیری کی نہ بادشاہون کی طرح ملک گیری کی نہ غیرون کی طرح بیری
یہان ثابت ہوا کہ محمد صاحب نہ بادشاہ تھے نہ رسالت پناہ بلکہ مانگی مین طاق تھے اور
قزاقی مین شہرۂ آفاق **قوله** دنیا کو یہ الحرب خدعۃ سنا کر یہ کہ قائل کا نام
لیجے اور نشان مقام دیجیے یہود یا نصارا ہو یا ہنود مبلغ یا مجاہد ہو اگر یہ قول ہے
اور مضمار ہے تو مسلمانون کو کیونکر گراں ہے اگر یہ مقولہ خدا اور پیغمبر ہے تو مسلمانون کی
عبادت ابتر ہے کیونکہ مسلمان حرب و جہاد کو عبادت مانتے ہین اور سرمایۂ سعادت جانتے
ہین جبکہ وہ خدع و مکر ہے تو اہل اسلام کو کیونکر دین محمدیہ ناز و فخر ہے کسی دین مین مکر و فریب
عبادت نہین ہے روے زمین پر مسلمانون کیسی عبادت نہین انجام مکر برا ہے اور مکار منسوب
ہے **ابیات** ہر کہ بادرشتی مکر نہاد ۔ عاقبت سر بباد خواہد داد ۔ حیلہ ماریست کو دہم
دارد ۔ ہر پیچے گوناگون خطر دارد ۔ آن سرا خصم را کند دل ریش ۔ این رساند ضرر بصاحب
خویش ۔ یہان تک ہدیۃ الاسلام کی بلاغت باطل ہوئی اور اسکے ساتھ ہی محمد علی عیسٰی
کی تکذیب سے بھی فراغت حاصل ہوئی کیونکہ یہ سب لوگ مؤلف ہدیہ کو خوشہ چین ہین بلکہ
معلم اور مسند کتر مین ہین یہ محمد صاحب مسلمانون کو دروغ گوئی کی ترغیب لاتے تھے
اور خون ناحق کی ترکیب بتلاتے تھے چنانچہ بعد غزوہ بدر کے کعب بن اشرف یہود کو فریب
دغا سے قتل کرایا پایان ظلم جاہل ہین آئے عدل و قتل ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ
ہے کہ محمد صاحب نے صحابہ سے کہا کہ تم مین سے کون ہے کہ کعب بن اشرف کے قتل پر کمر بستہ کرے
اور پھر مگر شکستہ کہ اوس نے رسول خدا کو تکلیف دی ہے اور مذمت ذات شریف کی ہے پس
محمد بن مسلمہ بولا کہ مجھکو اذن دیجیے کہ جو کچھ چاہون وہ تمہارے حق مین زبان پر لاؤن محمد صاحب
نے حکم دیا کہ تجھکو اختیار ہے جو دل چاہے وہ کلام کر اور جب ملاقات کی ... کعب بن اشرف کا کام

ارتکاب ظلم صریح تھا اور اون میں بہت سی آئے شکست دی لیکن چونکہ محمد صاحب نے طلب ملک دنیا
کا نہین کیا اور منصب کے بدلے نذر نہین بلکہ غرض یہ تھی کہ خدمت کیا اور بادشاہون کو قزاقی و
غارتگری سے منع کیا اسواسطے وے لاکلام سزا کے الزام مین بلکہ سکا بدون اونکا ... کی
امام مین برتقدیریکہ وہ لوگ محمد صاحب کے ساتھ مکر وریا کرنے کا ارادہ کرتے اور مخالفت سے
وخدمت سے اپنے بیاز رہی وہ بھرتے تو صاحب حضرت کو فریب مین نہ آتے اور مسلمانون کا
دہوکہ نکھاتے کیونکہ جو کوئی ستا ہی وہ اہل تزویر کے بھید سے خبردار ہی ول رد ولی
بیشتا اسد مضرب المثل ہی اور یہان مناسب برمحل ہی **قولہ** سابقاً و رابتدا این کا
مذکور شد الخ ہم نے بھی سابقا رسالہ صولت ہند مین نقطاً نقطاً اوسکا ابطال کیا
اور ارسال خدمت اہل سنن و تشیع و اعتزال کیا آپ نے بھی جسوقت اوس پر نظر انصاف
ڈالی اور اپنی جہالت جبلی سے شبہات بالی تو بہت پیچ وتاب کہایا اور جواب الجواب سے
اجتناب فرمایا علاوہ اسکے جنگ وجدل باعث اعلاء دین نہین ہوسکتی جبل جبلی از انیس خرد
دوربین نہین دین وایمان کہ دل کی بات ہی متعلق بتالیف قلب مدامات سے کین و پیکار
خلاف ایمان ودین ہی اور برعکس آئین اہل ہنود دین ہی جسجگہہ کہ جدل وجنگ ہی اور مکر
وفریب رنگ رنگ وہان سر ایمان برسنگ ہی اور پائے دین لنگ البتہ جنگ جہاد سبب اعلاء
سلطنت ودولت ہی اور موجب ترقی شوکت وصولت باعث اعلاء دین وعظ وہدایت
وپند ہی اور راند رندلیپ ونصیحت احمد ہی سا تقادینی مین وحدت قہری کا کام نہین ہی
سوا وحدت ارادے کے انتظام نہین ہرچند ملک سلطنے وحدت قہری سے ممالک اسلام
تابع کئے اور اپنی خواہش کی موافق احکام شایع کئے لیکن مسلمان اونکی اطاعت تقاضا
جانتے ہین اور شیر بغاوت تانتے ہین تمکو معلوم نہیر کہ بعد مرنے محمد صاحب کے عرب اسلام سے
برگشتہ ہوئے اور سرکشی وفتنہ انگیزی پر برگشتہ اگر اعتقاد دل سے اسلام لاتے تو کسواسطے
انجام کار منتج بغاوت سے علامہ کہ اذ **قولہ** از فساد وحدت الخ اگر محمد صاحب میدان جنگ

وہان لیکن مسلمان لڑکے تھے یہین وقت فتح پایا اور تمام لڑکی کی اور [illegible]

خشنیین کی چند اورونکے پسر کو قتل کیا اور اونکی مواشی اور اسباب پایا اور یہہ عمل
کیا قریب ایک سو کے عورت و پسر قید کیے اور حصہ بکرہ ندید کیے فقط پھر اوسی سال
مین محمد صاحب نے بنی سعد بن بکر کے قتل و غارت کے واسطے علی بن ابو طالب کو اجازت
دی اور علی نے اطاعت حکم رسالت کی رات کو متوجہ تیز رفتاری ہوتا تھا اور دن
کو ہتھیار و کوہسار مین متواری ہوتا تھا پس ناگہان اوس قوم پر حملہ کیا بنی سعد بن بکر
نے ہزیمت اختیار کی اور اپنی متاع مسلمانون کی غنیمت قرار دی اونٹ پانسو
اور بھیڑ بکری کئی ہزار تھے فقط ایک بار محمد صاحب نے حج کرنے کی نیت پر مکہ کو جانیکا ارادہ
کیا اور اپنے ساتھ خیل سوار و پیادہ لیا قریش یہہ خبر سنکر مکہ سے باہر آئے اور قبائل اطراف
و جوانب سے اپنے ہمراہ لشکر لائے کہ زیارت کعبہ سے حضرت کو مایوس کرین اور زندان
حرمان مین محبوس کہ حضرت کو دشمن جانتے تھے اور برق خرمن مانتے تھے لہذا قبائل عرب سے
اعانت چاہی اور محمد و اسلام کی اہانت جبکہ حضرت نے اس حال سے وقوف پایا اپنے
یارون کو ترغیب دینے لگے کہ مصلحت وہ ہی کہ ہم ناگاہ خانمان ان لوگون کا جو واسطے
استعانت قریش کے ہجوم لائے ہین اور استیصال خصومت اسلام پر جمع آئے ہین تاراج
کرین اور خراب و لا باد قتل و غارت برپا کرین تاکہ یہہ لوگ شکستہ دل ہوکر قریش سے ناامید ہون
اور حال بیت الحرام سے ششدر پھر قریش سے بھی جنگ آسانی ہووے اور اچھی طرح
پر صورت کامرانی ہووے محمد صاحب کا یہہ کلام سنکر ابوبکر نے کہا کہ اے محمد تو واسطے قتال
کے نہین آیا ہی بلکہ زیارت کعبہ کے لئے تشریف لایا ہے پس اوسی ارادہ پر ثابت رہ اور
روایت ساکت پھر محمد صاحب نے ہجرت کے نوین سن مین قطبہ بن عامر کے ہمراہ بیس سوار
کے اور واسطے قتل و غارت قبیلہ خثعم کے روانہ کیے اول طرفین سے گرمی ہنگامہ کارزار
ہوئی انجام کار تائید آسمانی شامل حال مہاجر و انصار ہوئی اونکی زن و فرزند کو اسیر کیا اور

کہ جب سنتے اس خبر کے پہاڑون مین متفرق ہوگئے اور اکثر اونت مفارقت کی ہوئے اور
ابوعبیدہ نے اونکے گروہون سے اثاث البیت اخراج کیا اور اونکے چارپایون کو تاراج
کیا محمد صاحب نے خمس مال غنیمت لیا اور باقی کو اہل سریہ پر تقسیم کیا فقط پہر اوسی برس مین
محمد صاحب نے عکاشہ بن محصن اسدی کے ساتھ چالیس سپاہی کر کے اوسے طرف تاخت لانے بنی
اسد کے راہی کئے بنی اسد اوکل ہی اوس بلا ناگہانی سے خبردار ہوئے اور متوجہ پہاڑون
کو ہوئے بنی اسد کے گھر خالی رہے ہاتھ وہ اولین رکو زہ جے والی رہے جبکہ مسلمان
اونکے منازل مین داخل ہوئے کچھ سیم وزر نہ پایا اور کوئی نفر نظر نہ آیا بجز ایک شخص تمام
ایک شخص کو گرفتار کر کے امان دیا اوس نے شمن وہمن بیان کیا کہ بنی اسد کی مواشی و
انعام فلانی جگہہ مین مسلمان وہان ہی گئے دو سو شتر ہاتھ لگے اوس غنیمت کو غنیمت جانکر
بطرف مدینہ مراجعت کی فقط پہر اوسی سال مین محمد صاحب نے بنی سلیم کی ویرانی چاہی
اور زید بن حارثہ کو ایک جماعت کے ہمراہ بسمت موضع جموم رخصت ارزانی فرمائی جبکہ
وہ سب لوگ وہان پہنچے بنی سلیم کے چارپایہ لوٹے اور ایک گروہ کو بندی پکڑا پس مدینہ کی
راہ لی فقط پہر اوسی سال مین دوسری نوبت محمد صاحب نے زید بن حارثہ کو ستر سوار کے
ہمراہ کیا اوس نے حسب الحکم قافلۂ قریش موضع عیص مین تباہ کیا تمام مال ومتاع
قریش چہین لیا اور بعضون کو اسیر اور بعضون کو پیوند زمین کیا کہتے ہین کہ اون اسیرون
مین محمد صاحب کا داماد ابوالعاص بھی حاضر تھا فقط پہر زید بن حارثہ کو معہ پندرہ ۱۵ آدمی
کے بنی ثعلبہ کے لوٹنے کو طرف کی جانب بھیجا اور طرف نام ہی ایک پانی کا جو بڑی ہی ایک
اور مدینے سے چھتیس ۳۶ میل ہی جبکہ زید بن حارثہ نے حوالی آب مذکور مین نزول کیا بنی ثعلبہ
نے گریز قبول کیا پس زید نے اونکے چارپایہ لوٹ لئے اور پانچوان حصہ پیغمبر کا نکال
کر مسلمانون کو حوالہ کیا اور اونٹ کئے فقط پہر زید بن حارثہ و دحیہ کلبی کو پانسو ۵۰۰
نفر کے ہمراہ بنی جذام کے غارت کرنے کے لئے رخصت کیا دات کو گرفتار کرتے تھے اور

کے آدمی باقی تھا چند روز حضرت نے وہان اقامت قبول کیا اور سایہ رحمت کو اس طرف سے شفقت
سے مشغول کیا پہر اسی سال مین کسی شخص نے مدینہ مین خبر دی کہ بنی ثعلبہ و بنی انمار ذات الرقاع
مین جمع ہین اور مدینہ کا قصد رکہتے ہین پس محمد صاحب نے سات سو آدمی ہمراہ لیکر ذات الرقاع
کی راہ لی جبکہ وہان جا پہنچے کسیکو نہ پایا مگر بعضی عورتین ملین کیونکہ اکثر لوگ محمد صاحب کی خبر
سنکر جبال و تلال مین چہپ گئے پس حضرت نے ان کا مال و منال تاراج کیا اور عورت اور
بچون کو حوالہ افواج کیا پہر اسی سال مین محمد صاحب نے واسطے ہلاک کرنے ابو سفیان کے
عزم ناگاہ کیا اور دو شخص مہاجر و انصار کا گروہ اپنے ہمراہ لیا برخلاف اسکے ظاہر کرکے
کہا کہ طرف ملک شام جاتے ہین اور غایت تجارت سے تمام کہاتے ہین اس فریب سے مطلب
یہی تہا کہ ناگہان ابو سفیان کو مار ڈالین اور بغض دیرینہ بیکبارہ نکالین مگر وے لوگ بفضل الہی
اس بلا سے خبردار ہوئے اور متوجہ فرار ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست پہر اسی
سال مین محمد بن مسلمہ کو تیس مسلمان کے ساتھ واسطے تاراج کرنے بنی کلاب کے موضع
ضریہ کی طرف روانہ کیا اور کلام قزاقانہ کیا کہ اونپر حملہ بیکایک کرو اور قتل جابجا بیباک کرو پہر محمد
بن مسلمہ دن کو مخفی ہوتا تہا اور رات کو راہی پس بوقت شب ان پر تاخت لا کر چند
نفر کو مار ڈالا باقی نے فرار کیا محمد بن مسلمہ انکی اونٹ اور بکریان غارت کرکے سب سے
مدینہ آیا محمد صاحب نے شتر و گوسفند عمدہ بطور خمس چہانٹ لیئے اور باقی غارتگرون کو بانٹ دیئے
پہر اسی سال مین محمد بن مسلمہ کو دس آدمی کے ہمراہ واسطے لوٹنے بعضے بنی ثعلبہ کے روانہ
کیا ذی قیر ابل کا نشانہ کیا رات کا وقت تہا کہ محمد بن مسلمہ دن پہ تاخت لایا بنی ثعلبہ ایکسو
مرد تہے سب جمع ہو گئے کچہہ دیر تک دونون طرف سے سرگرمی ہنگامہ کارزار رہی گلستان
جسم مین گل زخم سے فصل نوبہار رہی بنی ثعلبہ نے حملہ یکبار کیا اور سینہ مسلمانی سے جنجر آبدار
پار کیا یعنی کل مسلمان مارے گئے اور گل کے تن سے لباس جان اوتار گئے جبکہ بنی ثعلبہ
نے یہ کار مردانہ کیا تو محمد صاحب نے واسطے ہلاک کرنے کو ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ کیا بنی

خرید ا ہوا و متاع مشرکین سامان کا بنا رہا ہوا قریش نے وہ رستہ ترک کیا بجایا
مدینہ و عراق اختیار کیا اوس قافلہ مین قماش نفیس و ظروف بادشاہی تھے اور ابو سفیان بن
حرب و صفوان بن امیہ وغیرہ رئیس مکہ بھی حاضر تھے محمد صاحب نے واسطے غارت کرنے اوس
قافلہ کے سو سوار کو ہمراہ زید بن حارث کر روانہ کیا اور قرادہ پانی مین سازشی کی
گیا وہ حسب الحکم قافلہ قریش غارت کر لایا اور حضرت کے سامنے تمام مال دہر دیا محمد صاحب
نے خمس اوس مال کا آپ خود سپرد کیا اور باقی حصہ زید بن حارث اور اوسکے
یارون کے سپرد کیا روایت ہے کہ وہ مال موازی بیس ہزار درم تھا نہ زیادہ نہ کم تھا جبکہ
مسلمانون کے ہاتھ اس قسم کے مال ہونے آنے لگے تو یہود و نصارا بھی اپنی مرضی سے
مسلمانی پر آمادہ ہونے لگے پھر محمد صاحب نے گوش کیا کہ بنی سلیم و غطفان قرقرۃ الکدر مین اجتماع رکھتے ہین
اور ارادہ نزاع پس حضرت نے اپنے ہمراہ دو سو مسلمان لئے اور قصد غارت بنی سلیم
و غطفان کو سامان کئے جبکہ اوس جگہ لشکر اسلام آیا تو صرف شتربان و یسار نام غلام
پایا محمد صاحب نے یسار سے دریافت کیا کہ بنی سلیم و غطفان کہان قیام رکھتے ہین اور کیا کام
کرتے ہین اوس نے جواب دیا کہ گلہ بانی کرتے ہین اور پانی کے کنارہ بنا منزل رہتے ہین
اب معلوم نہین کہ کہان ہین زیر زمین یا بالا آسمان ہین پس حضرت نے اونکے شتر غارت
کرنے کے واسطے حکم دیا صحابہ نے ویسا ہی کیا بنی سلیم و غطفان کے شتر مدینہ کی طرف ہانک
لائے روایت ہے کہ وے شتر پانسو تھے سو محمد صاحب کے حصہ مین آئے اور فی نفر دو دو شتر
صحابہ کو ملے یسار غلام بھی محمد صاحب ہی نے لیا فقط بعد ہجرت کے چھٹے سال محمد صاحب نے
دومۃ الجندل کے لوٹنے کا ارادہ کیا اور اپنے ہمراہ لشکر سوار و پیادہ لیا رات کو روان
ہوتے تھے اور دن کو نہان راہ سے منحرف ہوکر نزول کرتے تھے اسطرح قطع راہ
مسافت طول کرتے تھے جبکہ ایکدن کی راہ باقی رہی جاسوس نے خبر دی کہ وہان کے لوگون
کی مواشی وانعام نزدیک ہین محمد صاحب یہ سنتے ہی مواشی پر جا پڑے اور مال اونکے ہاتھ لگے

دریافتہ سکوت لینگے علاوہ اسکے جس صورت مین مولوی صاحب نے مؤلف ہدیۃ الاصنام و
خلاصۃ الہنود وغیرہ کو اپنا امام قبول کیا اور اونکی تائید مین کلام طول کیا تو اونکو مسلم [illegible]
مضمون سے کسواسطے انکار کرتے ہین اور کیونکر اپنے پیران پیدا کرتے ہین مؤلف ہدیۃ الاصنام
وغیرہ نے مضمون شورانشی اپنی کتابون مین تحفۃ الاسلام سے بجنسہ نقل کیا ہے اور یکقلم ست
تر قلم کیا ہے اصلاح اون وجہ نہین کیا اور عذر وحیلہ مذاہین بس تم کیونکر اپنے پیرون کی
تکذیب کرتے ہو اور کسواسطے اونکو عقیدہ سے برگشتگی کی ترکیب کرتے ہو مولوی صاحب کا عجب
حال ہے کہ امروز جسکو مادح ہین فردا اوسکو قادح ہین اب یہ امر ثابت کیا جاتا کہ محمد صاحب نے
محرما عبداللہ بن جحش کو واسطے مار اور لوٹ کے اشارت کی اور عبداللہ نے قصداً ماہ حرام
مین قتل وغارت دی اگر معاملہ عبداللہ کو از راہ اشتباہ ہوتا تو آیت مرقومہ مین یہ
ہی ذکر مذکور ہوتا کہ تجہسے دریافت کرتے ہین کا اگر ماہ حرام مین براہ اشتباہ قتل وغارت ہوئی
تو اسکی کیا کفارت ہوے حالانکہ آیت مین گشت وخون ماہ حرام کی نسبت سوال وجواب
ہے اور مطابقت مطالب مندرجہ روضۃ الاحباب ہے چونکہ آیت مین ذکر اشتباہ نہین ہے لہذا
جواب مخالفین من جانب اللہ نہین سوائے اسکے جسوقت محمد صاحب نے عبداللہ بن جحش کے ہاتھ
مین نامہ دیا ہوگا اور اوس ہی یہ کلام کیا ہوگا کہ اسکو آج سے تیسرے دن کہولنا اور میزان عمل
ہین جو من تولنا تو بالضرور اوس مین تاریخ بھی تحریر کی ہوگی اور شمار اتوار اور پیر کی
ہوگی پس عذر اشتباہ لنگ ہے اور فساد نیت محمد وعبداللہ بدرنگ ہے اب اس روایت کو
انتقال کرتا ہون اور محمد صاحب کی دوسری غزاتی کا بیان تفصیل وار جلد دوم مدارج النبوۃ
مین ہے کہ ہجرت کے تیسرے سال محمد صاحب نے سنا کہ قافلہ قریش عراق کے رستے سے راہی
بطرف شام ہوا اور اوسکے ساتھ مال ومنال تمام ہے اگرچہ سابق مین قریش عمانہ
کی راہ سے بطرف شام جاتے تھے اور اوسی راہ سے اپنے گھر کو مدام آتے تھے کسیکا خوف نہین تھا
اور اندیشہ عمر بن خطاب وعبدالرحمن بن عوف نہین جبکہ محمد وقریش کے درمیان [illegible]

طعنہ زن پیغمبر و اصحاب ہوئے کہ محمد نے ماہ رجب مین جدال و قتال کرایا احرام کو حلال کیا
کیونکہ عرب ماہ رجب مین قتل و خونریزی کو برا جانتے تھے اور مسلمان بھی مخالف حکم خدا مانتے
تھے جبکہ محمد صاحب نے طعن قریش گوش کیا عبداللہ بن جحش پر خفگی کیا کہ مین نے تجھسے نہین کہا
کہ ماہ حرام مین لڑائی کیجیو اپنے سر سے برائی ٹالی پس اصل تو یہہ ہے کہ محمد صاحب نے عبداللہ کو اسی کام
کے لئے روانہ کیا تھا اور اسی مضمون کا اوسکے ہاتھ مین پروانہ دیا تھا جبکہ اپنے اوپر الزام
آیا تو اوس پر اتہام لگایا کہ تونے خلاف آئین کیا اور ہمکو بدنام کیا یہان تک کہ مومنین وکافرین سب
اسیروں کو محمد صاحب اور مال کے خمس لینے سے اجتناب کرنے لگے اور حرکت عبداللہ بن جحش
کو ناصواب شمار کرنے لگے عبداللہ اس بات سے پشیمان ہوا نہین نہین کار و با حضرت مین حیران
ہوا پس حضرت نے سورہ بقر کی ایک آیت بنائی اور ساری شکایت مٹائی حاصل آیت
یہہ ہے کہ اگرچہ ماہ حرام مین قتل و جنگ گناہ کبیرہ ہے اور شمرہ راے تاریک تیرہ مسکین مسلمانون کو
کعبے سے نکالدینا اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اور مخالفت کتاب اللہ ہے یہہ کلام روضۃ الاحباب سے
ہے کہ اہل سنت کے نزدیک سیرت کی کتاب ہے ہم نے اپنی طرف سے کوئی بات نہین بنائی
ہے البتہ کہین کہین اقتضاء عبارت آرائی ہے مصنف اعجاز محمدی و ہدیۃ الاصنام و خلعت النبوہ
وغیرہ ہر ایک مخالف اسی بات کا قائل ہے کہ عبداللہ بن جحش باشتباہ ماہ حرام مین قتل و
غارت کا فاعل ہے کہ اوسنے بسبب عدم رویت ہلال کے جمادی الآخر کے تیس دن گنے
اور واقع مین اونتیس دن تھے اسواسطے ماہ رجب مین جنگ کی اور قدح غفلت سے ننگ
پی اس امر سے کہ محمد صاحب نے عبداللہ کو نامہ دیا اور قتل و غارت پر آمادہ کیا اور عبداللہ نے
اپنے ہمراہیون کا سر منڈوایا اور اونکو فرنگیا حاجی بنوایا سو آسے مولوی محمد علی کو کسیکو
ابا نہین ہے اور کوئی اونکی بکر فکر پر فدا نہین فی الحقیقت مضمون تراشی سے انکار اچھا نہین ہے
اور ذکر روضۃ الاحباب نے بنایا نہین جس سنی مسلمان کو صحت روضۃ الاحباب میں عذر ہو وہ
ہمسے طلب کرے ہم صحت روضۃ الاحباب مین اسقدر ثبوت دینگے کہ مولوی محمد علی چارہ نہ پائینگے

کے ہمراہ روانہ کیا اور اوسکے ہاتھ مین ایک سربمہر خط دیا کہ آج سے تیسرے دن اس خط کو کہول کر
پڑھنا اور جو کچھ کہ اس مین لکہا ہو اوسپر عمل کرنا عبد اللہ نے تیسرے روز وہ خط پڑہا اور اوسکے
مضمون کی مطابق بطن نخلہ کیطرف بڑہا وہان پہنچکر قافلۂ قریش کا انتظار کرنے لگا صیاد بڑے
جستجو سے بلبل شکار کرنے لگا اس اثنا مین طایف کی طرف سے ایک قافلہ ناگاہ آ گیا اور یہ
واقعہ ماہ رجب مین ہوا جسوقت اہل قافلہ کو یاران محمد نظر آئے بیم جان سے تہرتہرائے
آپسمین کہنے لگے کہ یہ جگہ ہمارے مقام نہین ہے اور جا امن و آرام نہین جلد اس مقام خطرناک
سے چلنا چاہیئے اور جا ہلاک سے نکلنا چاہیئے ایسا نہووے کہ مسلمان ہم پر حملہ کرین اور قتل جلد
کرین مسلمانون نے براہ قیافہ معلوم کیا کہ اہل قافلہ ہمارا ذکر کرتے ہین اور بہاگنے کی فکر
کرتے ہین پس اونکو فریب دینے کے لئے عبد اللہ ابن جحش نے اپنے ہمراہیون کا سر منڈوا دیا
اور ایسا ظاہر کرایا کہ گویا حج کو جانیوالے ہین اور یہان بقدر ضرورت فروکش ہین اوس
روز ماہ رجب کی تاریخ اول تہی یاران محمد اونکے سنانے کے لئے باہم کہنے لگے کہ آج
رجب کی پہلی ہے یا جمادی الاول کی پچہلی ہے تا کہ وہ مسافر سمجہین کہ اونکو فکر حج درپیش ہے
اور ہمارا اور اونکا ایک ہی کیش ہے چنانچہ یہ حال دیکہکر اون لوگون کی خاطر جمع ہوگئی
اور مسلمانون کیطرف سے تشویش مندفع ہوگئی پس مسلمانون نے قتل و غارت کو غنیمت
جانا متاع مسلمانی کی قیمت مانا یعنی قریش مین سے ایک کو نشانۂ تیر کیا اور دو کو اسیر
کر ایک بہاگ گیا جسکا نوفل نام تہا کہتے ہین کہ یہ تینون قریشی بڑے عزت دار تہے اور
نامور دیار تہے غرضکہ عبد اللہ بن جحش نے متاع قافلۂ قریش غصب کی اور دو قیدیون کو یہ راہ
یثرب لی جبکہ مدینہ کے نزدیک آیا تو اپنی راے کی موافق پانچوان حصہ مال غارت کا حق
محمد کے دیا باقی مال اپنے یارون پر تقسیم کیا اور یہی قاعدہ مصنف قرآن کو تعلیم کیا کیونکہ
آج تک محمد صاحب کے لئے خمس قرآن مین داخل نہین ہوا تہا اور بواسطہ جبرئیل نازل ہوکر
بعد ازین درج قرآن ہوا اور شکست مسلمان جبکہ قریش حرکت عبد اللہ سے خبریاب ہوئے

معنی کا اضافہ ہی ہے حصر ہوتا ابلیس کو واسطہ ضلالت کہنا لغو ہے کیونکہ آیات اضل منهم
جبلا کثیرا وغیرہ مین لفظ واسطہ نہین ہے اور قول وفعل جناب مین رابطہ نہین بتلایا ہے
ابلیس خالق ضلالت وگمراہی ہو اور آپ ہی کے قول سے آپکا رد خواہی نخواہی ہے
بر تقدیریکہ میان محمد علی کو معنی سے کام نہین ہے اور انکی رائے مین کوئی چیز فرشتہ تعلیم نہین
تو اپنی شکست فاش کے صفحہ ۲۵ کو دیکھین جسکو حمق فطری سے ظفر مبین سمجھے ہین مگر
اونکو اپنے قول کی تصدیق سے انکار ہے اور اندر ہی کو خوف سے لب پر کلمۂ زنہار تو
بندہ کعبہ کن کسی جگہہ اوسکا خلاصہ کم و بیش پیش کریگا اور خاطر فاتر مخالف یا اندیش پیشتر
اگر لفظ ہی بے وجود معنی موقوف ہے تو محمد علی نہایت بیوقوف ہے کہ چار سو عالم چھوڑکر کوئے
تنگ تیرہ کا ارادہ کرتا ہے یعنی تفسیر آیہ انی اشتتم مین اپنی جانب سے لفظ خرچ زیادہ
کرتا ہے مسلمانون کو چاہیے کہ اوسکے قول اول کو معمول سمجھکر اپنی عورتون کے تمام جسم میں
قلبہ رانی کرین اور اونکی چشم و گوش و بینی و دہن وغیرہ اعضا مین تخم افشانی یا بند
دبر و فرج نہ رہین اور اسقدر تنگی و حرج نہ سہین کیونکہ آیت مین تخصیص کا نشان نہین ملی اور
اندام نہانی کا بیان نہین پھر قرآن مین آیت رحمۃ للعالمین ہے وہان تخصیص کے معنی کا
کوئی کلمہ نہین ہے لہذا ابلیس بھی منظور رحمان ہوگا اور انجام کار تمہارا اور اوسکا ایک
مکان ہوگا کیونکہ محمد صاحب کے طفیل تمام عالم پر رحمت نازل ہے اور تمام عالم مین ابلیس
بھی شامل ہے اگر محمد علی ابلیس وغیرہ اشرار کو جملہ عالم سے جدا کریگا مخالفت آیہ خدا کریگا
اسیطرح محمد علی نے (کان الانسان قتورا) وغیرہ آیات مین جہان جہان عام کو خاص
اور خاص کو عام کیا ہے اپنے تئین آپ الزام دیا ہے کیونکہ اون آیات مین خاص یا عام کے
معنی کا کوئی لفظ مرقوم نہین ہے یہان تک عبث (نفسک خلقا) کی تفسیر ہوئی اور یہ موجب
تیسیر و تفسیر ہوئی اب بیان خرافی و رہنمائی حضرت و صحابہ کرتا ہون اور از راہ تبرک
سے جلد دفتر اول روضۃ الاحباب مین ہے کہ محمد صاحب نے عبداللہ ابن جحش کو چند اشخاص

[illegible] اسلئے [illegible] نماز [illegible]
ایکا پیچھا ہو کر سمجھو تعجب پر جس بات پر مین اسکو برخلاف تحریر کرتا ہی چونکہ اوسکی
تحریر مین باہم میل نہین ہی لہذا آپکے چراغ مقصود مین تیل نہین جو کوئی ان چند اوراق
پر کہ برائت اندر دیوتا مین لکھوب [illegible] ہین اور حصہ اول عماد ہند مین مصروب نظر دوڑ
کریگا بامر و یقین کریگا کہ نیت حضرت بد ہی اور دل مین جوش حسد ہی کیونکہ جسوقت اونہون
نے دیکھا کہ مجکو ترک لذت کی طاقت نہین ہی اور اسقدر عبادت و ریاضت کی لیاقت
نہین تو وہ اسلئے اغواء صحابہ کی تجہیل آئے اور اپنی عدم استطاعت کو دلیل لائے
اب میان محمد علی کی زبان بیگالی ہی جو کہ بیت الخلاء سے سقط گوئی کی نالی ہی۔

سقوط الجبّار لالہ جی تم سخت احمق ہو عدم استطاعت کا لفظ حدیث مین کہان
ہے **جواب** شہبرکن احمق کے کہنے سے آندہ نہین ہوتا شگوفہ شگفتہ ہوا کو زرد
پژمردہ نہین ہوتا **ہ** ہمین کیا غم ہے حرف بد زبان سے بلکل خود کو نہین نقصان
خدا ایسے ہو اگر تمام باتون کا الفاظ ہی پر مدار ہوگا تو موافق حدیث مسلم کے ہر ایک مسلمان
زناکار ہوگا کیونکہ حدیث مین نطق و بصر کو بھی زنا شمار کیا ہی اور بولنے والے اور دیکھنے
والے کو زانی قرار دیا ہی وہ حدیث یہ ہی کہ (العینان زناہما النظر والاذنان زنا
ہما الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناہا البطش والرجل زناہا الخطی) یعنی
دونون آنکھین زنا اونکا دیکھنا اور دونون کان زنا اونکا سننا اور زبان زنا
اوسکا بات کرنا اور ہاتھ زنا اوسکا پکڑنا اور پانو زنا اونکا چلنا فقط اگر الفاظ
ہی پر ساری باتون کی بنا ہی تو بصر و نطق وغیرہ بھی سامان زنا ہی پس کوئی مسلمان
زنا سے بری نہین ہی اور ویسکے لئے بہتری نہین البتہ جو کوئی مسلوب کور و گونگا ہوگا
وہی زنا سے بری ہوگا پس پیغمبر اسلام کہ تمہاری رائے مین صاحب ادراک ہے کیونکر زنا سے
پاک ہے کہ وہ اندھا و بہرا نہین تھا اور بصر و سمع سے بے بہرا نہین بہ تشدید کیفیت

مین کلام ہوا اور تا قیامت اونپر ہمارا الزام ہے **سوط الجبار** اور یہ بھی پیش نظر ہو

ہی شریعت مین نہین ہے اکابر ہنود بھی اسکو تسلیم کرتے ہین چنانچہ بھرترہری آپکی کتاب مین اس
مسئلہ کو مدلل کیا ہے کہ ریاضت کرنیوالے کو چاہیے کہ ہر فعل مین حفاظت اعتدال کرے اور افراط
و تفریط عمل مین نہ لاوے سائل **جواب** اگر اونپشد مین کہین یہ مطلب لکھا ہے تو اوسکا
یہ ہی مدعا کہ عابد ابتدائے عبادت مین خطائے اعتدال سے محفوظ رہے اور بلائے افراط و تفریط
سے محفوظ جبکہ گرسنگی و تشنگی کا تحمل نہ ہووے اور عنایت ایزدی پر توکل تو عبادت شاقہ کا
اختیار ہے اور سنیاس اور بان پرستھ کا اوسکا اختیار ہے اگر وید مقدس مین سب کے لیے عموماً تیاگ
وبیراگ ممنوع ہوگا تو برہمچریہ و سنیاس کس کے لئے مشروع ہوگا ایک گرہستہ آشرم ہی
قایم رہیگا اور دنیا و اہل اوسکے بستر غفلت پر نایم رہینگے حالانکہ بدون برہمچریہ کے گرہستہ کا
وجود ناممکن ہے جیسے کہ بغیر آتش کے ظہور دود ناممکن ہے خواص کو عبادت شاقہ سے منع
کرنا کسیکا وتیرہ نہین ہے محمد صاحب کی مانند کسیکی عقل و ذکا تیرہ نہین کہ اونہون نے محمد اصحاب
کو عبادت و ریاضت سے نفور کیا اور شراب ہوا و ہوس سے مخمور قطع نظر ازین مولوی
محمد علی حصہ چہارم سوط الجبار کے صفحہ شصت و چہارم مین خود کہتے ہین کہ نفوس قدسیہ
کو اس عالم کے عیش و عشرت کی پروا نہین ہے اور رنج و تکلیف سے زبان پر وا نہین
اصل عبارت آپکی بلفظہ یہ ہے جو نفوس قدسیہ کہ اس عالم کی لذاید اور نعمتون کو حقیر جانتے
ہین اونکے نزدیک عیش و آرام اور تکالیف و آلام وغیرہ سب برابر ہین بلکہ بسا اوقات
اس سے متنفر ہوکے خدا یتعالی سے آرزو فقر و مسکینی کی کرتے ہین انتہی اب آپ ہی کی
کی زبان سے ثابت ہوگیا کہ حضرت و اصحاب نفوس قدسیہ مین شامل نہین تھے اور جناب
پیغمبر ہین قول پہ عامل نہین پھر آپنے خود شروح الکبد ... کا حوالہ دیا ہے جگہ جا بشرم
پر کمال پر کمال کیا ہے وہ ہمارے مذہب کا عالم نہین ہے اور محمد علی کی طرح اوسکی رائے سالم نہین
چونکہ وہ دشت ضلالت مین آپکا رہبر ہے اسواسطے اوسکی رائے آپکے مدنظر ہے سائل

جہان حضرت نے اول مرتبہ خلوت گزینی کیا اور اصحاب کو [illegible] ۵ [illegible]
بیان ہیں ہمہ گزین خود حضرت یار غار ہمدم نے [illegible] کہ حضرت کے
آپنی اصفیا اونکا ہے ۵ زان دلبے جانی یا آنکہ انبیا چہ ذرہ مرگ گفتم یا آن دلربا
قطع نظر ازین بیان کے ظاہر ہے کہ جیسے مدینہ قبلہ گر اب مین خود حضرت نے سوگند شکنی کی ایسے
ہی یارون کو بھی اجازت عہد شکنی دی مگر دونون مین سے کسی نے کفارہ نہین دیا اور ادا
گناہ نہان و آشکارہ نہین کیا شاید کہ ایسے دینداروں مین سوگند شکنی و عہد شکنی گناہ نہین ہے
کہ کفارت حضرت و اصحاب سے اس ماہ تا ماہی کوئی آگاہ نہین ہے ہووے تو سنت و کتاب پیش
کیجیے اور حساب کم و بیش دیکھیے **قولہ** از روی تجربہ متواتر کے تحقیق ہوا الخ خود حضرت نے تجربہ
کیا یا صحابہ نے بر تقدیر اول محمد صاحب کو تحمل فقر و فاقہ ہوا یا نہین اور مرض تعلقات سے افاقہ ہوا یا
نہین بصورت اول ریاضت شاق دشوار نہین ہے اور اسکا تارک گنہگار نہین
درصورت ثانی حضرت نے صحابہ کو اپنے اوپر قیاس کیا اور ارادہ اضلال عوام الناس
کیا حالانکہ ہر انسان یکسان نہین ہے اور ہر کس خلوت جادث دوران نہین ہے ۵ آدمی
آدمی مین انتر ہے کوئی ہیرا ہے کوئی پتھر ہے پس بالیقین خاطر حضرت مین یہہ ہی خطرہ
گذرا ہوگا کہ اگر صحابہ متحمل ریاضت و عبادت ہوونگے تو فیضیاب نیکبختی و سعادت ہوونگے
لہذا اونکو ریاضت سے مانع ہوئے اور مدارج معرفت صانع اسیکا نام ہے اور یہی
محمد صاحب پر ہمارا الزام تا ابد ہے بر تقدیر دوم اگر صحابہ امتحان مین کامل تھا در ریاضت
شاق کے عامل تو حضرت کسواسطے اونکو مانع ریاضت شاق ہوئے اور کسواسطے فرمان
برداری ابلیس پر مشتاق ہوئے کیونکہ اسکو ریاضت سے ہٹانا طریق ابلیس ہے یا شیوہ اہل
تلبیس اگر اصحاب محک امتحان پر تمام عیار نکلا تھا اسقدر حضرات را در ریاضت مین جلد
بازپس لا تھا حضرت کو یہہ کب لازم تھا کہ یارون کی دستگیری کرتے اور مدارج حق پیری
نکرا کے مدارج عبادت گراتے اسلام سے اپنے نفس مین در بدر پڑا تو لہذا نبوت حضرت

سے فرشتون پر سحر نازل فرمایا اور بواسطے اوسکے اکثر لوگون کا ایمان زائل کیا پس خود
تمہاری زبان اور آیت قرآن سے ثابت ہوا کہ خداے اسلام حکم اضلال دیتا ہے اور بنی آدم
کو زمرۂ اہل ایمان سے نکال دیتا ہے اگر آپکا قرآن پر اعتبار ہے تو حکم اضلال سے کیونکر انکار ہے
پہر تم کہتے ہو کہ خضر نے موافق حکم تشریعی کے طفل شیرخوار کو کافر شمار کیا اور اوسکے سینہ سے خنجر
آبدار پار کیا پہر تم کہتے ہو کہ عزرائیل فرشتہ مطابق حکم تشریعی کے تمام بنی آدم کو جان سے
مارتا ہے اور انا الجلاد اپنے دہان سے پکارتا ہے پہر تم کہتے ہو کہ محمد صاحب نے موافق حکم
تشریعی کے مکر و فریب سے ابورافع تاجر وغیرہ کا خون کرایا اور اپنے تئین درمیان عجم و
عرب مطعون کرایا یارون کو قتل و غارت پر مامور کیا اور آمادۂ تاراج نزدیک و دور
کیا خونریزی پر شمشیر باندہی ڈاکہ زنی پر کمر بر ناوبیر باندہی پہر تمہارا پیر مرحوم مولوی
روم قسم شرعی کہا کر کہتا ہے کہ ایک ولی اللہ معرفت آگاہ نے حسب حکم تشریعی کے زر گر سمرقند
سے کئی مہینے تک فعل ناکارہ کرایا اور بیابان نادانی مین بیچارہ کو آوارہ پہرایا پس
مولوی محمد علی کس منہ سے کہتے ہین کہ خدا تعالی نے حکم اضلال نہین فرمایا اور بیحیائی
کا استعمال نہین کرایا غرضکہ اب آپ ہی کے قول سے ثابت ہوا کہ شریعت محمدی شریعت
نہین ہے بلکہ دفتر جہالت ہے اور سر بسر ضلالت ہے کہ وہان اضلال خاص و عام جائز ہے اور
اوس پیغمبر اسلام فائز ہے کہ اون حضرت نے صحابہ سے عبادت و ریاضت ترک کرائی
خوب حقیقت حق و باطل درک فرمائی **سوط الجبار** بعض اصحاب نے یہہ عہد کیا کہ
مدت العمر روزہ رکہین اور تمام رات جاگین اور عورات کے پاس نجاوین تو چونکہ یہہ
امر شارع کو پسند نہین اور از روے تجربہ متواتر کے تحقیق ہوا ہے کہ انجام ایسی ریاضت
شاقہ کا اچہا نہین ہوتا **جواب** زیادتی نے مولوی جی کی سرشت مین حلول کیا
ہے نہین نہین اندرون دخول کیا ہے کہ جابجا الفاظ نا شائستہ لاتے ہین اور لقب بوالفضولی
اپنے اوپر عائد کراتے ہین شاید کہ ترنگ زدہ ہو رہے ہو وگرنہ نجاوین کے بعد لفظ تو کسو سطر

ہے **جواب** مخالفت امر تکوینی وتشریعی کو معدوم ہوئی اور مشہود تا مسلمان وہ بہود ہوئی
بارہا اوسکا ذکر تحصیل حاصل ہو اور آپکے جملا اقوال کی مانند باطل ہو اب وہی ذکر چلا جاتا
تھی بلکہ قلقلا ہے جس سے تسکین دل دکینہ ہو اونا موسی سیاہی تا مکہ مدینہ منورہ سے اندہوتا
کا نام نہ لیجے اور رہ مانیون پر اہتمام نہ کیجے دیوثون کا کوئی کام خالی از اسرار نہین ہو اور ہر بکسر
رمنا کر دیگا نہین مگر دیدہ بینا چاہیے اور دل دکینا **قوله** خود مہابہارت مین ہے الخ ناحق
جھوٹ نہ بولو لقمہ حرام سے روزہ نہ کھولو جھوٹے کا اعتبار نہین ہے سنگریزہ گوہر شاہوار نہین
ہے جھوٹ سے مرد کا وقار نہین ہے صبح کاذب کا اعتبار نہین ہے مہابہارت مین ذکر حسد
نہین ہے افسوس اس عہد مین جھوٹے کے لئے حد نہین اگر نیک بد سے ممتاز ہوتا تو کیونکر
دروغگو جیسے عمدہ سرفراز ہوتا **ہے** کیمیا گر بغصہ مردہ و رنج ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج **قوله**
علاوہ برآن کسی شریعت مین خدا تعالی نے ایسی بیحیائی و اضلال کا حکم نافذ نہین کیا
الخ خود قرآن سے ثابت ہو کہ جسقدر شرارت اشرار سے صادر ہوتی ہے بالکل باذن خدا سے
صادر ہوتی ہے سورہ مجادلہ مین ہے لیس بضارہم شیئا الا باذن اللہ یعنی نہین ضرر
کرنیوالی ونکو کوئی چیز مگر ساتھ حکم اللہ کے سورۂ تغابن مین ہے ما اصاب من مصیبۃ الا
باذن اللہ یعنی نہین پہنچی کوئی مصیبت مگر ساتھ حکم اللہ کے سورہ بقر مین ہے ما ہم بضارین
بہ من احد الا باذن اللہ یعنی وہ نہین ضرر پہنچانیوالے ساتھ اوسکے کسیکو مگر ساتھ حکم اللہ کے
... بنا بر آن ابلیس کہ مسلمانون کا اضلال کرتا ہے بحکم تشریعی ایزد متعال کرتا ہے پس خدا
تعالی نے خود شریعت اسلام مین حکم بیحیائی و اضلال جاری کیا اور حسن وجمال مسلمانی
سدا بحال خواری کیا میان محمد علی کس خیال خام مین ہین لا کلام ابطال اسلام مین
ہین ہم ہماری شریعت مین خدا تعالی نے کسیکو حکم اضلال نہین دیا اور وہ اسلئے بیحیائی
... مان ارسال نہین کیا البتہ میان محمد علی معتر ہین کہ محمد صاحب نے اضلال کا شغل کیا
اور یارون نے اوسکی مطابق حدیث لنفسک خطایئل کیا مصنف قرآن کہتا ہے کہ اونکی

ہییہ ہی اور وہ ہر امر مین تابع مقید ہی جو کوئی اوسکے الزام دیتا ہی وہ راہ اتہام لیتا ہی ہر ایک فرد
کے کلام کا یہہ ہی حال ہی ہر ایک محو رضا ایزد ذو الجلال ہی ہر چند جہاد یوہ اسط فنا مین مگر نتیا
صفت وثنا مین جیسا امر مین کہ خوشنودی کبریا ہو فخر ملائک وانبیا ہو دوم آنکہ ہر ایک کام مین
تعصب طرفداری کرین اور قانون حسد وحقد جاری کرین چنانچہ محمد صاحب نے اپنی غرض کرنے
اکثر لوگون سے جہوٹ بلوایا اور اکثر کے منہہ پر باب فریب کہلوایا حضرت نے قتل معصوم کیا اور اپنی
گردن پر خون مظلوم لیا مگر کیا کیجئے کہ تم لوگ ان اشخاص کو نہین جانتے اور انکے اقوال افعال
قابل رد نہین مانتے راون وکنس کے افعال واعمال کو بہی ان ہی حضرات کی گفتار رفتار پر
خیال کیجئے اور ایک ساتھ سب کا ابطال کیجئے اندر دیوتا تو دانا ہی اسرار نہانی ہی اور تابع
حکم یزدانی ہر دم خوف خدا سے ڈرتا ہے اور ہر ایک کام موافق رضا کے کرتا ہی چنانچہ کٹہولی
اونپشد مین ہے۔

भया दस्याग्निस्तपतिभयात्तपतिसूर्य्यः भयादि
न्द्रश्च वायुश्च मृत्यु र्धावति पंचमः

حاصل آنکہ اندر وغیرہ جو کہ دیوتا معروف ہین پر ماتما کے خوف سے اپنے اپنے کام مین
معروف ہین فقط یہہ ہی مطلب تیتری اونپشد مین بہی آیا ہی چنانچہ۔

भीषास्माद्वातः पवते भीषोदेति सूर्यः भीषास्माद
ग्निश्चेन्द्रश्च मृत्युर्धावति पंचमः

سوط الجبار باقی رہا یہہ امر کہ آیا یہہ فعل اندر سے مطابق حکم تشریعی کے ظہور میں
آیا تو یہہ ہرگز ممکن نہین کیونکہ تکذیب اسکی خود عبارت سے واضح ہی کہ منشا اسکا حسد تہا نہ
حکم تشریعی علاوہ بر آن کسی شریعت مین خدا تعالی نے ایسی بیحیائی واضلال کا حکم نافذ
نہین کیا اگر آپکی شریعت مین مکلفین کے حق مین یہہ امر جائز رکہا گیا ہی کہ مخلوق کو عبادت
سے ہٹا کر ضلالت وفسق وفجور مین ڈالین تو بالیقین سمجہ لیجئے کہ وہ شریعت نہین ہی بلکہ دفتر جہالت

خداے محمدیہ ملائک کو فعل حرام پر مامور کرتا ہی اور مدینۂ ضلالت مین کعبۂ شرک معمور کرتا ہی جس
مذہب مین سجدۂ انسان کے لئے حکم شرع ہی وہ نخل جہالت کی فرع ہی یہان تک مغائرت
حکم تکوینی و تشریعی کا ابطال ہوا سجت و اقبال کیونکر شیا ملحال ہوا اب جواب اعتراض دیا
جاتاہے اور بہ دو کہ باریک مسلمانی جوالہ اعتراض کیا جاتاہے **قولہ** جو شخص کہ موجب گمراہی
و باعث ضلالت ہوگا الخ اندر دیوتا نے اصلا کسیکو گمراہ نہین کیا اور کوئی حکم مخالف کتاب اللہ
نہین دیا عبادت سے ہٹانے اور گمراہ کرنے مین بہت فرق ہی بعد غرب و شرق ہی اندر دیوتا نے
مشورہ پہ عیرہ کو عبادت ربانی سے ہٹایا اور محمد صاحب نے صحابہ کو ہوائے نفس کا گھر جھکایا
پس خود سمجھ لو کہ محمد صاحب سبحان یہچون کون ہے اور تابع شیطان ملعون کون ہے
راستان و کاذبان مین فرق ہی ٭ نرگس و چشم بتان مین فرق ہی دیکھیے مولوی صاحب
کی بیدینی ہی کہ باعث ضلالت کو مردود مانتے ہین اور سبب قتل و غارت و زنا کو محمود جانتے
ہین جیسے ابلیس موجب ضلالت و شرارت ہین ویسے ہی خضر و محمد وغیرہ سبب قتل و زنا
و غارت ہین جنکی ولایت مثنوی شریف مین مذکور ہے وہ وسیلۂ فسق و فجور ہی کہ اوس فرجیہ
مہینے تک زرگر سے فعل حرام کروایا اور اوسکا نام الہام و مرضا یا حیلۂ قتل و ایذا دہی خضر
و عزرائیل ہین کیونکر ممتاز از ابلیس و عزازیل ہین محمد صاحب باعث راہزنی و قزاقی و کشت و
خون ہین بلا شبہ مانند شیاطین تابع نفس دون ہین اگر مولوی صاحب کو نیک و بد کی تمیز ہے
تو سوگند مصحف عزیز ہی فرمائین کہ حضرت و ابلیس مین تفاوت کیا ہی اور فیما بین مسبب دوستی
و عداوت کیا ہی **قولہ** پس اگر اندر کو شیطنت سے اس بنا پر بچاتے ہو تو راون وغیرہ اشرار
کو کیون برا بتاتے ہو فقط عمل کرنیکے دو طریق ہین اور عاملون کے دو فریق ہین اول آنکہ
رضا خداے ذی ہمتا سمجھا مین اوحقیقت نیکی و بدی جدا جدا جانین چنانچہ اندر دیوتا کا کوئی کام
بغیر رضا جوئی نہین ہی اور سوائے اصلاح و نکوئی نہین جو حکم کہ درگاہ ایزدی سے نزول کرتا ہی
بسر و چشم قبول کرتا ہی حسد و عناد سے بری ہی اور مبرا از خودی و خودسری ہی اوسکے ہر ایک کام مین

لی اور حرکت شیطانی آدم نے جواب دیا کہ تو وہی موسیٰ ہے کہ خدا نے تجھ سے بلا واسطہ بات کی اور تجھکو
توراۃ دی پھر آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تجھکو یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ میری پیدائش سے کتنی
مدت پہلے توراۃ مرقوم ہوئی موسیٰ نے کہا کہ تیری پیدائش سے چالیس برس پہلے توراۃ مکتوب
ہوئی اور اوس میں تیری طرف علانیہ نافرمانی منسوب ہوئی آدم نے کہا کہ پس مجھکو کسواسطے
ملامت کرتے ہو ایسے امر کی نسبت کہ جو خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور میری پیدائش سے چالیس برس پہلے
توراۃ میں مذکور ہوا فقط یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ امر تشریعی میں امر تکوینی ہے اور غلطی محمد علی
یقینی ہے بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت کا امر تکوینی پر مدار ہے امر تشریعی
محض بیکار ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں روایت ہے قال رسول اللہ ان العبد لیعمل عمل اہل النار
وانہ من اہل الجنۃ ویعمل عمل اہل الجنۃ وانہ من اہل النار وانما الاعمال یعنی محمد صاحب نے فرمایا کہ تحقیق
بندہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے بہشتیوں میں سے اور کرتا ہے کام بہشتیوں
کے اور تحقیق وہ ہوتا ہے دوزخیوں میں سے اور نہیں اعتبار عمل کا فقط یہاں سے جانا جاتا ہے
کہ امر تشریعی کوئی بات نہیں ہے اور اوس سے کسی امر کا اثبات نہیں بہشت و دوزخ کا امر تکوینی
پر قیام ہے اور مؤلف سوط الجبار جبریوں کا امام ہے بندہ معذور ہے بالکل تقدیر کا قصور ہے
اعمال نیک و بد کی احتیاج نہیں ہے اور تعصب عمو و محمدیہ کا علاج نہیں **قولہ** در امر
تشریعی عصیان ممکن ست بل واقع فقط جبکہ بقول آپکے امر تشریعی میں عصیان واقع ہے اور
امر تکوینی اوسکی تعمیل کا مانع ہے تو خود سمجھ لو کہ عاصی کون ہے اور بانی مبانی معاصی کون ہے جس
صورت میں خدا خود جانتا ہے کہ میں نے بکر کی سرشت میں بدی کی اساس ڈالی ہے اور عمر کی
بغل میں روح خناس پالی ہے پس کیونکر بکر و عمر کو حکم خیر کرتا ہے اور کسواسطے دشت مکاری
میں سیر کرتا ہے غرض کہ جس حال میں بقول تمہارے مخالفت امر تکوینی دشوار ہے تو امر تشریعی
محض عبث و بیکار ہے **قولہ** چنانکہ از شیطان بظہور آمدہ فقط جبکہ مولوی صاحب نے حکم سجدہ
آدم کو امر تشریعی قرار دیا تو شرکت مسیح ملائکہ سلام پر اقرار کیا اس سے یہہ بھی لازم آتا ہے کہ

خلاف کیا اور سجدہ آدم سے انکار منع کیا اسیطرح آدم نے مخالفت حکم کردگار کی اور باغوا شیطان اختیار کی شجرہ ممنوعہ سے ثمر کہا یا اور کتبہ عصمت اپنا تہمت سے ڈہایا غرض کہ اس آیت سے آپکی مراد نہین آتی اور اسیطرح تشریح امر تکوینی نہین نظر آتی **قولہ** اپنا بطور دعوا یہ ہر چہ قضا آنست الخ یعنی جو کچھ کہ بندہ سے صادر ہوتا ہی تمام بحکم خدا کے صادر ہوتا ہے فقط جبکہ نیکی و بدی بحکم خدا ہی تو کسواسطے بندہ کے لئے جزا و سزا ہی کیونکہ جو کوئی مجبور ہی وہ ہر حال مین معذور ہے مجبور کو جزا و سزا دینا عدالت سے دور ہی اور خداے محمدیہ کو علم و عقل مین فتور ہی کہ اول بندہ سے فعل خوب و زشت کراتا ہی بعدہ مستحق دوزخ و بہشت فرماتا ہی اگر عادل ہوتا تو خود دوزخ و بہشت مین داخل ہوتا کیونکہ جس سے فعل نیک بد سرزد ہوگا وہی سزاوار انعام و حد ہوگا **قولہ** چنانکہ در مہابہارت ست ہر چہ تقدیر بود ہمان پیش می آید فقط ہماری کسی کتاب مین نہین ہی کہ بے سلسلہ اعمال تقدیر ہوتی ہی اور بغیر نیکی و بدی کی تنظیم و تحقیر ہوتی ہی ہمارا یہی اعتقاد ہی اور یہی وید مقدس کا ارشاد ہی کہ خوبی و زبونی تقدیر باعمال ہے اور رسائی و کوتاہی تدبیر باعمال ہی پس سند مہابہارت آپکے حق مین نافع نہین ہے اور نزاع معلومہ کی ہرگز دافع نہین **قول** دوم امر تشریعی کہ بندگان را فرمودہ کہ چنان کنید و چنان مکنید فقط تعمیل و عدم تعمیل امر تشریعی تقدیر مین شامل ہی یا نہین اور مانند امر تکوینی لوح محفوظ مین داخل ہی یا نہین بر تقدیر اول امر تشریعی امر تکوینی سے علیحدہ نہین ہی اور فیما بین تفاوت مانند کعبہ و دیر نہین بر تقدیر دوم یہ ہی حاصل ہوگا کہ صحاح ستہ کا ایک بیان بالقصد باطل ہوگا کیونکہ وہان یہ ہی مذکور و مسطور ہی کہ بندہ مجبور و معذور ہی خدا تعالی نے پیدایش انسان سے پہلے ہی اوسکا جملہ حال رقم کیا ہی بعدہ جلوہ گر میدان آدم کیا ہی صحیح مسلم مین روایت ہی کہ درمیان عالم روحانی آدم و موسی مین بحث و تکرار ہوئی اور بالآخر الامر روح موسی مغلوب و شرمسار ہوئی اور وہ مین ماحصل یہ ہی کہ موسی نے آدم سے کہا کہ خدا نے تجکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور باغ جنت مین بسایا پہر تو نے نافرمانی

مباحثہ سے پاس ہے او قرآن مین اصلاح دیجیو اور بارہ برس بعد صح عبداللہ بن
سعد ابی سرح کو انشراح دیجیو جب کہ قرآن مین تصرف نکرےگا اور روح عبداللہ مذکور سے
تصریح نکرےگا علم تکوینی و تشریعی کی تفصیل دکھلاؤگا اور انکے ثبوت مین کوئی دلیل بتلاتے آپکی
تمنا اوپر ہونا آئیگی اور صورت کامیابی نظر نہ آئیگی جو کچھہ مولوی صاحب نے حصہ اول سوط الہی
کے صفحہ ہشتم مین امر تکوینی و تشریعی کی تشریح کی ہے وہ صرف یہہ ہی ہے کہ امر بر دو نوع ست یکے
تکوینی کہ ہیچگونہ مخالفت ازان ممکن نیست چنانکہ فرمود (لا معقب لحکمہ) وانچہ بظہور می آید
ہمہ مقتضائے آن ست و ہمین ست مقتضائے فہم عقلاً چنانکہ در صبا بہار گفت کہ ہر چہ تقدیر بودہ ہمان
پیش می آید دوم تشریعی کہ بندگان را فرمودہ کہ چنان کنید و چنان مکنید در امر تشریعی عصیان
ممکن ست بل واقع چنانکہ از شیطان بظہور آمد فقط اول بندہ کعبہ کی اختراعات مولوی جی
کا لفظاً لفظاً حساب لیجیے بعدہ اعتراض کا جواب بتاہے امر تکوینی سے مخالفت ناممکن ہے یہ بات
خدائے محمدیہ کو معلوم ہے یا نہین بتقدیر اول کسواسطے بندہ کو برخلاف امر تکوینی کی امر تشریعی پر مجبور
رکھتا ہے اور کسواسطے فعل عبث و محال منظور رکھتا ہے برتقدیر دوم معبود مسلمان عالم غیب نہین ہے
اور بری از عیب نہین قطع نظر ازین امر تکوینی کو اسقدر مضبوط کرکے اوسکی مخالفت دشوار ہوئی
اور بیرون از قدرت کردگار بندوان بیچون نے کیا ہے یا شیطان ملعون نے بتقدیر اول کسواسطے
اسکی مخالف امر تشریعی نازل کرتا ہے اور کسواسطے آپ ہی اپنی قدرت کو باطل کرتا ہے شاید
اس بات کو بھول گیا کہ مین نے ہی بنا امر تکوینی ڈالی ہے اور ترکیب دینی نکالی ہے بر تقدیر
دوم شیطان کی بھی کچھہ اصل ہے اور خدا کی خدائی مین ملاعین کو بھی دخل ہے اب انکار انکا
مولوی محمد علی منظور انکار ہوتی ہین اور ... رونا خن دخل ہے مانند بہادر و تی ہین **قولہ**
لا معقب لحکمہ فقط البتہ یہہ فقرہ قرآن مین ہے اور عقل مصنف کی امتحان مین کہ اس آیت مین
کہتا ہو کہ تحدید الہی نہین ملتی امتعقد بنا سنا ہی نہین ملتی یعنی اللہ کو کوئی معاف نہین کر سکتا
اور اسکے حکم سے کوئی انحراف نہین سورہ بقرہ وغیرہ مین اسکی عکس کہتا ہے کہ ایسی ذی علم خدا کی

پہنچا ہی ہے کہ عورت حربی مرد کی مملوک نہین ہوسکتی اور نہ مثل مسلمہ کی مانند نصرانیان مملوک نہین
عورت متمتعہ ملک مرد ہے یا نہین بر تقدیر اول متعہ ہرگز حرام نہین ہو سکتا جس وقت منافی الزام نہین
جیسے کہ عہد حضرت مین روا تہا اور صرف شہوت کی دوا تہا ویسے ہی اب بھی مباح ہونا چاہیے
اور نوعی از نکاح بر تقدیر دوم ہر وقت زنا ہے اور قیامت عصمت کی انتہا ہی پس فعل صحابہ
بلاشبہہ زنا تہا اور علاوہ ازین حضرت کو مثل ابلیس وسیلۂ اغوا کہنا تہا مولوی صاحب ذرا ادہر
دہیان کرین اور از روی ایمان بیان کرین کہ انہون نے حصۂ چہارم سوط الجبار کے صفحہ ... مین
مین کس طرح صحبت حلال مین مملوکیت عورت کی ضرورت سمجھی ہے اور حلت زن متمتعہ کی کیا
صورت سمجھی ہے اگر بغیر ملک ہونے عورت کی متعہ کو حلت ہے تو نہوگی کیونکہ خلاف ملت ہے اگر
عورت متمتعہ مرد کی مملوک ہوگی تو سنت متعہ فی زمانہ کیونکر متروک ہوگی اگر حلت کا حکم بعثت
ہی پیدا ہے تو آپکے صحبت کرنیوالا کیونکر زناکار ہے حاصل آنکہ مولوی صاحب کی رای مین
بغیر ثبوت مملوکیت عورت کے جماع داخل جواز نہین ہے اور مرد متمتع زانی سے ممتاز نہین پس
لا کلام حضرت نے لشکر اسلام مین فحشہ پہیلائین اور بیشک روح صحابہ دام زنا مین پہنسوائین
لہذا بلاشبہہ و شک حضرت سے شیطانی کام ظہور مین آیا یا معتوہ آپکی ادراک و شعور مین آیا
کہ حکم شارع پر تحکم کرتے ہوا اور سنت پیغمبر پر تبسم **سوط الجبار** جب آپکا عقیدہ یہی ہے
کہ ریاضت و عبادت سے ہٹانا صرف پیغمبر گارہی کے اختیار ہے تو جو شخص کہ موجب گمراہی اور
باعث ضلالت ہوگا لا محالہ بحکم تکوینی اوسی حاکم مطلق کا ہوگا پس اندنکو اگر شیطنت سے
اس بنا پر بچاتی ہو تو کنس و راون وغیرہ اشرار کو کیون تبرا بتاتی ہو وہ بہی جو کچہہ افعال گمراہی
اور اضلال کے کرتے تہے اور خدا کی عبادت سے ہٹاتے تہے بحکم تکوینی ہی تہا اور انکو ان افعال
مین اصلا اختیار مستقل نہ تہا **جواب** قرآن و حدیث مین حکم تکوینی و تشریعی کی تقریر
خفی و جلی نہین ہے پس کوئی امر سوا آنکہ یہ محمد علی نہین ہے بناوٹ سے کام نہین نکلتا فلفلہ
حرام سے نام نہین چلتا اگر آپکو اپنی بات کا پاس ہے اور بغیر مخترعات ذاتی کامیابی بحث

دیکھو کہ ان کا ایک ہاتھ میں کتاب خدا ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں شراب شستہ اور بنفشہ کا
پیتے ہیں اور بالعضو سے وہ ہے جو کوئی اپنے شہر کو آباد کریگا وہ شاہراہ راستی سے فرد کریگا
اور یہ جہالت ہوگی سلام لیگا اور عدالت کو الزام دیگا **قولہ** اندر دیوتا اندیشہ سید النخ سکاند
شکستن کا اور اپنی حفاظت کرنا میں حزم و ہوشیاری ہے اور مقتضائے امارت و سرداری کا
بعنا گیری نہیں ہے اور منافی امیری نہیں مولوی صاحب کی عقل میں فتور ہے اور فہم و فراست
میں قصور کہ ایسی باتوں سے احتراز کرتے اور خیال نشیب فراز کرتے **قولہ** و خواست کہ
او را ان عبادت باز دارد فقط چونکہ فی الحقیقت وہ عبادت نہیں ہے لہذا اوس سے باز رکھنا بلا بات
نہیں بلکہ جس فعل سے کوئی خاص و عام ستایا جاوے اور امن و آرام برآیا جاوے اوس سے روکنا
خالی از لطافت نہیں ہے اور بعید از شرافت نہیں پس اندر دیوتا پر طعن کرنیوالا بیرایہ انصاف سے
دور ہے اور قلمرو انصاف سے دور **قولہ** زنان صاحب جمال بہشتیں او فرستاد فقط ہر چند بشوروب
کا فعل بازروی عقل عبادت نہیں ہے اور در اصل زہادت نہیں لیکن چونکہ راجہ تناسی عبادت
کی صورت رکھتا ہے اسواسطے جزا کی ضرورت رکھتا ہے پس بشوروب کے سامنے زنان بہشت کا
روانہ کرنا بجا ہے اور عین جزا ہے بنابرین اندر دیوتا پر زبان طعن دراز کرنا خطا ہے اور ردِ تشنیع
باز کرنا ناروا **قولہ** قطع نظر ازینکہ گمراہ کردن و باز داشتن از عبادت گوی سبقت از ابلیس
ربودہ بود فقط اسکو عبادت سے باز رکھنا غیر ہے اور گمراہ کرنا غیر اندر دیوتا نے بشوروب کو صرف
عبادت ریاضی سے باز رکھا اور محمد صاحب نے صحابہ کو عبادت خدا سے باز رکھکر گمراہ کرنا آغاز رکھا
اور انکو وہ حق رسول کی مانند حق نفس واجب اور جبرا وکرنا بطرف حظوظ نفسانی و لذات
جسمانی مائل کیا چنانچہ فرمایا کہ اگر تم حظ نفس سے دور ہو گے میری شفاعت سے مہجور ہو گے
پس اس کلام حضرت نے ابلیس سے گوے سبقت لی کہ بطرف حظوظ نفس یاروں کی دعوت کی
عبادت و ریاضت سے یاروں کو ننگ کیا اور تابع ہوا نفس مانند سگ کیا پس محمد صاحب
کی شرارت میں شک نہیں ہے اور انکو تمیز نیک و بد ابھی تک نہیں **قولہ** این خدا شہنشاہ

کہ انصاف سے اغماض نکرے اور اندر دیوتا با اعتقادات ہنود اعتراض نکرے ورنہ بی ادب سخن
سخن با خاص حق و دل بہر اندیشہ گردد ورق **سوط الجبار** درباب دوم پرب مہابہارت
مذکورست کہ چون بشوروپ بعبادت مشغول شد اندر دیوتا از ترسید کہ مبادا از کمال عبادت
بر ما مستولی شود خواست کہ او را از ان عبادت باز دارد زنان صاحب جمال پر ایس او فرستاد
سبحان اللہ قطع از ینکہ دیگر اہ کردن و باز داشتن از عبادت گوی سبقت از ابلیس بردہ بود
این شاہنشاہ دیوتایان در فن دلالی و مشاطہ گری ہم بے نظیر بود **جواب** اس روایت
کے شروع مین یہہ بھی مذکور ہے کہ توشتا پرجاپتی نے اندر دیوتا کی خصومت سے بشوروپ کو جلوہ گر
کیا تھا اور وہ اسکی مخالفت خازن جنت کے خود مقرر دیا تھا پس وہ جب پیدا ہوا تو ہی اندر دیوتا
کی دشمنی پر کمر باندہی اور بحیلہ عبادت و ریاضت اندر کے قتل پر شمشیر ہمت باندہی اصل عبارت مہابہارت یہ ہے

त्वष्टा प्रजा पतिर्ह्यासी द्देवश्रेष्ठो महानपाः स
पुत्रं वै त्रिशिरसमिंद्रद्रोहात्किलासृजत्॥१॥
ऐंद्रं स प्रार्थयत्स्थानं विश्वरूपो महाद्युतिः तैस्त्रि
भिर्वदनैर्घोरैः सूर्येदुज्वलनोपमैः २

اس صورت مین اگر اندر دیوتا نے بشوروپ کو قتل کیا تو کیونکر خلاف شرع و عقل کیا جو
کچھ یہان آپ نے براہ عناد بیادبانہ گفتگو کی ہے وہ محض اتہام ہے اور اوسکا برا انجام ہے **قولہ**
چون بشوروپ بعبادت مشغول شد فقط بشوروپ کا فعل عبادت نہین ہے اور زہادت نہین بلکہ
اوسکا آغاز عداوت ہے اور انداز شقاوت کہ وہ ایک منہہ سے وید خوان تھا اور دوسرے سے
مے کشان تیسرے منہہ سے جوشان و خروشان تھا اور ہر طرف منظر قہر نگران چنانچہ
عبارت مہابہارت اسطرح پر ہے۔

वेदानेकेन सोऽधीते सुरामेकेन चाशनन् एके
न च दिशः सर्वाः पिबन्निव निरीक्षते॥१॥

کے واسطے بنانے عبادت ذات الٰہی ہے اور بنانی عداوت نکالنے ہے ایسی قسم کی عبادت کو
بنانا گناہ نہیں ہے اور برا نہیں بلکہ مین ثواب ہے اور مسئلہ اجر ہے مثلاً جیسا مسجد خدا کا گھر ہے اور
مقام پر تر ہے گرانا ایسے مقام کا اور بنانا بیت الحرام کا جس شخص سے سرزد ہوگا وہ سزاوار حد ہوگا
لیکن جس مسجد سے دشمنان دین کو تقویت پہنچے اور مسلمانون کو اذیت اوسکا ڈھانا جرم نہیں ہے
اور گرانا ظلم نہیں چنانچہ تفسیر سورہ توبہ مین مرقوم ہے اور مثنوی شریف مین منظوم کہ محمد صاحب نے
اس قسم کی ایک مسجد کو جلوایا اور وہان بول و براز اہل مدینہ ڈلوایا ۞ پس نبی خود
مکان را بر کنید و سطح خانہ اک خاکستر کنید و گیتا کی سترون ادہیا مین ہے کہ جو کوئی دوسرے
کے ستانے کے لیے تپ کرتا ہے یا بناے جپ ہرتا ہے اوسکا فعل تامس ہے اور عذاب جہنم اوسکو
دستیے والا ہے پس ایسی عبادت و ریاضت سے کسیکو بچانا نافرمانی نہیں ہے اور منافی حکم ربانی
نہیں ورنہ جو مقام بخت نصر بابلی کا ہوگا وہین قیام پیغمبر عربی کا ہوگا کہ مسجد ڈہانے مین دونون
بے نظیر ہین بلکہ محمد صاحب بخت نصر کے بھی پیر ہین کہ اونہون نے مسجد کا بیت الخلا بنوایا اور دونون
سر دوزن سے برملا ہگوایا دشمن سے ڈرنا اور خوف کرنا خلاف ہوشیاری نہیں ہے اور برعکس
دینداری نہیں خواہ اوسکی دشمنی عیان ہوے خواہ اوسپر دشمنی کا گمان ہووے کیونکہ اندرونی تو
غیب دان نہیں ہے اور اوس پر ہر ایک کا ہنر و عیب عیان نہیں آپکو بھی معلوم ہوگا کہ جسوقت
فرشتے والد کے بالا خانہ پر اوترے اونکو دیکھکر اوسکی خاطر مین کیا کیا خطرے گذرے کہ دشمن جانا
اور راہزن مانا اگر مولوی محمد علی کو قرآن و حدیث سے سر مو بھی آگاہی ہوتی تو کیونکر اونکی
تقریر استعداد سے خالی ہوتی اسواسطے اونکو لازم ہے کہ کسی عالم کی خدمت مین حاضر ہوکر مطالعہ
قرآن و تفسیر کرین بعدہ ہمارے سامنے بیان و تقریر کرین اب چاہیے جاننا کہ جو کوئی اندرونی تو
کو باعث ضلالت کہیگا وہ محمد صاحب کو بھی سبب بطالت کہیگا کہ اونہون نے خانۂ خدا سے مقدس
کو بنا انکار کیا کہ اوسکو مزبلۂ اہل مدینہ قرار دیا اگر کوئی کہے کہ اوس مسجد کی بنا فساد پر تھی تو ہم
کہین گے کہ تشدد وید وغیرہ کی بنا ریاضت بھی عناد پر تھی لہذا مخالفت سیاہ باطن کو مناسب ہے

قال رسول اللہ واللہ لا ادری واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنی کہا رسول خدا
نے قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا میں قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہین اور مین رسول اللہ کا ہون کیا
کیا جائیگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے فقط اپنے انجام کی بیخبری مین عترت کی برابر
بلا شبہ دوسرا نہین ہے اور اسقدر منزلت علم و فہم ہو کوئی گرا نہین اگر مولوی صاحب کا فقرہ کے یہی
معنی ہین تو جائے شک نہین ہے اور بلا شک ایسا دوسرا ملک نہین سمجھا کرے کہ اونکا وصف اون
ہی کو مبارک ہے اور یہ تیز بیانی اون ہی کی صمصام جو دین کا ہلاک ہو رہا ہے حسن خوبی
شلمانی پیدا کی جسپر خاطر مولوی صاحب اسقدر شید ہے **قولہ** این علو مرتبت محمد بسبب عبادت
نیست الخ مولوی جی کی عقل مین پہیر ہے یا خدا محمدیہ کے یہان اندہیر ہے کہ کسیکو بے استحقاق
منزلت عالی دیتا ہے اور کسیکو ہاتہہ مین بے سبب کاسہ سفالی دیتا ہے پس وہ تعصب خالی نہین ہے
اور ترجیح بلا مرجح ہے اسکے لئے فارغ البالی نہین اب مولوی محمد علی ترانہ الزام گاتے ہین
نہین نہین دف اتہام بجاتے ہین **سوط الجبار** حسد بردن بر عبادت عابدان از
کار دیوتایان ہنود است علی الخصوص کار دیوتا ہمنام حضرت ست **جواب** بیتنا محمد علی
کی ہمشیری ہے کہ بصیغہ جمع کل دیوتون کے حاسد ہونے کی ادعا کرتے ہین اور بعقت نبوت
صرف اندر دیوتا کے نام پر اکتفا کرتے ہین اگر اول ہی ایک نام پر اکتفا فرماتے تو اسطرح
اپنے تئین رسوا کراتے **سخن** رنجہ و اہان شکوہ نمایان نمیشود مردم بقدر حاجت اگر اکتفا
کنند و الا کلام کسیکی مرتبہ و منزلت پہ حسد لیجانا صرف مولوی صاحب کے ہمنام پیغمبر کا کام ہے جن
حضرت کا بیت الحرام مقام ہے کہ اونہون نے صحابہ کو عبادت و ریاضت سے ہٹایا اور حظوظ نفس
مین پہنسایا کہ نساء دوسرے منصب اعلی پائین اور بالا بالا اللہ عمائین ہم شہوت پرستی مین عمر بسر کرین
اور اسی کام مین سحر سے شام اور شام سے سحر کرین پس پیغمبر صاحب ہی حاسد تہے اور وہ پیرو
یاران عابد و زاہد تہے اندر دیوتا کا فعل اپنی حفاظت کے لئے ہے نہ دوسرے کی معیت کے اثر
کمان حسد ظاہر اور بیان حسد نا سزا کیونکہ پہلے زمانہ مین اکثر رشی درا کشس دیوتون کو ستاتے

اور مانند محمد صاحب کے ناپیدا کنار نہ شل کیا ہے مطلب یہ ہے کہ شری کرشن کا یہ مذہب
نہین کہ کوئی ترک حظوظ نفسانی کرے لائق نہین ہے اور سنیاس کہ جستی سے قابل نہین اگر شری
کرشن صرف کاہستہ ہی دہرم کی ہدایت کرتے تو کس واسطے سنیاس کی ہدایت کرتے حالانکہ
گیتا مین کئی جگہ سنیاس کی تشریح کی ہے اور کتب آشرمون یہ ترجیح دی ہے اصل یہ ہے کہ
شری کرشن نے یہی حکم دیا کہ سندی ابتدائے اوگ مین میانہ روی اختیار رکھے اور افراط و تفریط
سے احتراز رکھے نہ حد سے زیادہ خفتہ و بیدار رہے نہ بعاشت شغول صیام و افطار رہے نہ شب و روز
بھوکا مرے نہ بیل و نہا پیٹ بھرے بس ہدایت شری کرشن و روایت حضرت مین مناسبت
نہین ہے اور وحدت و کثرت مین مشابہت نہین ہے کب برابر ہون گلیم و طیلسان
ایک سا کب بکری ہے کاہ و کہکشان کیونکہ شری کرشن نے کوئی حکم نامناسب نہین دیا اور مانند حق
رسولی حق نفس واجب نہین کیا راہ عبادت و ریاضت مسدود نہین کی اور اجازت لقمہ لذیذ بیان
و عیش و نعم نہین دی بخلاف محمد صاحب کہ انہون نے صحابہ کو زہد و ریاضت سے روکا اور گلشن نفس
خاطر خواہ بھولا صحابہ پر نماز و روزہ کی مانند حق نفس لازم کیا اور انکو سعی لعدکشی سے باز
رکھا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اصل وہی ہے کہ حضرت کے دل مین حسد فی خوشی
مارا اور انکا نیت بدسے ہوش بگاڑ الہذا یارون کو ریاضت سے سیر کیا اور حظوظ نفسانی
پر دلیر اب مولوی محمد علی اپنے ہمنام کی تعریف سر کرتے ہین اور ہمہ دانستی حوالہ خنجر کرتے
ہین **سوط الجبار** رضو مثا مرتبۂ خاتم النبیین کہ بسبب حاصل شد نی نیست واین
علو مرتبت منحصر بر ریاضت و عبادت نیست بلکہ محض موہبت واہب العطیات **جواب**
محمد صاحب بھی اپنی تعریف کرتے کرتے مر گئے اور اسی مضمون سے اوراق قرآن و حدیث بھر
گئے تم بھی جبتک جیتے رہوگے مدام یہی خبر پیتی رہوگے جس کی تعریف مین تم اسقدر اعزاز
کرتے ہو کہ زہر کا تریاق کرتے ہو ایسے ذی نصیب تھے کہ اپنے اور تمہارے انجام سے بیخبر
تھے چنانچہ صحاح ستہ مین خود انکی زبانی مذکور ہے کہ مجہے اپنا انجام مسلمانی منظور ہے عبارتہ ہکذا

جانتے اور صب تراز لو و ترا ہین ملتے ہے اہل دل انا عقان رحمید و نیست و کود
معذورست کو را دیدہ نیست ہمکو صلح کل حاصل ہوا اور ہمارے ارادہ مین حق حق اور باطل
باطل ہو مولوی جی کی زبان اون ہی کے حق مین تلوار ہو بلکہ تیز تر از خنجر آبدار ہے ہے
بہوش باش کہ سر و ندی زبان ندہی ✤ زبان سرخ سر سبز میدہد برباد ✤ ہمارے پیشواؤن مین سے
اکثر نے تجرد اختیار کیا ہے اور تقرد انشکار سنا ہے اوتار نے ہنوز عورت کی جانہین کی اور
کوے کتخدائی کی راہ نہین لی گندہ مادن پربت پر تپ کرتے ہین خشب روز جپ کرتے
ہین نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین یوگ کے بل جیتے ہین روزاول سے صائم الدہر ہین اور
سپہر ریاضت کے مہر ہین اور اوتار بھی برہمچاریون مین سرنامہ ہین اہل تجرد کے امام ہین عقد
و پیوند سے بری ہین اور زن و فرزند سے بری اکثر رشیون نے ترک زن کی ہو اور راہ بن
لی ہے حظوظ نفس پر نیت یا ماری ہو اور زہد و ورع مین عمر گذاری ہو خور و خواب سے
کنارہ کیا ہو بے آب و شراب گذارہ کیا ہے شد بند قلم جولانی پر ہو طبیعت طغیانی پر ہو و
سے کب رکتا ہو واسطے سلام اہل تجرد جہکتا ہے ہے ہوا مال اہل ریاضت قسم ✤ جہکا
جن کی کورنش کو اپنا قلم ✤ اب مولوی محمد علی بنسبت گیتا گفتگوے خلاف کرتے ہین اور
دیدہ و دانستہ خون انصاف **سوط الجبار** شری کرشن در شلوک ۴۹ گیتا میگوید
جو بہت کہاتا یا فاقے کرتا ہے یا بار بار کہاتا ہو یا بہت سوتا ہو وہ جوگ کرنے کے لائق نہین
ہے **جواب** تعداد شلوک خطا ہو غلط گوئی شعار آپکا ہے ہے غلط گو اپنی بدنامی
سے ڈر تو ✤ خلاف حق سخن ہرگز نہ کر تو ✤ البتہ گیتا مین یہہ مطلب کچہہ کم و بیشی کے ساتھ
بیان کیا ہو اور اوس سے یہی عیان کیا ہو کہ جو کوئی خواب و بیداری وغیرہ مین میانہ روی
اختیار کرتا ہو وہی اپنے لیے یوگ کی سزاوار کرتا ہے جبکہ وہ یوگ مین بڑہتا ہو اور اوس
معراج پر چڑہتا ہو تو اوسکے لیے صائم الدہر ہونا اور نفس سرکش کے حق مین سرد مہر ہونا مشکل
نہین ہو اور بر عکس سرشت آپکے نہین البتہ ابتدائے یوگ مین ترک خورد و خواب وغیرہ دشوار ہے

سما بحظ نفس پر ماسور کی اور مخالفت بیت سعدی بالخصوص کی دنیا سے حظوظ نفسانی مراد
رکھنا شک سے خالی ہے چنانچہ کیمیائے سعادت مین تحقیق امام غزالی ہے عبارتہ بلکہ دنیا عبارت
از حظوظ نفس از مال و جاہ و خوردن و پوشیدن و گفتن و خفتن و با صوم نشستن و درپیش
مجلس رتبا و حدیث و ہر چہ برائے شرف نفس بود ہمہ از دنیاست الا آنکہ مقصود او دعوت
بود بخدائے تعالی ابو سلمان دارانی گوید بسیار سخن بسیار شنیدم لاکن زہد نزد ما آن ست
کہ ہر چہ ترا از خدائے تعالی مشغول کند بترک آن بگوئی و گفت ہر کہ بنکاح و سفر و بحدیث
نوشتن مشغول شد روی بدنیا آورد فقط اب مولوی محمد علی خود انصاف کرین کہ جو شخص کون
سو زہد و پارسائی سے ہٹا اور حظوظ نفس مین لگا اوس مین اور ابلیس مین کیا فرق ہے اور دونون
مین سے کس کے لئے زرق و برق ہے **قولہ** بیت دنیا از خدا غافل بدن *
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن * فقط اس بیت مین بھی یہ نہین ہے کہ پارسائی ترک حظ
نفسانی نہین ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ خدا سے غافل ہونا دنیا ہے اور سد راہ معرفت کبریائی ہے چونکہ
قماش وغیرہ خدا سے عین بیخبری و غافل ہونا نہین ہے لہذا بذات خود دنیا نہین ہے البتہ
ان چیزون کی طرف مشغولی خدا سے غافل کرنیوالی ہے اور جہنم مین داخل کرنیوالی ہے پس
مفہوم بیت ہذا و بیت بالا مین اتحاد ہے اور مدعیہ برائت حضرت ذی بنیاد ہے ان بیتون کی ایراد
سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب یاحی قرآن و حدیث سے اپنا مدعا ثابت نہ کر سکے اور اسیطرح
فقیر اندرمن کو ساکت نہ کر سکے تو حقیت مثنوی و گلستان پر اقرار کرنے لگے اور انکو حدیث
و قرآن کی برابر شمار کرنے لگے پہر نہ کہنا کہ گلستان مذہبی کتاب نہین ہے اور سند دینی میں
و نخل حساب نہین اب مولوی محمد علی فقیر اندرمن کو دشنام دیتے ہین اس احقاق حق و
ابطال باطل کی عوض یہی صلہ و انعام دیتے ہین **سوط الجبار** حیف کہ سترمن
سفیہ و پیشوایان خود ہم نظر نمے کند آن کیست کہ زن و فرزند نداشتہ باشد و آن کیست کہ
صائم الدہر بودہ آیا کسی چنین بود یا ر ا چند چنان **جواب** ہم سفیہ کہنے کو برا نہین

سنالے ہیں **قولہ** پارسائی ترک این چیزہا نیست فقط بلاشبہہ ترک لذت پارسائی ہے
وہ ترک نعمت کفرانی بھی ہو اگر آپکو ترک لذات منظور نہیں ہو اور طبیعت جناب دنیا سے نفور نہیں تو
آپ ہی فرمائیے کہ پارسائی کسکا نام ہو اور پارسا کا کہاں مقام ہو آپکی تقریر سے ظاہر ہو کہ پارسائی
تو کوئی چیز مشہور ہے مگر ترک حظ نفسانی سے دور ہو اپنا زبان صراحت بلائیے اور بلا رو رعایت
فرمائیے کہ وہ کیا چیز ہو آیا جماع سنکو صکنیز ہے یا اجتماع درم و دینار و فلوس لشنیو ہی یا زنا
کاری و عیاشی ہے یا شراب خواری و بدمعاشی ہے بیان نفی ہی سے کام نہیں چلتا پانی سے چراغ نہیں
جلتا اگر ایسا ہے ہو تو تصریح کرو کہ پارسائی فلانی شی ہے اور یہ بحث و مباحثہ اس طرح پر طی ہو کہ سوط الحساب
چنانکہ آوردہ **بیت** ترک دنیا و شہوت و ہوس * پارسائی نہ ترک جامہ و بس * **بیت**
دنیا از خدا غافل بدن * نے قماش و نقرہ و فرزند و زن * **جواب** بیت اول میں ہم نے یہ
بات نہیں کہی کہ پارسائی ترک لذات نہیں ہو اگر دقیقہ رسی آپکا طریقہ ہوتا اور بیت سعدی کے
سمجھنے کا جناب کو سلیقہ ہوتا تو ترک حظ نفس سے انکار نکرتے خرقہ درویشی و زندگیشی ہم عار نکرتو (?)
سعدی نے ترک دنیا و شہوت و ہوس پارسائی قرار دی ہو اور قول قول حضرت کی بنا اعتبار کی
اختیار کی ہے چونکہ محمد صاحب خود ترک دنیا پر قادر نہیں تھے اور حظ نفس سے نا دینہیں یاروں کو
بھی ترک دنیا سے باز رکھا اور حظ نفس میں اپنا انباز رکھا کہ مبادا آنحضرت میں تنہا صحابہ بالکل
بیتو اور ہمارے حق میں دور باش لا ابالی ہو وے یا حضرت کو گمان ہوا کہ جس وقت صحابہ ترک زن
و فرزند کرینگے اور گوشہ تنہائی میں نشیمن پسند کرینگے تو لوٹ مار کون کریگا اور یہود و نصارا
سے کارزار کون کریگا ہمکو رسول کون جانیگا گلستان رسالت کا پھول کون مانیگا اگر
مولوی جی ترک دنیا و شہوت و ہوس کو اور معنی ٹھیراتے یا سعدی کی جہالت و نادانی ٹھیراتے
تو ایک بات تھی یہ بحث و مباحثہ کی کہاں تھی جبکہ آپنے بیت سعدی کی تصدیق کی اور ہمارے
قول کی ساتھ اوسکو تطبیق دی تو نصیحت محمد صاحب خود ریائی ٹھیری اور مخالف پارسائی کیونکہ
دنیا و شہوت وغیرہ سے حظ نفس مراد ہی جو کہ منشاے کل فساد ہی بس جبکہ محمد صاحب دنیا و طاعت (?)

دنیا نہ پلاس وہ پوشید فقط پھر اوسی کتاب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام گفت چو دنیا بر سند و
گرسنہ دارید تا باشد کہ دلہای شما حق را بہ بیند فقط پھر اوسی کتاب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام
را گفتند اگر دستوری دہی تا خانہ کنیم جہت آنکہ عبادت کنی در آن گفت بروید و بر آب خانہ
کنید گفتند بر آب خانہ چون توان کرد گفت با دوستی دنیا عبادت چون توان کرد فقط
پھر اوسی کتاب مین ہی کہ عیسی علیہ السلام گفت کہ ہر کہ طلب فردوس میکند او را خوردن نان
جوین و خفتن در سرگین دان با سگان بسیار بود فقط یہ تحقیقات امام غزالی ہی حاصل
دوستی زن و فرزند سے خالی ہی محمد صاحب نے جیسے کہ مخالفت یحیی و عیسی اختیار کی تھی ایسے
ہی خدا نے اسلام نیت کا منار کی تھی چنانچہ صحاح ستہ مین ہی قال رسول اللہ اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء یعنی کہا رسول خدا نے کہ جب دوست رکھتا
ہے اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ
روکتا ہی بیمار اپنے کو پانی سے فقط اس حدیث کا یہی مدعا ہے کہ اوتعالی جس بندے
سے محبت رکھتا ہی اوسکو دنیا سے نفرت کرتا ہی یعنی جو کوئی دنیا سے دست بردار
ہوتا ہی خدا اوسکا یار و مددگار ہوتا ہی چونکہ محمد صاحب تارکان دنیا سے رنجور ہوئے مخالف
اوتعالی بالضرور ہوئے بر تقدیر یکہ حضرت مخالفت کی ابتدا شروع نکرتے تو یارون کو جبر انتظا
دنیا رجوع نکرتی ما حصل آنکہ جو کوئی محو لذات نا و حظوظ نفسانی ہی وہ بانی مبانی
نادانی ہے **رباعی** جمعے کہ بخواب خورجیوان ماندند در بادیہ تحیر پریشان
ماندند و نادیدہ جمال حق در آئینہ جان چون دیدہ دیدہ خویش پنہان ماندند ۞
اب سمجھنا چاہئے کہ جیسے نصیحت محمد صاحب مطابق نقل نہین ہی ویسے ہی موافق عقل نہین
کیونکہ جس شخص کی عقل بیدار ہے اوسکا یہی کہنا ہی کہ ترک دنیا سے مرتبہ کمال ملتا ہی
اور تقرب یزدان متعال چونکہ مولوی صاحب کا چراغ عقل گل ہی اور قصبۂ بچپراؤن مین
اندھیرا بالکل ہی یہ بات شاہین مخالفت عقل اختیار کرتے ہین اور روز روشن کو شب تار

اکثر اصحاب کی حکایات مذکور ہیں لیکن یہان اسیقدر کفایت منظور ہے بس لا انم ابوبکر
عمر و ابوہریرہ وغیرہ اصحاب اکثر حضرت کے تابع تھے اور سنت حضرت کے بارے کہ دل سے
لذات چھوڑتے تھے اور تمام خواہشات تلذذ سے **قولہ** بر اہل انصاف پوشیدہ نیست کہ
یہہ نصیحت آنحضرت موافق جمیع ملل و مطابق عقل سست فقط خیال خام نہ تھا کیونکہ اور
جمیع ملل کا زبان پر نام نہ لائے ہدایت حضرت خود برعکس عقیدہ اسلام ہے وہ برخلاف
عقیدہ یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام ہے چنانچہ خود محمد صاحب نے فرمایا ہے واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا و لبکیتم کثیرا و ما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجادون الی اللہ
تعالی یعنی قسم ہے خدا کی اگر جانو تم جو کچھ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم
بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم عورتون سے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راہون اور
جنگلون کی فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالی کی فقط بیان صحیح ظاہر ہے کہ جو کوئی اسرار حضرت
سے خبردار ہے دن کو اشکبار اور رات کو ستارہ شمار ہے حظوظ نفسانی پر پشت پا مارتا ہے
اور شب و روز خدا خدا پکارتا ہے ترک فرزند و زن کرتا ہے کہ خواہش کمخاب و گلبدن
کرتا ہے جنگل کی راہ لیتا ہے اور داد و فریاد و آہ دیتا ہے ہرچند اس حدیث کے اکثر
فقرات کی کچھ اصل ہو مگر یہہ فقرہ کہ (جو کچھ مین جانتا ہون) منافی عقل ہے کیونکہ اگر حضرت
واقف اسرار ہوتے تو حظوظ نفسانی سے بیزار ہوتے **رباعی** خوش آنکہ تو ترک
حظ فانی بکنی ۔ و تدبیر بقا جاودانی بکنی ۔ کوشش بکنی و ہرچہ نتوان دانست ۔ دانی
پس از آن ہرچہ بدانی بکنی ۔ اے سند کیمیا سعادت ہے اور اس بات کی شہادت ہے
کہ نصیحت محمد صاحب برعکس طریقہ اسلاف تھی اور عقیدہ یحییٰ و عیسیٰ کے خلاف تھی عبارۃ
بلکہ یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام لباس پوشیدی تا زمی تمام تن او را بخراشد تا بلذد کہ
ان حظوظ نفس ست پس مادر وے از وے درخواست تا جامۂ پشمین پوشد کہ تن او از پلاس
سوراخ شدہ بود در پوشید پس وحی آمد بوے کہ یا یحییٰ دنیا بر من اختیار کردی بگریست

وہم نے تسلیم کیا وہ تو صید ارم فقط بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے یا معان کا معنا نہیں
سمجھا اور بیان ہے جیسا نہیں ورنہ اس طرح بیہودہ گفتار بکتے اپنے خواب کا حال کہکر کیونکہ یا بعض
نے فرقہ بہ ترک خواب کیا تھا نہ کہ مطلق نوم کو جواب یا تھا اسیو اسطے اونکے کلام میں
(وینام علی فراش) ہے جس سے جناب حضرت کی مخالفت فاش ہے اگر حضرت اس
قول کے معنے سو بالاستیعاب آگہی پاتے تو اسطرح جواب ہی فرماتے کہ مین بجز فراش نوم
نہین کرتا اور بے افطار صوم نہین بر تقدیریکہ صحابہ کی مطلق خواب سے روگردانی ہوتی تو
البتہ فصیحت حضرت باسعانی ہوتی چونکہ صحابہ کا مطلق نوم سے منہ نہین ہے لہذا نصیحت حضرت
بہتر نہین **قولہ** پس ہر کہ بازگشت از سنت من نیست از من فقط اس سے لازم آتا ہے کہ کثر
اصحاب حضرت و اولیا است سنت پیغمبر سے دور تھے بلکہ ہدایت حضرت سے نفور تھے جسوقت
مولوی جی مطالعہ صحاح ستہ کرینگے ہماری بات کی تصدیق البتہ کرینگے اب بطرف بعض
احادیث اشارہ ہے قرآن رستی کا یا یہ ہے انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی
ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر یعنی تحقیق ابوہریرہ
گذرا ایک قوم پر کہ اونکے سامنے ایک بکری بریان رکھی تھی پس بولایا اونہون نے ابوہریرہ
کو پس ابوہریرہ نے کھانے سے انکار کیا اور کہا کہ پیغمبر نے دنیا سے کوچ کیا اور نان جو سے
سیر نہوا فقط استسقی یوما عمر فجی بماء قد شیب بعسل فقال انہ لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی
علی قوم شہواتہم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بہا فاخاف ان تکون
حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ یعنی پانی مانگا ایکدن حضرت عمر نے پس حاضر کیا گیا پانی
ملا ہوا شہد کا پس کہا تحقیق کہ یہ خوب ہے لیکن مین نہین پیتا اسواسطے کہ مین نے سنا ہے کہ اللہ
عز وجل نے عیب کیا ایک قوم کو اونکی خواہشون کا پس فرمایا اللہ نے لیگئے تم خواہشون اپنی
زندگانی دنیا مین اور نفع اوٹھایا تم نے اون سے پس ڈرتا ہون مین کہ ہماری نیکیون
کے ثواب ہمکو جلدی دیے گئے ہوویں ہمکو سے نہ لیے پس نہ پیا وہ پانی فقط ہر چند کتب احادیث مین

ما فیہا الا ذکر اللہ یعنی کہا رسول خدا نے آگاہ ہو کہ بیشک دنیا لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی ہر
چیز کہ اوس مین ہے مگر ذکر اللہ کا فقط قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک
الناس یعنی محمد صاحب نے کہا کہ بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکہیگا تجہکو اللہ اور بے رغبتی کر
اوس چیز مین کہ لوگون کے پاس ہے دوست رکہینگے تجہکو لوگ فقط نام علی حصیر فقام وقد
اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال مالی وللدنیا
وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا یعنی محمد صاحب بورئے پر سوئے ہیں
او سکے اور حالانکہ نشان پڑ گئے تہے بدن اوسکے مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ
کاش کہ تم حکم کرتے ہمکو کہ بچہاتے ہم بستر نرم واسطے تمہارے اور کرتے ہیں فرمایا ہمکو ساتھ
دنیا کے کیا ہے اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند اوس سوار کی کہ آرام لیا سایہ درخت
مین پہر چلا گیا اور چہوڑ گیا اوسکو فقط یہان سے ظاہر ہے کہ جسوقت حضرت سبق انصاف یاد کرتے
تہے تو صحابہ کو ترک لذات کے لئے صاف ارشاد کرتے تہے اور جسوقت مجوزہ دنیا کی
راز و نیاز سے کہتے تہے تو صحابہ کو ترک لذات سے باز رکہتے تہے ۵ زال دنیا تنگ کرتی
تہی نہایت ہی انہین رنج سے مگر اوس پیرزن کا کچہ بدن فولاد کا تہا **قولہ** پس فرمودہ
چہ حال تو صاحب الخ یہان سے ثابت ہے کہ محمد صاحب اون امور مین کسیکے چہوڑنے کی تاب
نہین رکہتے اور طاقت ترک خور و خواب نہین اگر ترک لذات نفسانی کر سکتے اور اون
امور سے روگردانی تو یارون کو عبادت سے بار ہوتے اور سد راہ مدارج ہوتے اپنی
شکم پروری و شہوت پرستی کو بطور تمثیل نہ لاتے اور تعلیم شہوت رانی و لذائذ فانی
مین دلیل نہ ٹہیراتے اگر محمد صاحب بہی گوشت و زن وغیرہ ایک سے بہی دامن کش ہوتے تو
اوسکے تارک سے بیراہن سیاہ خوش ہوتے حالانکہ اونہون نے سب یارون پر برابر
عتاب کیا کہ تمنے کس لئے کبہی سے ترک زن و گوشت و خورد خواب کیا مقصود حضرت یہی تہا
کہ کسی کا دل ان خوبی عبادت و ریاضت سے [illegible] تمہارے سبقت نہ لیجائے **قولہ**

تو یہی جواب ہے ویسے کہ حضرت نفس پروری و حق پرستی دونون کے لئے ارشاد کرتے ہین اور
یا بس صرف کاشانۂ نفس پرستی آباد کرتے ہین فیما بین فرق باریک ہے دونون کی راہ ایسی
تاریک ہے عجب یا ملاہے کہ مجھ صاحب نے مسئلۂ قرآن پر خط خیمہ جب کیا اور کنارہ از اطراف و
جوانب لیا یعنی صرف خط خیمہ سے آگاہی دی اور بیان گوشہ وغیرہ سے کوتاہی کی تو ترجیح
بلا مرجح عائد ہے اور بطرف سبکی رائے حضرت تائد ہے **قوله** ونیز در صحیح مسلم مرویست قال
بعضهم لا اتزوج النساء الخ اس روایت سے ثابت ہے کہ اصحاب مین سے کسی نفر نے ایک
ایک امر پر عہد کیا تھا کسی نے ترک نکاح اور کسی نے ترک گوشت مین جہد کیا تھا اور یہ دشوار
نہین ہے اور چندان صعب گذار نہین بلکہ بہت آسان ہے اور باعث عزت و شان ہر دو جہان
سے ہے ترک لذات حرام تو ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے لئے عموماً ضرور ہے اور استعمال اونکا باعث فتور نا محصور ہے
جسکا نام دنیا مشہور ہے اور جسکی ترک پر عاقبت اور ثواب ماموں ہے وہ لذت حرام نہین ہے اور شراب خواری
و زنا کاری وغیرہ سراسر کام نہین ہین بلکہ لذت حلال ہے مانند پلاو و شیر مال ہے اگر ترک دنیا سے مراد
ترک لذت حرام ہووے تو کون خاص اور کون عام ہووے کیونکہ واسطے ترک حرام کے سب کو
بابت تاکید ہے بلکہ یہی بنیاد اکثر وعدہ و وعید ہے غرضکہ جو کوئی تارک لذت حرام ہے وہ
داخل عوام ہے اور جو کوئی تارک لذت حلال ہے وہ اہل کمال ہے تجرد اسیکا نام ہے کہ لذات
دنیاوی سے کنارہ کرے اور برگ درخت و بیخ گیاہ سے گذارہ خواص عارفین کو ترک
دنیا کے لئے حکم ہے یا نہین بر تقدیر اول دنیا سے مراد کیا ہے اور اس باب مین تحقیقات
عارفین ونہاد کیا ہے بذاتہ ترک دنیا خود ناممکن و محال ہے اور مانند اجتماع انسان یا پرسش
جیسا اگر دنیا سے مقصود لذات فانی ہین اور خواہشات نفسانی تو حضرت نے صحابہ کو کسواسطے
ترک دنیا سے روگردان کیا اور صحابہ نے کسواسطے اونکا کہنا مان لیا فی الحقیقت معلوم
کی غلطی ہے جہالت طرفین پر مشتمل فہم دست افسوس ملتی ہے بر تقدیر دوم یہ مدعا نہین مجھ صاحب کی
زبانی ہمنے پایا ہین اور اسکے کچھ معانی نہین پاتے قال رسول اللہ الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون

ہزدہ سا ہی باحق گرایچہ ماشن آنکہ حضرت مصرع پشت نفس با تعبادت ماں بنا سالہ ور
انکو بطرف حظوظ نفسانی مائل کیا اب تمام بیت سخن بحث و مباحثہ آگیا ہی اور سابق بھی
الکہ ہر ایک کے مرض پنہانی کی دعا کرتا ہے **قولہ** فان لعینک حظا ولنفسک حظا فقط جبکہ نفس کا
ذکر کیا اور مسلمانون کو حظ نفس پر آمادہ کیا تو اب اوسکا لعینک کے واسطے حظ ہونا باوجود ذکر نفس
ذکر خاص کسواسطے تعلیم ہوا لا کلام یہ تحصیل حاصل ہی اور ناقل حدیث نا عاقل ہی کیونکہ جسوقت
نفس محظوظ ہوگا تو حظ گوش و چشم وغیرہ خود ملحوظ ہوگا علاوہ اسکے لنفسک پر لعینک کو مقدم
لانا خلاف قانون ہے اور اصل سے فرع کو مقدم ٹھیرانا بہت زبون ہی فی الحقیقت جہال عرب
بیشعور تھے اور سلیم عقل و دانش سے بہت دور تھے **قولہ** میں نہ سود حضرت عبد اللہ
بن عمرو العاص فقط جو کہ اس عبد اللہ کی اصل بنیاد و نطفہ زنا ہی اس امر کا بیان ہماری کتاب
مین پے درپے ہوا ہے اور روایات صحیح سے یہ ساختہ ملی ہوا ہے اس رسالہ مین بھی زنا زادگی عمرو
العاص کا اشتہار ہوگا جسوقت حصہ دوم عماد ہند طیار ہوگا اصلیت صحابہ کھلیگی آبروی
محمد علی شل نمک عرق خجالت مین گھلیگی اگر مولوی صاحب اسی قیل و قال مین رہینگے تو ہم بھی
سب اپنے اعمال مین رہینگے حسب نسب صحابہ مین دخل کرینگے زمین عصمت شرافت مین
تخم ہزل و ہرین گے **قولہ** چہ برای چشمان تو حظی ست الخ حظ چشم و نفس سب کو معلوم
ہے اور کتابون مین مرقوم ہے **س** باز روی زیباست آواز خوش و کرآن حظ نفس ست
ما این قوت روح و **س** حظ دیدہ دیدن ست و ہم شنیدن حظ گوش و بو گرفتن حظ
بینی ہم و ہان حظ نوش و عبد اللہ سے یہی کہا کہ بطرف چین و چگل گذر کر اور شکل خوب
و صورت مرغوب پہ نظر کر حق چشم و بینی دے اور راہ حق گزینی لو شیاطین بھی یہی ہدایت
کرتے ہین جن کی تسلان شب و روز شکایت کرتے ہین جا تعجب کہ گفتگوے محمد صاحب کو زمانہ
سابق جا ہین اور تعجب ہے شیاطین کو سا تا ضلالت جا ہین تعصبات کا کچھ ٹھکانہ نہین
ہے اور محمد ملکہ نظر مین پشت متعصبین پہ تازیانہ نہین اگر اہل اسلام کسی سے راہ صواب لیتے

ہے اور مطابق سنت و کتاب نہیں یہہ سوگند توڑ ڈالو اور شامت خداوندی ہو اور ان بیچاروں کو
بیار نا چار سوگند شکستہ کی اور از سر نو لذات نفسانی پیکر لپٹ کی فقط عبادت سے ہٹانا اور سوگند
توڑوانا بہتر نہیں ہے اور لائق تمیزنہیں اب مولوی محمد علی توضیح طبع مسلمانی کرتے ہیں اور سبب آیت
مشہد نفسانی **سوط الجبار** اصل این روایت از صحیح مسلم نقل میکنم تا مخالفت و موافقت
ہر دو گو یہی مترجم آشکارا گردد فقال الم اخبر انک تصوم و لا تفطر و تصلی اللیل فلا تفعل فان لعینک
علیک حظا و لنفسک حظا لاہلک حظا فصم و افطر و صل و نم پس فرمود حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص کہ
آیا بمن خبر رسیدہ است کہ روزہ میداری و افطار نمیکنی و تمام شب نماز میگذاری پس مکن آنرا
چہ برای چشمان تو حظے ست و برائے نفس تو حظے ست و برائے اہل تو حظے ست پس روزہ دار و فطار
ہم بکن و نماز ہم بگذار و خواب ہم کن و نیز در صحیح مسلم مرویست فقال بعضہم لا اتزوج النساء و
قال بعضہم لا اکل اللحم و قال بعضہم لا انام علی فراش فحمد اللہ و اثنی علیہ فقال ما بال قوم قالوا
کذا و کذا لکنی اصلی و انام و اصوم و افطر و اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی
بعضے گفتند کہ نکاح با زنان نخواہیم کرد و بعضے گفتند کہ گوشت نخواہیم خورد و بعضے گفتند کہ نخواہیم خفت بر بستر پس حمد خدا کرد
و ثنا گفت بر وے پس فرمود کہ چہ حال قوم ہا ست کہ چنان و چنین گفتند لیکن من نماز ہم میگذارم
و ہم میخسپم و روزہ میدارم و افطار میکنم و با زنان نکاح میکنم پس ہر کہ بازگشت از سنت
من نیست از من بر اہل انصاف پوشیدہ نیست کہ این نصیحت آنحضرت موافق جمیع ملل و ہم
مطابق عقل ست چہ بیداری تمام شب صیام روز پیاپے و ترک نکاح و ترک ماکولات پرہیزگار
شدن مصلحت نیست پارسائی ترک این چیزہا نیست **جواب** آپکا مخالف تو ابد الآباد ہرزہ گو ہی
سے یکسو ہی البتہ پیشوائے جناب ہرزہ گوئی خدائی رہا تو عنقریب آپکو اسکی ہرزہ گوئی تسلیم
ہوگی بلکہ مشہور و منظور ہفت اقلیم ہوگی اب آپکو ہٹ دہرمی کی یاد دلا دیجاتی ہے کہ پیشوا
جناب کی ہرزہ درائی فاش کیجاتی ہے اگر وہ ہرزہ درا ہوتا تو اسکے حق میں زبان پر
کلمہ یہہ کیسا ہوتا خود سمجھو کہ جو کوئی لوگوں کو عبادت سے ہٹائے اور حظ نفس میں لگائے وہ

یہ جواب دینگے کہ ایکدن ودن روزہ رکھنا اور ہفتہ یا عشرہ کے بعد تیل لگانا منافی عقل نہیں
اور قابل عمل نہیں اکثر اوقات ان کا استعمال خود آرائی و رعنائی ہے اور برعکس شریعت و عقل
و دانائی بلکہ شیوۂ زنان بازاری ہے جنہوں نے سر سے چادر حیا اتاری ہے ف اللہ سے سیم
سیکی اوس حور کو خوشی و نشاط تھا اور زلف عنبر تمام رات ہ شمائل ترمذی میں ہے کہ حضرت کے
سر میں گوندھی ہوئی چار چوٹی تھیں نہ بہت بڑی نہ بہت چھوٹی تھیں چنانچہ عن ام ہانی بنت
ابی طالب قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا مکہ قدمۃ ولہ اربع غدائر یعنی ام ہانی بیٹی
ابی طالب کی نے کہا کہ آئے رسول اللہ ہمارے پاس مکہ میں ایک بار اور تھے تھیں چار چوٹیاں
گندہی ہوئیں فقط اگر اصحاب حضرت ذکر دنیا کرتے تو حضرت بھی وہی تذکرہ کرتے اگر اصحاب ذکر عقبی
کرتے تو حضرت بھی وہی چرچا کرتے اگر اصحاب ذکر طعام کرتے تو حضرت بھی وہی کلام کرتے چنانچہ شمائل
ترمذی میں ہے کنا اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الآخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام
ذکرہ معنا یعنی تھے ہم لوگ جب ذکر کرتے دنیا کا ذکر کرتے اوسکا حضرت بھی ہمارے ساتھ اور جب
ذکر کرتے ہم لوگ آخرت کا ذکر کرتے اوسکا حضرت بھی ہمارے ساتھ اور جب ذکر کرتے ہم لوگ کھانے
کا ذکر کرتے اوسکا حضرت بھی ہمارے ساتھ فقط اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت دلداری صحابہ میں
اوقات گذاری کرتے تھے اور ان ہی حیلوں سے لشکر عرب کی سپہ سالاری کرتے تھے اگر اسطرح
مداومت مکاری و عیاری نہوتی اور خاطر خواہ ہر ایک کی دلداری نہوتی تو جہاد میں اسقدر جان
نثاری نہوتی اور صورت کاربراری نہوتی تخت سلطنت و دولت نہ ملتا اور خلعت حشمت و دولت
نہ ملتا اگر صحابہ درپے تحصیل آخرت پر قانع ہوتے تھے تو حضرت مانع ہوتے تھے کہ جماعت برہم نہووے
اور ساعت کام نہووے کیونکہ جو کوئی محو معرفت پروردگار رہیگا وہ لوٹ مار و فساد و جہاد سے بیزار
ہوگا محل ستہ میں روایت ہے کہ ابوبکر و علی وغیرہ ذکر قیامت سنکر اور ملامت دنیا سنکر سوگند
کہائی کہ گوشت و چربی و جماع سے حذر کریں اور عبادت و ریاضت میں عمر بسر کریں حقیقت
محمد صاحب نے یہ حال گزارش کیا بہت خوش ہوا کہ جو کچھ تمنے صلاح کی ہے وہ موافق ہے مع

جسکا سبب یہ ہے کہ حضرت کو عورتون کی طرف میلان طبعی زیادہ تھا

ہے محمد صاحب کا بہی یہی آئین تہا اور برعکس تہا وہ دین تہا غرض آنکہ حضرت کی نگاہ

شہوت بیگانہ عورت پر نگاہ کرتے تہے اور بیت الحرام عصمت تباہ کیونکہ ربیع اول مشکوٰۃ

مین حدیث ہے کہ جو انکہ شہوت سے بطرف بیگانہ نظر کرتی ہے وہ زنا کرتی ہے یقین تو یہ ہے کہ جب

عورت کے نظر آنے ہی حضرت نے اپنی بی بی سے ہمبستری کی اور وہ آبتری پی وہ ایسی عورت تہی

کہ جسکی خواستگاری کی ممانعت تہی شاید کہ خالہ خشو وہمشیرہ وغیرہ مین سے ہو یا آمنہ و حلیمہ

دائی مین سے ہو گو کہ محمد صاحب اوسکی خواستگاری کرتے اور عتاب و گل رخسار علاج تب بیقراری

کرتے ہرگز دل نہ ترساتے اور دیدہ باطن سے اشک نومیدی نہ بہاتے کیونکہ جس عورت کی طرف خاطر

حضرت راغب ہوتی تہی اوسپر اجابت واجب ہوتی تہی اگر شوہر دار عورت سے حضرت کو حظ

نفس منظور ہوتا تہا تو اوسکا شوہر طلاق دینے پر مجبور ہوتا تہا بہر حال حضرت کی عمر ذنی

عورتون کی خواہش مین تیر ہوتی تہی اور طبیعت مقدس کا خاصہ صحبت عائشہ سے سیر ہوتی تہی

ف عمر حضرت کی عیاشی مین گذری تہی تمام عیش اونکو عائشہ کے ساتھ تہا لیکن

مدام وجہ کوئی اسقدر پابند ہوا و ہوس ہے اوسکی کوئی باطن لائق ہے اور وہ زیادہ از حد نالائق ہے

اور بدترین خلایق ہے دیکھو حضرت مسیح نے باوجودیکہ کسی عورت کی چاہ نہین کی اور تحصیل حشمت و

جاہ نہین کی لیکن ایک سوزن کہ محض ناچیز ہے اور کمتر از پشیز ہے قربت الہی کی سد راہ ہوئی اور

باعث حرمان درگاہ حالانکہ مسیح نے وہ سوزن عمداً نہین لی تہی او زینت دنیا سمجہی نہین پہر

کی کیا حال ہوگا ان صاحب کا جن کو حور و کے بغیر نعمت جنت گوارا نہین ہے اور جنہین آرام کا

سہارا اپنی بی بی کا تہوک وسیلہ نجات ہے دہن عائشہ چشمہ آبحیات ہے یہ عقیدہ سرور کائنات ہے

مقام ہیہات ہے جبکہ عائشہ پیرایہ پاکی سے عاری ہوتی اور رطوبت حیض آلودگی اندام سے جاری

ہوتی حضرت اقدس اپنے سر مین شانہ کراتے تہے اور دست عائشہ حائل گردن دیا چنانچہ

شمائل ترمذی مین ہے قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض

کی بیباک تہی وہ فریفتہ شدہ لولاک تہی وعلاوہ اسکے حدیث ہذا سے یہہ بہی واضح ہوکہ
جیسے محمد صاحب عورتون کی رضاجوئی پر مرتے تھے ویسے ہی وہ تلخگوئی اکثر کرتے تھے بتقدیرکہ
حضرت کے حیلہ ندانداز ہوتی تو اون پہ زبان عائشہ ا لحمیح دراز ہوتی یہان عائشہ کی
بات کا بہت اعتبار ہے کہ وہ دختر یار غار او حضرت کی رازدار ہے کیمیا سعادت مین ہے کہ ایک
بی بی نے خفا ہو کر حضرت کی چہاتی مین مکا مارا اوس عورت کی مان نے اوس سے درشتی کی کہ
تو نے کسواسطے اسقدر شوخی کی حضرت نے فرمایا کہ تو مت بولے اگر عورتین اس سے زیادہ خلاف
کرین تو بہی ہم معاف کرین پہر فرمایا کہ تم مین بہتر وہ ہے کہ اپنی عورتون کے ساتھ بہتر ہے
اور مین تم سب سے بہتر ہون اپنی عورتون کے ساتھ فقط اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ محمد صاحب
کے خیر البشر ہونے کا باعث یہہ ہے کہ عورتون کے ہمراہ حرکات واہیات کرتے تھے اور اسی شغل
مین تضیع اوقات کرتے تھے پہر آداب المسلمین مین حدیث ہے کہ کوئی تم مین سے اپنی عورت
حیوان کی طرح نہ گر پڑے بلکہ اول رسول راہی کرے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رسول
سے کیا مرام ہے فرمایا کہ بوسہ و کلام ہے انتہی اس حدیث سے منکشف ہوتا ہے کہ حضرت واقف
نشیب و فراز عیاشی تھے اور ماہر طرز و انداز اوباشی پہر اوسی کتاب مین جابر سے روایت ہے کہ
محمد صاحب نے ایک عورت دیکہی پس اپنے حرم مین جا کر حاجت روائی یعنی اپنی عورت سے صحبت کی
اور فرمایا کہ جسوقت عورت روبرو آتی ہے بصورت شیطان ہو بہو آتی ہے ہر گاہ تم مین سے
کوئی شخص کسی عورت کو دیکہے اور خوش آئے تو چاہیے کہ وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے انتہی
یہہ حدیث دال ہے کہ محمد صاحب بیگانی عورتون کو دیکہکر مانند بلبل زار بیقرار ہوتے تھے اور سل
ابر بہار کہر بار یہہ بہی چاہتے تھے کہ اوسکے سبب نخمدان و نار پستان سے بہل کہا دین اور لشکر
شہوات کی یاد مین سل ہوکر نکل جاوین افسوس جو کوئی ہبط جبرئیل تہا اور ہادی سبیل اوسکا آب
وگل خراب تہا اور دل تہہ سیما بتپانہا ہے ۵ چہرہ مستان از تو بجائے خود دل وتنہا ئی
نہ عنانی نہ بینی و بیان سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ اسلام صاحب اعجاز نہیں ہے بلکہ وہ دیکہ کر سمجہتا نہین

کی تہی مشیحہ کہ ہندہ وسالہ دو عروس تہی محمودون کو ہاتہ لگی انقول شخصے ع برادر چین این چنین
کار سے ہو کہ گویا قطرہ زیبا نگارے بہ مسلمانون ذاوسکو حسن وجمال کا ذکر سنکر دوسرور انا عشق پیا
اونہائت فنی نی المحمد جام عشق خون آشام پیا نہایت بیتابی کی امداد اضطرابی دی ع
درآمد جلوہ حسن از رہِ گوش بہ زجان آرام بربایدز دل ہوش روایت ہی کہ صفیہ دحیہ کلبی کے
حصہ مین آئی تہی محمد صاحب نے دحیہ کلبی کو صفیہ کی عوض مین دوسری زن دی اور خود وہ سنگ
چمن گلبدن لی فقط کعب کن عرض کرتا ہی کہ حصہ کلبی لینا تعشق عقل وادراک نہین ہی اور نیم خوردہ
سگ خوراک انسان پاک نہین ہی مدارج مین ہی کہ عورتون کے لئے زیارت قبر کی رخصت نہین
ہے اور واسطے زیارت قبر حضرت کے ممانعت نہین فقط واہ واہ بعد مرگ بہی حضرت کا حجرہ عورتون
کے مجمع سے خالی نہین ہی مست الست کو بدون شراب گلفام بحالی نہین جلد اول مدارج النبوۃ
کے باب پنجم مین ہی کہ اجنبی عورتون پر نظر کرنا اور اونکے ساتھ خلوت مین بسر کرنا حضرت کے لئے
مباح ہے اور دوسرون کے حق مین سفاح پہر مدارج النبوت کے اوسی باب مین ہی کہ اگر
محمد صاحب کو کسی بیوہ سے مناکحت منظور ہوتی تہی تو اوس عورت پر اجابت ضرور ہوتی تہی دوسرون پر
اوس عورت کی خواستگاری حرام ہوتی تہی اور ممانعت ارسال رسول وپیغام ہوتی تہی اگر
خاطر عاطر حضرت کسی خاوند والی عورت سے نکاح کی طالب ہوتی تہی تو اوسکے شوہر پر اپنی عورت کو
طلاق دینی واجب ہوتی تہی فقط فدا اپنی حضرت نے کس کس کی عورت پر نگاہ ڈالی تہی اور روائے
ہوائے نفس کی کیا کیا راہ نکالی تہی آداب بعد صحیحین مین ہے کہ محمد صاحب و عائشہ کے درمیان ایک بات
تہی اس اثنا مین ابوبکر آیا حضرت نے اوسکو ثالث ٹہیرایا پس عائشہ سے کہا کہ اول تو بات
کہتی ہی یا مین کہون عائشہ نے کہا آپ ہی کہئے مگر جہوٹ نہ کہئے ابوبکر نے عائشہ کے منہ پر اس
زور سے طمانچہ مارا کہ اوسکے منہ سے خون جاری ہوا پس عائشہ نے محمد صاحب کی پناہ لی اور اونکی
پس پشت جا بیٹہی اوسوقت حضرت نے ابوبکر سے کہا کہ مین نے تمکو اسواسطے نہ بلایا تہا انتہی
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عائشہ ابوبکر کی سگی تہی اور حضرت کی منہ لگی تہی ع وہ بی بی جسے

خیال کرو کہ لڑکیان تخمیناً دس سال کی متعدد ہیں بہوتی ہین پہلے کے دیکھنے پر ہین اور متعدد لڑکی بچی
حضرت کی میری خاطر کہتے ہے سب نے عرض کر دیتا تک تماشا دکھلایا کئے فقط مولوی محمد علی کہ
جواب صمصام ہندمین اس حدیث سے انکار کرتے ہین اپنی جہالت پر اصرار کرتی ہین اگر اونہون
نے صحیح مسلم و بخاری پڑھی ہوتی اور اونکے دل مین محدثین کی بہت گفتاری کی ہوتی تو امہات
محمد و قرآن سے بیزار ہوتے اور رد اسلام مین ہمارے مددگار اب اونکو یہی مناسب ہے کہ حضرت کے
ساتھ مین ہاتھ دین اور اس کا خیر مین اونکا ساتھ دین جو روکو کاندھے پر سوار کرین اور مع بابچی
مردان کا حضرت کی طرح تابع حکم زن رہین اور خوشنودی بی بی مین حاضر بجان و تن رہین
ٮ حکم بی بی صاحبہ حکم خداست ہر آنچہ بی بی صاحبہ گوید روست ترمذی مین ابن عباس
سے روایت ہے کہ محمد صاحب نے امام حسن کو اپنے دوش پر سوار کیا اور بطور مرکب رفتار کسی شخص نے کہا
کہ اے حسن مرکب خوب ہے حضرت نے جواب دیا کہ راکب بھی خوب ہے ایک مسلمان فہیم حدیث اردو مین
نظم کی ہے اور قطع نظر از حیا و شرم کی ہے ٮ اونکو کاندھے چڑھایا ہر بار وہ اونٹ بنتے تھے
احمد مختار و مؤلف ہدیۃ الاصنام و اعجاز محمدی نے ہمارا اعتراض قبول کیا اور منقبت امام حسن پر
محمول کیا مصنف خلعت الہنود و سوط الجبار کہتے ہین کہ حضرت بطرز مرکب تیز رفتار نہین ہوئے
اور صحابہ صدنا [illegible] کہا نہین باقی حدیث حق ہے اور بری از دق کعبہ کن عرض کرتا ہے کہ ہر چند ان
معنی [illegible] خالی ہے اور مؤلف خلعت الہنود و سوط الجبار کی صدق مقالی ہے مگر ہم نے بنا ہی
اعتقال و تحویل [illegible] ہے اور حدیث ترمذی سے وجہ ثبوت معنی مذکور نکالی ہے کیونکہ اگر حضرت
مرکب کی چال نہ چلتے اور انسانیت کو حیوانیت سے مانند نقال نہ بدلتے تو وہ مسلمان اونکو
مرکب حسن کو راکب سمجھ [illegible] اونگتگو سے خلاف واقع اختیار نکرتا قطع نظر ازین اگر محمد صاحب بطرز
مرکب سواری نکرتے اور امام حسن اونپر سواری نکرتے تو جناب رسالت مآب اپنے تئین مرکب
اور حسن کو راکب تسلیم نکرتے اور وہ مسلمان فہیم جواب مین نامناسب تکلیم نکرتے حالانکہ محمد صاحب نے
اپنے مرکب ہونے کا اقرار کیا اور ذات بابرکات کو اسپ یا شتر قرار دیا کیونکہ لغت عرب مین

وبازی نیز حرام نیست انتہی اگر سوال ہی محمول ان حدیثون پر افعال و شغل کیا صوفیان
سے بہ ہم ساگی کی توقیر زیادہ ہو گی کیونکہ صوفیہ محمدیہ بھی تمامی مین کمال کا گذرے ہین اور وہ ہمارے
عمل پر عامل چنانچہ نفحات الانس کے صفحہ ۹۰ مین ہی کہ عبد اللہ واحد بن علی السیاری وغیرہ صوفیہ
کی دعوت کی نے رقص کرتے تھے اون میں ایک درمیان رقص کی ہوا میں چڑا اور غائب ہوا پہر اسی
کتاب کے صفحہ ۲۱۱ مین ہی کہ ایک وقت ابو الحسین بنان ولی وجد ورقص مین مشغول تھا اور ابو سعید خراز
دستک ہی کرتا تھا پہر اسی کتاب کے صفحہ ۲۷۰ مین ہی کہ خواجہ احمد غزالی وغیرہ چند اولیاء اللہ رقص
کرتے تھے اور ابو سعید ترمذی بیٹہک کہتا تہا فقط تذکرة الاولیا کے صفحہ ۵۳۰ مین ہی کہ شبلی وغیرہ چند
وغیرہ اولیا سرود گاتے تھے اور ناچتے تہے پہر اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۰ مین ہی کہ ابو الحسن خرقانی نے سماع
ورقص کیا فقط پہر اسی کتاب کے صفحہ ۵۲۹ مین ہی کہ شبلی چند شبانہ روز زیر درخت رقص کرتا تہا
اور ہو ہو کہتا تہا لوگون نے کہا کہ حال کیا ہی جواب دیا کہ اس درخت پر فاختہ کوکو کہتی ہی مین اسکے
ہمراہ ہو ہو کہتا ہون جب تک شیخ خاموش ہوا فاختہ بھی چپ رہی **ابیات** مسلمانان کا ایک
پیر طریقت وجہ ہی شبلی صوفی باحقیقت لکہی ہی اوسکی یہ طرفہ کرامت دیکہی دشت اوہ ناچا گیا لت شبلی پیر
پیہ کرتا تہا ہو ہو شجر پر فاختہ کرتی تہی کو کو جب تک کہ اس رقاص کو جوش وہ ہوئی وہ فاختہ
ہرگز نہ خاموش وہ وہ خون پیا دم بہ تہا ذکر قمری وہ اوہ شبلی ہو مشغول تہمری یہ حکایت ان روایت
ہے مسلمانون کے لئے لہو ولعب کی ہدایت ہے وعنہا قالت واللہ لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقوم علی باب حجرتی والحبشة یلعبون بالحراب فی المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ
لانظر الی لعبهم بین اذنه وعاتقه ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریة
الحدیثة السن الحریصة علی اللهو متفق علیه حاصل حدیث یہ ہی کہ عائشہ نے کہا قسم ہی اللہ کی دیکہا مین
نے پیغمبر کو کھڑے ہوئے اوپر دروازہ حجرہ اپنے کے اور حبشی کہیلتے تھے ہتیاروں سے مسجد مین اور
رسول خدا اپنی چادر سے میرا پردہ کر رہے تھے تاکہ دیکہون مین کہیل اونکا درمیان کانون
اور مونڈہون حضرت کیسے پہر کہڑے رہے واسطے خاطر میری کے یہانتک کہ مین ہی ہوتی باہر

زفن والصبیان حولها فقال یا عائشة تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول الله
فجعلت انظر الیها ما بین المنکب الی راسه فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر
منزلتی عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله انی لانظر الی شیاطین الجن والانس
قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذی یعنی عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ بیٹھے تھے کہ مین نے
ایک شور اور آواز لڑکیون کی سنی کہ رسول اللہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا کہ زنان حبشیہ اور
لڑکیان گرد و پیش اوسکے ہین فرمایا کہ اے عائشہ آؤ اور دیکھو تماشا مین آئی اور مین نے ٹھوڑی
کی کاندھے پر رسول اللہ پر اور تماشا دیکھا پس حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ سیر ہوئی مین نے
کہا کہ نہین اس غرض سے کہ دیکھون کسقدر رسول اللہ کو مجھ سے محبت ہے ناگاہ عمر فاروق نمایان
ہوئے اور بھیڑ بھاگی فرمایا رسول اللہ نے ہم دیکھتے ہین کہ شیاطین جن و انس سب عمر سے بھاگتے
ہین پس مین حضرت کے کاندھے سے اوتر آئی فقط یہ حدیث اس بات پر بھی دال ہے کہ محمد صاحب
کی نسبت عمر صاحب کمال ہے کہ محمد صاحب نے اجتماع شیاطین کیا اور عمر نے اونکو پیوند زمین کیا اگر
مخالفین کی تصانیف پر نظر ہوتی تو کتب صحیح بخاری و مسلم پریم ساگر سے بڑھکر ہوتی ہرگز صحاح ستہ
پہ نازنکرتے اور پریم ساگر پر زبان طعن دراز نکرتے اگر پریم ساگر مین ملاعبت و بازی شری
کرشن قدسی جناب مذکور ہے تو صحاح ستہ مین پاکوبی و رقص صحابہ رسالت مآب مسطور ہے
امام غزالی نے کیمیاے سعادت مین رقص صحابہ کی حدیثین جمع کین ہین اور بزم صوفیا اسلام کی
شمع کین ہین چنانچہ اگر کسے از خود حالتے اظہار نکند و رقص کند روا بود چہ رقص مباح ست کہ
زنگیان در مسجد رقص میکردند عائشہ رضی اللہ عنہا بنظارت رفت و رسول صلی اللہ علیہ وسلم با
علی رضی اللہ عنہ گفت کہ تو از منی و من از تو علی از شادی این رقص کرد و چند بار پای بر زمین زد
چنانکہ عادت عرب باشد کہ در شادی و نشاط کنند و با جعفر رضی اللہ عنہ گفت تو بمن مانی بخلق
و خلق او نیز از شادی رقص کرد و زید بن حارث رضی اللہ عنہ را گفت تو برادر و مولای مائی او از
شادی رقص کرد پس کسی کہ گوید این حرام ست خطا میکند بلکہ غایت این آنست کہ بازی باشد

جی یہ مولوی صاحب کا عقیدہ ہے تو ملاعبت ومعاشرت شادی کا جس پر لعنت بھیجتے ہو جملہ
امور جسمانیہ پر اعتراض کرینگے تو تعقیبہ نبوت حضرت صاف کرینگے کہ جس وقت محمد صاحب پنجاہ
سالہ ہوئے اور دندان ودہان پیری کے زوال ہوئے تو بی بی عائشہ کو اپنے کاندھے پہ بٹھایا یا او
مردون کا ناچ پیٹ بھر کر دکھایا چنانچہ کیمیائے سعادت مین ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گفت کہ
روز عید زنگیان در مسجد بازی میکردند رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرا گفت خواہی کہ بینی گفتم خواہم پس
در ایستاد ودست فرا داشت تا من زنخدان بر دست وی نہادم وچندان نظارت کردم کہ چند
بار گفت بس نباشد گفتم نہ واین خبر درصحیح ست وازین خبر پنج رخصت معلوم شد یکے آنکہ بازی
ولہو ونظارت چون گاہ گاہ بود حرام نیست دوم بازی زنگیان رقص وسرود بودہ دوم آنکہ در
مسجد میکردند سوم آنکہ در خبر ست کہ رسول اللہ علیہ وسلم در آن وقت کہ عائشہ را آنجا بدگفت دونکم
یا بنی ارفدہ یعنی ببازی مشغول شوید این فرمان باشد کہ اگر وے نظارت کردی دو خاموش
شدے روا بودے کہ کسے گوید نخواستہ کہ او را برنجاند کہ آن از بدخوئی باشد چہارم آنکہ خود با عائشہ
ساعتے دراز بایستاد با آنکہ نظارہ بازی کار او نبود وباین معلوم شد کہ برائے موافقت زنان و
کودکان تا دل ایشان خوش شود چنین کار ہا کردن از خلق نیکو بود انتہی کمترین عرض کرتا ہے
کہ جو کچھ امام غزالی کی راست گفتاری ہے وہ انتہاے عبارت صحیح مسلم وبخاری ہے مولوی سلامت اللہ
نبیرۂ شیخ عبد الحق دہلوی نے جواز غنا مین ایک رسالہ بنایا ہے اور محمد علی خان مراد آبادی نے اوسکا
عربی سے اردو مین ترجمہ کرایا ہے اوس رسالہ مین بھی اس قسم کی حکایتین ہین اور زبان عائشہ
سے روایتین ہین اون مین سے ایک یہ ہے کہ روز عید چند اشخاص سیاہ رنگ سپر ونیزہ سے
بازی کرتے تھے پس حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ آیا تو چاہتی ہے کہ دیکھے مین نے کہا ہان پس رسول اللہ
نے مجھکو پس خود اس طرح استادہ کیا کہ میرا رخسارہ اونکے رخسارۂ شریف پر تھا اور وہ فرماتے تھے
اے بنی ارفدہ تم کچھ کام یعنی بازی کئے جانا ہر گاہ مجھکو ملال ہوا فرمایا تجھکو کفایت کرتا ہے مین نے کہا ہان
پس ارشاد کیا تو روانہ ہو فقط مولوی سلامت اللہ نے بھی مسلم وبخاری ہی سے یہ مضمون لیا اور اول غنا

کے مطابق ہین اور موافق شرح علما کے مسائل ہین جسے سمجھے ہین اور مسائل اللہ سبحانہ کی
عقیدہ ہنود اور باقی کچھ مسمو جواب آپ نے کان غیر وعطاے اور سوگند یہ دان کی مہر کر
کیا تفہیم سے سمجھ جسکو بہاگوت مین ثبوت دیا بلکہ کس جگہ اوسکی منتری پر لعنت بھیجا دین
سمجھ منوہر کرین کہ اوسکا کہنا یہ اعتراض او غیر مؤلف کے حق مین اوسکی زبان پر کیا کیا گذرا ہے
علاوہ جن مین آسمان اور چاند کا منتری بیرون اتفاق جن و انسان پر **قطعہ** جن
چین ساعلے مرقوان کہ دو کس چنے نگو ہیم او چیند و لیکن منتری را چار کاخ نیست ؁
گرداز خود سخن محو آخیند ؁ **قولہ** افسانہ ترجمہ للوجی نقل کنم فقط اول تو بہاگوت ہی لائق سمجھا
نہین ہے دوسرے ترجمہ للوجی غلط افسانہ نہین ایک تو کریلا اور دوسرے نیم چڑھا حق تو یہ ہے کہ جسکا
نام پریم ساگر ہے وہ قابل غرق آب سراسر ہے اوسکو بہاگوت سے مناسبت نہین ہے تلخی کو حلاوت
سے مشابہت نہین ہم سچ کہتے ہین کہ جسوقت مولوی محمد علی پریم ساگر کا ایک صفحہ بھی بہاگوت
سے ملا دینگے تو ہم اونکے آئینہ آبرو کو بہت جلا دینگے سو بار سلام کرینگے بسیار اکرام کرینگے لکو جی
سر غول اوباش تہا اور لڑکون کو نچانا اور سانگ بنانا اوسکا طریق معاش تھا زبان سکرت سے
بہرہ نہین رکھتا تھا اور ترجمہ بہاگوت کا زہرہ نہین یا یقین وہن کہین دشم بہاگوت کی کتھا سنکر
اوراوس مین سخن قدرے کچھ اپنی طرف سے ملا کر اور روح مصنف قرآن جلا کر پریم ساگر بنا یا ہے
اور جہلا اور حمقا کو شور بادہ فریب پلایا یہ مصنف پریم ساگر کی حقیقت ہے جسکی جناب مین مولوی
محمد علی کو عقیدت ہے قطع نظر اس کے للوجی نے شری کرشن کے لڑکپن کی سرگذشت لکھی ہے اور
حالت غیر مکلفی کی سیر و گشت وہ قابل الزام نہین ہے کہ برعکس شریعت ہنود و اسلام نہین بلکہ غیر
مکلف کی حرکت کسی مذہب مین برعکس مرسم نہین ہو سکتی اور خلاف حیا شرعا نہین تمام مورخین
ہنود کا اتفاق ہے اور مشہور آفاق کہ شری کرشن جب تک کم سن تہے گوپیون مین ساکن رہے
جبکہ آغاز شباب سا لگی کا ظہور ہوا گوپیون سے کنارہ منظور ہوا پہر آج تک ملاقات نہین ہوئی
بلکہ نوبت مراسلات نہین آئی اسکا حال کیا ذکر ہو کہ وصل ہوا اور نوبت ملامت اور حصول لگا ہو

آپکا ایک دوست اور واقف اسرار کہتا ہے کہ جس دن سے مسلمانون نے سوط التجاریہ پر نظر ڈالی ہے
اور مخالفت قرآن وحدیث اکثر نکالی ہے اوس دن سے کسیکو مؤلف سوط التجار کی بات کا اعتبار
نرہا اور کوئی اوسکی بیجز فکر کا خریدار نہ رہا اگر مولوی صاحب نے حدیث مین خیانت نکی تو مسلمان
اوسکی امانت نکرتے ہ چو آہنگ بربط بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گوشمال واب
نقل بعض حضرات محمد علی ہے اور تشریح اغلاط خفی وجلی **قولہ** روز دو سفر مین وجناب رسالت
مآب تیز رفتیم فقط مقصود ابو داؤد تیز رفتاری نہین ہے اور مصدق دعوی محمد علی خانگی دوڑ کی
نہین ایمۂ اسلام سے ایک امام غزالی ہے جسکی تجرید وغل آہو گیر سے خالی ہے اوس نے کیمیاء سعادت
مین یہ حدیث مذکور بدستور کی ہے اور مولوی محمد علی کے لئے تجویز قضاء جون پور کی ہے عبارتہ ہکذا
ہمچنین با اہل خود چندان طیبت نکردے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تا آنجا کہ با عائشہ رضی اللہ
عنہا بہم دوید تا کہ در پیش شود رسول صلی اللہ علیہ وسلم در پیش شد دیگر بار بدویدند عائشہ
در پیش شد رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت یکے بیکے این بآن بشود یعنی اکنون برابریم یعنی
یہان بھی مذکور تیز رفتاری نہین ہے اور شگوفہ زار تخلبند سوط الحباب کے لئے باد بہاری نہین بلکہ
فقط دویدن مذکور ہے جسکا ترجمہ دوڑنا مشہور ہے جو کوئی دویدن وتیز رفتن مین تمیز نہین کر سکتا
اور فرق مشرق ومغرب تجویز نہین وہ حیوان جنگلی ہے خواہ شیر مرد خواہ اسد علی ہو علاوہ اسکے
مخالف وموافق واقف ہین اور محدث ومفسر کاشف کہ محمد وعائشہ تنہا سفر نہین کرتے تھے اور
بے لشکر کسی سرزمین نہین گذرتے تھے پس اگر کسی سفر مین دوڑنا اختیار کیا تو حجاب گیلانی تا
تمام کیا کیونکہ اگر سردار لشکر سفر مین بی بی کے ہمراہ پیادہ ہوگا اور دوڑنے پر آمادہ تو ممکن نہین کہ
لشکر اوسکی بی بی کو بیحجاب نہ دیکھے شاید کہ جس وقت لشکر کے ہمراہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پا دبائی ڈالی
ہوگی تو سر برہنہ چلو بیحیائی سنبہالی ہوگی مولوی محمد علی نے ہرچند جواب اعتراض دیا لیکن یہ بھی
ام المومنین کا اعتراض کیا حدیث ابو داؤد یہ ہے جسکا نظارہ ہمیشہ یہ ہے عن عائشہ انہا کانت
مع رسول اللہ فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ہذہ

ما فیہ دن کو کھانا وغیرہ دیکھا ہے [illegible] جب ایک دن عائشہ کو ہوا افسانی [illegible]
تجربہ ہوا انہیں محمد صاحب کو دوڑنے میں اسقدر سرعت کی کہ فوراً عائشہ سے گوی سبقت لی
پس فرمانے لگے کہ اب درمیان ہمارے اور تمہارے مساوات ہوا کہ ایک بار ہمکو اور دوسری
بار تمکو بات ہوا اختلاف بیان سے ظاہر ہے کہ جبتک اوقات حضرت واہیات ذہن تیز ہوتی تھی کسی
طرح طبیعت عالی سیر ہوتی تھی مخالفین نے اس اعتراض کے جواب میں گفتگو سے حماقت کی ہے
اور میاں محمد علی نے گل سے گو سے مسابقت لی ہے مؤلف ہدیۃ الاصنام و اعجاز محمدی و
ظلمت الہنود کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے ساتھ ملاعبت و بازی کرتے تھے یا اوج و زنجیر
پہ سرفرازی کرتے تھے محمد صاحب کے دوڑنے سے کسیکو انکار نہیں ہے اور تکذیب فقیر اندرین باب
اصرار نہیں میاں محمد علی نقد عقیدت صاحب ہدیہ وغیرہ کا ابطال بیزار کرتے ہیں اور اپنے
پیران پیر کو کاذب شمار کرتے ہیں اب ہم میزان انصاف لیتے ہیں اور ہر ایک کا جواب صحیح
و صاف دیتے ہیں اس قسم کی بازی و ملاعبت کسیکے لیے بہتر نہیں ہے اور ہرگز سزاوار پیغمبر نہیں کیونکہ
یہ کام مخصوص بہ طفلان سے ہوا ہے اور مولائی نبی کے لیے باعث عار ہے علی الخصوص بحالت پنجاہ
سالگی زن دوازدہ سالہ کے ہمراہ مگر نا اہل ادراک کی رائے میں ملاعبت و بازی نہیں ہے
اور سوا خاطر تری کی و تازی نہیں ملاعبت و بازی دو قسم ہے ایک متروک و ممنوع اور دوسری
مروج و مشروع اول حکمت حضرت ہے کہ سمجھا اہل غیرت و خبرت ہے دوم اکثر کے نزدیک
امر معقول نہیں ہے اور معیوب اہل اسلام و ہنود نہیں چنانچہ ظلمت الہنود میں ہے کہ گاہے اپنی منکوحہ
کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور ساری کلفت ایک ساتھ نکالتے ہیں گاہے اوسکو دست
بدست ہوتے ہیں اور شراب شوق سے مست گاہے اوسکے سینہ سے سینہ ملاتے ہیں اور ہاتھ
اوسینہ دلاتے ہیں گاہے اوس سے دوش بدوش ہوتے ہیں اور شریک ہو سو فرش علی ہذا القیاس
اگر کوئی اس قسم کی ملاعبت اپنی بی بی سے کرے تو مخالف رضاء کبریا نہیں ہے اور جو دو کو ساتھ
لیکر دوڑنا شیوہ انبیا نہیں اگر انبیا نے پیشین سے کوئی بی بی کو ساتھ لیکر دوڑا ہوگا تو اوسنے

چنانچہ سورہ بقرہ مین ہی کہ حالت حیض مین عورات کے نزدیک نجاو کسی بات مین انکا شریک
نہو مثلاً فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطہرن فاذا تطہرن فاتوھن یعنی پس کنارہ کیجو
عورتون سے حالت حیض مین اور مت جاؤ نزدیک انکے یہان تک کہ پاک ہووین جب غسل
کرلین پس پاس جاؤ انکے فقط بلبل مدح حضرت گل تھا عائشہ پر ایسا دل باختہ تھی کہ
وقت مرگ بھی اوس سرو کی فاختہ تھی چنانچہ مدارج النبوت مین مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہی کہ محمد
صاحب نے مرض الموت مین عائشہ سے کہا کہ میرے لئے مسواک حاضر کر اور اول تو اوسکو اپنے منہ مین
چبا کر پس مجکو دے کہ لذت بوسہ بہ پیغام پاؤن اور برکت تمام پاؤن تاکہ تیرا اور میرا اختلاط
لب وہان ہووے اور مجھ پر تلخی موت آسان ہووے ھ رشک مسیحا لگا میری زبان سے زبان
وہ مجکو لعاب دہن شربت اعجاز ہے ہ عائشہ کے تھوک کی برکت سے محمد صاحب پر کار موت آسان
تھا اور جلاد اجل مہربان مسند مین عائشہ سے مروی ہی کہ محمد صاحب نے مرض الموت مین فرمایا کہ
مجھ پر موت آسان ہوئی کہ سفیدی کف دست عائشہ مجکو معائنہ درمیان جنان ہوئی اس
حدیث کے معنی مین شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ محمد صاحب کو عشق عائشہ بدرجہ کمال تھا اور انکی بدون
صبر محال تھا لہذا جنت مین صورت صدیقہ بنائی گئی اور صورت رفیقہ لائی گئی تاکہ حضرت پر
موت آسان ہووے بلکہ مانند مادر مہربان فیض رسان ہووے کیونکہ دوستون کے اجتماع مین لطف
زندگانی ہی اور ہر ایک بات کی آسانی ہی ھ بہار عمر ملاقات دوستداران است ہ چہ حظ کند خضر
از عمر جاودان تنہا ہ حاصل تقریر شیخ صاحب یہ ہی کہ عائشہ کی بغیر محمد صاحب دنیا سے انتقال کرنا زشت
جانتے تھے اور بہشت عنبر سرشت کو اوسکے بدون ایک گلگشت سرا سے ہشت نا جانتے تھے ھ نجاؤنگا
کبھی جنت کو مین نجاؤنگا ہ اگر نہوگا کوئی وان تمہاری صورت کا ہ گاہے گاہے حضرت عائشہ
کے ہمراہ رقص کرتے تھے اور عالم طفلی کا دور اگر دیتے تھے صحاح اہل سنت مین روایت ہی کہ ایک
بار حضرت نے بطریق لہو و لعب حرج کیا اور عائشہ کے ساتھ دوڑنا شروع کیا عائشہ اس
سرعت سے تیز گام ہوئی کہ حضرت کی تک تمام ہوئی ھ بڑہ گئی وہ نوجوان وہ پیچھے رہ گیا

لیے محبت بیحد کمال انتہی تھے اور اوسکا استعمال کرتے تھے مضمون کو ادا کرتی
اوسنے تھے اور ترکیب بتلاتے تھے نقطہ ان حدیثون سے واضح ہوتا ہے کہ خواہش نفس نے حضرت کو
مغلوب کیا تھا اور مقام ہوت پہ طلب سیاہ طومست شرارت عائشہ کی برداشت کرتے تھے اور اوسکی
رضا جوئی مین مشغول ہے گئے تھے چنانچہ جلد اول مدارج النبوت مین آیا ہے کہ ایک بار محمد صاحب عائشہ
کے گھر تھے کہ اس اثنا مین ام سلمہ نے ایک طعام بھیجا عائشہ نے کاسہ مین ایسا ہاتھ مارا کہ
کاسہ ٹوٹ گیا اور طعام ہاتھ سے چھوٹ گیا محمد صاحب نے پیالے کے ٹکڑے جمع کرکے اور اون مین طعام
دھر کے حاضرین کے سامنے عائشہ کیطرف سے عذر کیا اور کہا کہ تمہاری مان کا غیرت نے تحمل سے
منہہ موڑا الغرض اوس نے پیالہ توڑا پس عائشہ کے گھر سے درست جام لا کر اور اوس مین طعام لگا کر
خادم کے حوالہ کیا کہ تا وان جام جام ہو اور تا وان طعام طعام انتہی شیخ عبدالحق کہتے ہین
کہ یہہ حدیث دلیل ہے کہ اگر عورت سے حالت غیرت مین کوئی حرکت خلاف ہووے تو مواخذہ معاف
ہووے ہ وہ بی بی پیغمبر کے تھی منہہ لگی و بجا وہ ہوئی اوس نے حرکت جو کی و غرض کہ محمد صاحب
رضا جوئی عائشہ مین عمر تیر کرتے تھے اور اونکو حرکات واہیات کے لیے دختران انصار کو حکم تھا کہ واسطے
دلداری عائشہ کے بعبث بازی کرین اور لوح بازیچہ نقش طرازی اگر عائشہ کسی برتن سے پانی پیتی
تو محمد صاحب اوسکے منہہ کی جگہہ اپنا دہان لگاتا اور مزہ شربت ورود شیرہ جان پاتے اگر عائشہ گوشت
کہاتی اور استخوان منہہ مین دباتی حضرت اوسکے ہاتھ سے استخوان لیتے اور اپنے منہہ مین بھگیا اور اوسی
جس جگہہ سے عائشہ کہاتی تہی حضرت کو وہیں سے لذت آتی تہی اگر محمد صاحب کو مسواک کی ضرورت ہوتی
تو اوسکی یہہ صورت ہوتی کہ اول عائشہ اپنے آب دہان سے تر کرتی بعدہ محمد صاحب کے منہہ مین گذتی پس
حضرت مسواک کرتے اور دہن مبارک پاک بوجودیکہ حضرت روزہ دار ہوتے مگر عائشہ سے بوسہ
ملابکار ہوتے پھر محمد صاحب نے عائشہ کو کاندہے پر چڑہایا اور حبشیون کا ناچ سیر بہر کر دکھایا ہر چند
عائشہ حائض ہوتی اور تارک غذا ایض مگر حضرت اوسکی بغل مین سر دہر کر تلاوت قرآن کرتے
ہروت معنف رضا جانان ہماری رائے مین محمد صاحب کی یہہ حرکت برعکس قرآن تہی اور مخالف ایمان

گویا بیان حضرت کی کا انتخاب ہے چہ لکھیں کہ شہوت پرستی حضرت کا جواب ہے اور مسلمانون کے
لئے باعث شرمندگی ہی تا معلوم حساب کے اکثر احادیث ہیں جو انہیں کی نفس پرستی پر حضرت کے
دلالت کرتی ہیں اور سدھبالات صاحب رسالت انبیا ہیں ہم نقل مضمون حدیث شریف کرتے
ہیں اور قطع نظر از قافیہ و ردیف مدارج النبوت میں صحیح بخاری سے نقل کیا ہے کہ جب
محمد صاحب بطرف مباشرت رغبت کرتے تھے تو ایک رات میں اپنی ساری عورتوں سے صحبت
کرتے تھے اور وے گیارہ تہیں فقط اس حدیث کے راوی انس سے دریافت کیا کہ آیا محمد صاحب
کو اتنی قدرت تھی انس نے جواب دیا کہا جاتا ہے کہ قدرت تھی اونکو اللہ تعالی نے تیس مرد کی قوت
مرحمت کی تھی اور دست مبارک میں کلید فتح الباب شہوت دی تھی ابن سعد نے طاؤس و
مجاہد سے نقل کی ہے کہ محمد صاحب کو جماع میں قوت چہل مرد کی دی گئی تھی بعضی روایتون مین آیا ہے کہ مرد
بہشت سے چالیس مرد کی قوت رکھتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ ہر مرد جنت کے لئے اکل و شرب
و جماع میں سو مرد کی قوت دیجاتی ہے پہر ایک روایت میں ہے کہ محمد صاحب نے فرمایا کہ میرے
لئے جبرئیل ایک طرح کا طعام لایا میں فردوس میں سے قدرے برا نام کہا یا پس جماع کرنے
میں مجکو قوت چہل مرد حاصل ہوئی پہر عائشہ سے مروی ہے کہ محمد صاحب نے جیتے جی جس عورت
کی تمنا کی خدا نے وہ ہی اونکے لئے حلال کی عورتین حضرت کو بہت عزیز تہیں خواہ حرہ خواہ کنیز
تہیں فقط حاصل حدیث یہہ ہے کہ بعد بعثت حضرت نے جس عورت کی شراب عشق سے صراحی خاطر
مالا مال کی اللہ تعالی نے اونکے لئے وہ فوراً حلال کی دوسرے فقرہ کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت
کو عورتین بہت پیاری تہین خواہ بیاہی خواہ کنواری تہین اسیواسطے حدیث احمد میں ہے کہ
رسول خدا نے فرمایا کہ مجکو دنیا سے تین چیزیں پسند ہیں طعام و نساء و طیب پس پایا دو چیز کو
اور نہ پایا ایک چیز کو پایا نساء و طیب کو اور نہ پایا طعام کو نتیجہ مقصود حدیث یہہ ہے کہ محمد
صاحب نے عورات و خوشبو سے خوب لذت اوٹہائی اور دیدہ و دماغ کو خاطر خواہ طراوت
پہنچائی مگر جیسا کہ چاہیے طعام نہ ملا اگر صبح ملا تو شام نہ ملا پہر حدیث ابن سعد میں ہے کہ محمد صاحب

کہ سارہ دونون کو کس واسطے مین سوتاح [illegible] موعود ہوا جو کہ لئے اسکو [illegible]
سوگند پوری کرے اور کار ضروری کرلے سارہ نے حکم ابراہیم پر عمل کیا اور مضمون سوگند بدلدیا
فقط عا یا میان محمد علی غور کرین کہ طریق شری کرشن کا سچا ہی یا قاعدہ موعودہ ابراہیم اچھا ہی اگر
قصہ بیچ اون مین وکان حیا گرم ہوگی اور مولوی جی کے کہ قدسے متاع شرم ہوگی تو ہماری
طرف رو نکرینگے بلکہ تعالی عام ہندو نکرینگے بتقدیریکہ مذہب ابراہیم و محمد ایک ہی تو محمد صاحب
کے نزدیک وفاے عہد نیک ہی تا ہرگز سوگند نہ توڑتے دوبارہ مارنے بیوی مدنہ جوڑتے سورہ صاد کی
تفسیر زاہدی مین ہی کہ جن دنون ایوب پیغمبر مبتلا بلا تھا اور جگر مبارک آتش مصیبت سے جلا تھا تو
ایوب دن رات مزدوری کرتی تھی اور جو کچھ ملتا تھا اوس سے اخراجات ضروری کرتی تھی اس اثنا
مین ابلیس نے شکل عجیب بنا کر او بصورت طبیب بن کر اوس سے کہا کہ اگر تجھکو اپنے شوہر کی تندرستی
منظور ہے تو اوسکی دوا گوشت خوک شراب انگوری ہے جسوقت ابلیس نے یہ تدبیر بتلائی وہ بیچاری کہین
سے شراب انگور و گوشت خنزیر لائی ایوب نے یہ چیزین دیکھکر پیش خداوند فریاد کی اور سوگند یاد
کہ جسوقت صحت پاونگا اس بی بی کے صد چوب لگاونگا جبکہ ایوب نے صحت کاملہ پائی حقیقت
حال سے آگاہی پائی کہ بی بی معذور ہے اور بالکل ابلیس کا قصور ہے بس اپنی سوگند شکستہ
کرنی چاہی فی الحال آسمان سے وحی آئی کہ بیست زوجہ پیشتو تنکے مار اور اپنے سر سے بار
سوگند اوتار مخالفت عہد نکر اور شکست سوگند مین جید نکر چنانچہ سورۂ صاد مین ہے (وخذ
بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث) یعنی لے اپنے ہاتھ مین جھاڑو پس مار ساتھ اوسکے اور مت
جھوٹا کر قسم اپنی فقط ما یا میان محمد علی انصاف فرمائین کہ کلام شری کرشن پسندیدہ ہے یا
گفتار خداے ایوب سنجیدہ ہے اگر میان صاحب غیرت رکھتے ہو دین تو ہمارے سامنے رونکرین بلکہ
اہل حق سے ارادہ گفتگو نکرین کیا کیجیے کہ زمانہ تنگ ہے اور مضمون رنگا رنگ اگر کبھی وقت فرصت
ملیگا تو خاطرخواہ عجیب تفصیل کہا جاگا ۵ اشبیم ورد دل تمام شد باقی داستان بعرفا
شب جو کچھ دبلہ ماریقطیہ مخالفین نے گفتگو کی تھی اور برائت حضرت مین جو تجویزہ محض نا صواب سے

اپنی کمان وتر اور جو کوئی وید اس بات کے رہیگا کہ اوسکو سیدان لو اوسکو جان سے مارینگا اور سب اگرون اوسکے تن سے اوتار کر لگا کرن پریکٹ رہیگا ۹ ۹ مین کلما وپانشوبت آیا ہی اور نقط مہیدیان معترض نے اپنی طرف سے بنا یا ۔۔۔ اوپانشوبرت اوس کلمہ کلام کو کہتی ہین جسکو دوسرا شخص نزدیک لانے سے گوش بہی گلشن زبان کا غنچہ متالانہ جیتی پس فعل محمود ہی جو مستانہ ہی اور جگ مین شناہت نہین محمد صاحب نے ہواے نفس کے لئے سوگند توڑی اور بپاس خاطر یار یہ جاریہ رضا خداوند چہوڑی شری کرشن نے ارجن سے اوسکے برت پر عمل کرایا البتہ اوسکا بدل فرمایا اور یہہ حکمت سے خالی نہین ہی اور یہ خشیت لا یزالی نہین **قولہ** یاصفہ مشہور راپچ کوی الخ اگرچہ بظاہر گفتگوے ارجن برعکس طریقت تہی مگر در اصل مین حقیقت تہی اسپر مولوی جی اوسکو کیونکر خلاف شریعت قرار دیتے ہین اور کسو واسطے اپنی گردن پر عذاب رکہتے ہین ارجن نے جو اپنی تعریف کی اوسکا بھی یہہ ہی حال ہی اور راستی ہی مالا مال ہی ذرہ برابر بھی دروغ نہین ہی صبح صادق ہی بیفروغ نہین پس اوسکو شرع کے خلاف نہ کہئیے اور محض لاف وگزاف نہ کہئیے **قولہ** مانیا لالہ صاحب فرماید کہ طریق تحلیل قسم کہ در شرع ماعین ست بہترست خطا حق سے انحراف نہ کیجئے اور رد ولاف مت کیجئے محمد صاحب نے سوگند شکنی شروع کی اور مسلمانون نے رسم کفارہ موضوع کی شری کرشن نے ان مین سے کوئی کام نہین کیا کا رسوگند شکنی وعہد پر مہر نے انجام نہین دیا لہذا کار وبار پیغمبر اسلام مین اور فعل کرشن عالی مقام مین برابری نہین ہے بلکہ مشابہت ذرا بھی نہین اگر حقیقت حیلۂ ابراہیم والیوب مذکور ہوتی تو شائی مولوی جی مشکور ہوتی اسواسطے ہم بطور اختصار رقم کرتے ہین اور دوست مؤلف سوط التجار قلم کرتے ہین دفتر اول روضۃ الاحباب مین ہی کہ جسوقت ہاجرہ نے نطفۂ ابراہیم سے اسمٰعیل جنا وانکے دل سارہ چک رشک مین سناخی کہ سارہ نے سوگند کہائی کہ جب تک مین عضو ہاجرہ قطع نکرون خاطر جمع نکرے ہاجرۂ بیچارہ پر خوف ستمگار نہ سے اسقدر بیقراری طاری ہوئی کہ بحالت آہ و زاری حضرت ابراہیم نے سارہ کی ہاجرہ مین سفارش کی سب دل فرمائی اور یہہ بات قبول کرائی

کیا اور شراب شرک سوا فائدہ دیا چنانچہ کتاب نسائی مین ہے ان رجلا جاء الی النبی فقال یا رسول
اللہ انی حلفت ان اقبل عتبۃ باب الجنۃ وحور العین فامرہ النبی ان یقبل رجل الاب وایدی الام
قال یا رسول اللہ ان لم یکن لہ ابوان فقال اقبل قبرہما قال ان لم یعرف قبرہما قال خط خطین
وانوا احدہما قبر الام والآخر قبر الاب فقبلہما ولا تحنث فی یمینک انتہی یعنی آیا ایک شخص محمد صاحب کی پاس
پس کہا اوس نی یا رسول اللہ مین نی قسم کہائی ہی کہ چومون دہلیز بہشت کی چوکہٹ کو اور
حور العین کو پس حکم دیا اوسکو پیغمبر نی اپنے باپ کے منہ اور اپنی مان کے ہاتھ چومنے کے لیے کہا اوس
شخص نی کہ اگر نہون مان باپ اوسکے پس فرمایا کہ چوم قبرین انکی اوس نی کہا کہ اگر نجانتا
ہووے انکی قبرون کو حضرت نی فرمایا کہ کہینچ دو خط ایک کو مان کی قبر ٹہیرا اور دوسرے کو باپ
کی قبر پس چوم اون دونون کو اور گنہگار نہو اپنی قسم مین فقط موافق تحریر عبد اللہ نو مسلم کہ
قبر کا چومنا اور اوسکے گرد گہومنا شرک فضیح ہے اور بدتر اوسکے یہ کہ محمد صاحب نی سوگند شکنی کے
لیے جہوٹا بہانہ کیا اور مسلمانون کو تیر شرک وکفر کا نشانہ حاصل آنکہ حضرت نی عہد و سوگند وفا نکرا
اور عدم لزوم کفارہ پر اکتفا نفرما کر امر خلاف شریعت مین مشغول کیا اور عہدہ توحید وایمان سے
معزول یہ پیر اسلام کا طرز و انداز ہے جس پہ مسلمانون کو فخر و ناز ہے معترض اسکو [illegible]
مانند ہل و ریہ وہین کہ مخالفت عدل و عقل کرتا ہی یعنی قرآن کے مقابلہ مین ترجمہ عبارت
نقل کرتا ہی ہمارے نزدیک عبارت فرمان یزدان نہین ہے اور کتاب آسمانی نہین بلکہ تاریخ
ہندوستان ہے اور مشتمل بر گذارشات باستان مقابلہ تاریخ و کتاب آسمانی لائق نہین ہے گل
خزہرہ و ہمرنگ شقایق نہین اگر مولوی جی عقل سنی رس سے کام لیتے تو وید اقدس ہو الہام
ہی علاوہ اسکو اصل عبارت عبارت سے گفتگو نہین ہے اور ترجمہ ہو بہو نہین افراط و تفریط پر
حاوی ہے کب معنی و مطالب یا وہی ہے مخالف نہین دیکہتا کہ ہے بجنسہ عبارت حدیث و قرآن
رقم کی ہے اور مسلمانون سے کہو سبقت ہے کہ قلمی ہے اور جن نے کسی سے عہد و پیمان نہین کیا اور
وید میران درمیان نہین دیا بلکہ اپنے دل مین کہا کہ جو کوئی یہ کلمات مجہ سے کہیگا کہ دوسرے کو

برائت معرفت پھر بھی دشوار ہے باشد احتمال آب دنا جواب مولوی محمد علی کو جو صلاۃ الظہر بدلہ
ہے کل عذر ہے بلکہ ذرن جس پر **سوط الجبار** یعنی این قسم قسم چنانکہ در مذہب ما
بعضی ملامت دادن کفارہ جائز نیست و در دین ہنود بطریق مستحق واجب است بر قتل برہمن عمدا و بغیر
کفارہ واجب و در ہنود کفارہ ہم نیست و بعد علم لزوم کفارہ ہم اکتفا نکردہ حکم ارتکاب امر یکہ بر
خلاف شرع است تحلیل این قسم نامزد شدہ چنانکہ در مہابھارت [illegible] ن پیپ قومیت کہ ارجن شیر
برائے کشتن راجہ متبشہر را و برکلان خود کشیدہ باشری کرشن گفت کہ کسیکہ ارجن کو بد کہ کمان گانڈیو
بدیگرے بدہ عہد کردہ ام کہ آن را کشتم و راجہ متبشہر جدی بگر ارجن گفت کہ کمان گانڈیو خود را
بدیگرے بدہ پس راجہ را بکشتم شری کرشن گفت کہ لعنت بر تو باد انچہ تو عہد کردی از روی نادانی
است راست گفتن ہیچ جائے باشد کہ دروغ گفتن مانند راست باشد ارجن گفت کہ انچہ گفتنی است
است اما علاج عہد من چیست شری کرشن گفت کہ تو عہد خود را درست ساز بدین طور کہ راجہ
متبشہر را پیش کوئی ہمین قدر ہیچ چیزی کہ از تو نسبت او واقع شود عہد تو درست خواہد شد نسبت او
مساوی طمع او باشد کہ گوئی ہمانا کہ او کشتہ باشی ارجن زبان بکشاد طعن برقمار بازی او کرد بعد ازین
ارجن از تاسف گفتن متبشہر و ندامت شدہ قصد قتل خود کرد شری کرشن گفت کہ اگر خود را کشتی
بعد ازان نیز روی پس علاج آنست کہ خود را بستائی کہ ہر کہ زبان بمدح خود کشود ہمانا کہ خود را
کشت انتہی ما الیہ الاحتیاج فرمایئے کہ طریق تحلیل قسم کہ در شرع ما ہست بہتر ہست یا این قبان تو
[illegible] ہنود شری کرشن **جواب** جبکہ ارجن نے سوگند شکنی نہیں کی اور وعدہ بیجا پورا نہیں
کیا تو وہ کیونکر کفارہ دیتا اور کس واسطے مذہب فضول خرچی کا اجارہ لیتا باوجودیکہ محمد صاحب نے
برعکس اسکے کیا پھر بھی کفارہ نہیں دیا اگر دیا ہو تو سوگند کہا ہے اور اپنی زبان سے دروغ بیان
کرنا ثابت ہے یہ بات کہ ارجن نے عہد شکنی نہیں کی عنقریب بطرح اہل ادراک ہوگی اور دروغ
محمد علی سے تہی ہلاک ہوگی **قول** و بعد علم لزوم کفارہ ہم اکتفا نکردہ الخ محمد صاحب نے سائل کے
ماں و بہنوں کی رعایت نہ کرکے [illegible] کفارہ پر کفایت نہ کرکے اسکو امر خلاف شرع سے آگاہ

اور اور مولوی مین خواستہ ہوں وہ پیرو افزا کردے تھے قرآن مین بہی خلاف واقعہ بات ہے کہ
سورۂ تحریم مین کچھ اپنی ایجاد نکر دو گے او مضمون وجو کچھ روایتیں او نکو کوئی آپکو صادق ہوگا
اور آپکی دلیل کے دعوی کی مطابق نمانیگا اگر کچھ شرم وحیا ہو تو ابہی وقت نہین گیا ہی فرمایئے
کہ مصنف قرآن نے سورۂ تحریم کے کونسے لفظ مین اشارہ کیا ہے کہ محمد صاحب نے کفارہ دیا ہے **قولہ**
یعنی مخصوص بآنحضرت نیست بلکہ عام ست برای کافۂ مومنین فقط بلا شبہہ جب کلام پیغمبر اسلام فائدہ
ہے وہ امت کے حق مین لا کلام جائز ہی یعنی جبکہ سوگند شکنی فخر امام ہے تو مریدون کے لئے اوسکی
کیا الزام ہے **قولہ** وہ جگہ یہ عقلاً مذموم نیست فقط بلا شک سوگند شکنی وعہد برشکنی عقلاً مذموم ہے
مولوی محمد علی کو کیا معلوم ہے کہ عقل سے بہرہ ہین اور خر حماقت سے محمود اگر اونکو عقل ہوتی تو دین ہوتی
ترک طاعت جہال عرب خدا کا ایمان و دین ہوتی **ہ** بعض وکینہ مسدود راحمق کند چو عقل با
بے نور و بیرونق کند **قولہ** چہ در ین نقض عہد نیست فقط یقین محمد صاحب نے نقض عہد کیا خواہ
قسمت ماریہ مین عہد کیا خواہ شربت شہد پیا کیونکہ محمد صاحب نے حفصہ سے یہی کہا کہ مین نے فلانا کام
اپنے اوپر حرام کیا اور تو سن نفس کو رام کیا واللہ مین ابداً فلانی چیز استعمال مین نہین لاؤنگا
اور فلانا صید جال مین نہین اصل مضمون یہی ہے اسکو عہد کہیے یا سوگند دونون کا ایک مفہوم ہے مانند
لفظ بخیل و کلمۂ لئیم ہے اگر آپکو اس مین گفتگو ہے تو یہی چوگان و گوی ہے تعریف عہد و سوگند کیجئے اور فیما بین
تفاوت قلمبند **قولہ** و بلحاظ احترام اسم الٰہی ادای کفارہ واجب شدہ فقط اگر ادای کفارہ واجب ہوتا
تو حضرت کے لئے یہ بلحاظ اولیٰ مناسب ہوتا حالانکہ حضرت نے کفارہ نہین دیا اور بدل سوگند شکنی
گوارہ نہین کیا جبکہ حضرت نے اسم الٰہی کا احترام نہین کیا اور بدل مناہی کا التزام نہین تو آپکی سادی
گفتگو ناکارہ ہے اور نامناسب ترانہ کلام ابراہیم وسا ہے اگر حضرت نے سوگند شکنی کا کفارہ دیا ہو
اور کسی حدیث و مصحف نے اوسکی جانب اشارہ کیا ہو تو حوالہ دیجئے اور نسیم براتی کو دنبالہ دیجئے
قولہ پس جای اعتراض باقی نماند فقط بلا شبہہ جب تک کہ صاف وود دھوالۂ ساقی رہیگی سوگند
شکنی حضرت کی شکایت باقی رہیگی ہمچنان گفتگو سے طویل ہوئی اور معنی آیت وسعایت مین تامل

محمد صاحب نے شہد سے عہد کیا اور بعدہ برخلاف اوسکے عہد کیا تو کہا گیا کہ اپنے نفس پر حلال چیز حرام
کی توبہ نصوح از شراب کلفام کی چند روز بعد عہد توڑا اور ساغر پیمانہ سے رشتۂ الفت جوڑا پھر
مولوی صاحب کی نگاہ میں بھی حضرت لائق الزام ہیں اور بانی مبانی شرع حلال **قولہ** دوم آنکہ
دو امر کہ در اصل مباح باشند بر ترک یکے قسم کنند فقط اس فقرہ میں دو کی قید بیجا مذکور ہے اور محض
زائد اسیقدر عبارت چاہیئے کہ امر مباح کے ترک پر قسم کہا وے اور نہ بخلاف شریعت الہام و کلام پاک
چونکہ مولوی صاحب کو لغو گفتاری سے ملال نہیں ہے اور اپنی تضیع اوقات پر خیال نہیں لہذا
اونکا کوئی فقرہ غلطی صریح سے خالی نہیں ہے اور سوا بو الفضولی کے گفتگو عالی نہیں **قولہ** و
بعد ازان ظاہر شود کہ در حقیقت امر یکہ بر ترک تحریم آن سوگند کردہ اہبتر است فقط یہاں سے ظاہر
ہوتا ہے کہ جسوقت محمد صاحب نے ماریہ قبطیہ اپنے اوپر حرام کی اور توسن شہوت کو لگام دی اوسکے
بعد اونکو معلوم ہوا کہ کنیزک سے صحبت بہتر ہے بلکہ برتر از حج اکبر ہے اوس سے پہلے مسائل حلال و حرام سے
آگاہ نہیں تھے اور واقف از حلت و حرمت واہ نہیں پس اوسوقت حضرت نے ماریہ سے جسقدر
بنا مباشرت ڈالی ہوگی تخصیص حرمت و حلت سے خالی ہوگی ای علم و فضل سے بے بہرہ سرور انبیا و
پیغمبر کبریا **قولہ** قسم اول واجب الایفاست و نقض آن معصیت کبیرہ است فقط ہم اول ہی
ثابت کر چکے کہ فعل محمد صاحب قسم اول میں داخل ہے اور عذر مولوی جی لا حاصل ہے لاریب حضرت مرتکب
معصیت کبیرہ ہوئے اور تاج رسالت تاریک و تیرہ جو کوئی اسطرح قول امام زاہد ہے اوسکے نزدیک محمد صاحب
پر دونون طرح کی سوگند شکنی عائد ہے کیونکہ اول اونہون نے ترک عسل کا عہد کیا اور بعدہ برعکس
اوسکے شربت شہد پیا استواری عہد کے لئے سوگند اللہ کہائی اور بغیرت شکستہ دمانی جو کوئی روایت
ماریہ قبول کریگا وہ بھی مولوی جی کو اسیطرح ملول کریگا کہ محمد صاحب نے عہد برہمزنی بھی کی اور دو
سوگند شکنی بھی وہی امام زاہد نے جو کچھ عہد و سوگند حضرت کی نسبت رقم کیا ہے وہی مصدق
روایت ماریہ قبطیہ نے تسلیم کیا ہے فرق بہت کم ہے البتہ بجاے کلمہ عسل لفظ ماریہ حوالہ قلم ہے اگرچہ عبارت
امام زاہد بانتسبیہ قابل رقم نہیں ہے مگر بپاس خاطر تفصیل ادا دو باہ بھی زیب تحریر عبارت ہکذا اینجا

منع نیست اول آنکہ باکسے عہد بندد دوم آنکہ نذر و امری کہ در اصل مباح باشد بر خود حرام کند
بعد از آن ظاہر شود کہ در حقیقت امر کہ بر ترک و تحریم آن سوگند کردہ است بہتر است قسم اول واجب
الوفا است و نقض آن معصیت کبیرہ است چنانکہ فرمودہ (اوفوا بالعقود) و نیز وارد شدہ (ان
العہد کان مسئولا) و قسم آن از کفارہ مرتفع نشود و قسم ثانی جائز است کہ کفارہ دادہ سوگند
بشکنند چنانکہ در سورہ تحریم واقع شدہ (یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک) و این حکم مخصوص بآن
حضرت نیست بلکہ عام است برائے کافہ مومنین ہیچگونہ مخالفہ معصوم نیست چہ درین نقض عہد نیست
و لہذا احترام اسم الہی را کفارہ واجب شدہ پس ہیچ جا اعتراض باقی نماند **جواب** اگر
مولوی صاحب کے نزدیک روایت ماریہ مخالف اسلام ہوتی اور برعکس وحی والہام تو بالضرور تحکم
تمسک کرتی اور تکذیب محدثین و مفسرین وہ بدوجہ تنکا اونہون نے گوشہ خمول لیا ہمارا اعتراض
قبول کیا اقسام سوگند شکنی بیان کرنے لگے اور اختلاف آیات عیان سورۃ الجبار کے ہر ایک
صفحہ سے تکذیب قرآن وحدیث نظر آتی ہے مولوی محمد علی کی بہر حیاتی ہے جو کچھ اونہون نے خیال
دوڑایا ہے اور مطلب مضمون قرآن تہ و بالا ہے و سکے رکھیطرف زبان حق بیانی بہرتی
ہے اور عظمت سورۃ الجبار و مانشک کیطرح نظر دوڑاتی ہے **قولہ** این قسم سوگند بر دو نوع
است الخ اگر این کا اشارہ الیہ پیغمبر کی سوگند ہے تو حماقت چند در چند و مقام تشخیص ہے کیونکہ
سوگند پیغمبر مین تعدد نہین ہے پس دو نوع ہونا اوسکا خالی از تردد نہین شاید کہ محمد صاحب نے کئی بار
قسم توڑی ہوگی اور مصنف قرآن نے اوسکی تشریح بقلم چھوڑی ہوگی اگر مشار الیہ این کا سوگند عام ہے
تو کلمہ این قسم کا کیا کام ہے صرف اسیقدر عبارت کی ضرورت ہے کہ سوگند بر دو صورت ہے
اصل وہی ہے کہ لفظ این قسم فاضل ہے اور مولوی جی کی تردید اصل پر گواہ عادل ہے قطع نظر ازین
قرآن وحدیث مین دو نوع پر ہرگز سوگند کی تقسیم نہین کی گئی بلکہ یہ بحث لوح محفوظ پر
بہی مرقوم نہین اختراع محمد علی ہے لہذا الفاظ فاحشہ سے مشتمل ہے **قولہ** اول آنکہ باکسے عہد
بندد خطا لا ریب سوگند حضرت قسم اول مین داخل ہے لہذا اس تقریر کا یہی حاصل ہے کہ اول

آیت جو حفصہ و ماریہ کی بابت نازل تھی آیت (اطیعوا اللہ والرسول) سے حرام حلال نہیں ہو سکتا
اور شراب کا کلام نازل نہیں ہوا واسطے حضرت (آیت لم تحرم) کی بنیاد ڈالی حرام کو حلال کرنے
کی ایجاد نکالی اگر آیت (اطیعوا اللہ والرسول) میں حرام کو حلال کرنے کی کوئی صورت ہوتی تو اعتراض
(آیت لم تحرم) کی کب ضرورت ہوتی قطع نظر اس میں اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے ثبات
خود جدا ہے پس آیت میں لفظ رسول شامل ہے اور مصنف قرآن پر بالکل کوئی نازل نہیں ہے
کہ مصنف اعجاز محمدی (تفسیر حسینی) سے اوس ہی سبب وہ آیت تحریر کیا ہے اور بدرجہ نہایت تزویر
اصل مضمون پوشیدہ کیا ہے اور غنچہ شگفتہ خورشیدوار افراط و تفریط دی ہے اور بدرجہ غایت اغلاط
و تغلیط کی ہے لہذا بندہ اول نقل عبارت جس میں واغلط حرف بحرف لکھتا ہے اور علاج مگر مخالف یقین
رعایت قافیہ و ردیف ضرور نہیں ہے اور اصل مطلب میں تبدیل و تحریف منظور نہیں عبارتہ ہکذا
نقل است کہ حضرت پیغمبر شربت عسل دوست داشتے وقتے زینب مقداری عسل داشت و ہرگاہ
آنحضرت بخانہ وے آمدے زینب ترتیب شربت فرمودے و آنحضرت را در خانہ وے بجہت آن توقفی بیشتر
واقع شدے آن حال بر بعضے ازواج طاہرات گران آمد عائشہ و حفصہ اتفاق نمودہ مقرر کردند
کہ آنحضرت چون از آشامیدن شربت عسل در خانہ وے شود ہر کدام از ما کہ در آید گوئیم از تو بوئے مغافیر
مے آید مغافیر صمغ درختے ست کہ عرفط خوانند و ایماکرییه دارد و حضرت بوئے خوش را دوست میداشت
و از روائح ناخوش محترز مے بود پس آنحضرت روزے شربت عسل آشامیدہ نزد ہر کدام آمد گفتند یا
رسول اللہ از شما بوئے مغافیر مے آید ایشان در جواب فرمودند مغافیر نخوردہ ام اما در خانہ زینب
شربت عسل آشامیدہ ام گفتند زنبوران عسل از شکوفہ عرفط چیدہ بودند امام زاہد آوردہ کہ چون
این صورت مکرر شد و جو گفت حضرت فرمود حرمت العسل علی نفسی واللہ لا اکلہ ابدا آیت آمد (یا ایہا
النبی لم تحرم) الخ بیان سے ظاہر ہو کہ جس قدر اعتراض روایت ماریہ پر آتے ہیں اس پر اوس سے زیادہ تر
آتے ہیں جس قدر اعتراض کہ دونوں جگہ مساوی ہیں فقرات بالا اونکے حاوی ہیں اب بیان
اعتراضات تازہ ہے بر عبارہ سخن کا نامہ ہے اول آنکہ حفصہ عائشہ حاسدہ تھیں اور اوسی

باوجود انحراف کے محمد صاحب نے رضاے الٰہی خواہش نفس پر چیز کو نہ دیا نہین جب حفصہ نے شکوہ پر شکایت کی
اور بیہوشی کی حضرت نے انصاف فرمایا اور اپنا قصور معاف کرا کر قسم کھائی کہ آج سے مین نے ماریہ
قبطیہ اپنے اوپر حرام کی اور بسبب تیر گا نفس امارہ کی لگام تھام لی بعد چند روز کے اس آیت نے
نزول فرمایا اور دوبارہ حضرت نے ماریہ قبطیہ کو قبول کر لیا (یا ایہا النبی لم تحرم) الخ یہ آیت سورہ
تحریم میں ہے اور ماریہ جاریہ کی تحریم میں اصل اس سرگذشت کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ محمد صاحب نے بپاس
خاطر حفصہ ماریہ اپنے اوپر حرام کی سو کامرانی کی شام کی جب اوسکے بغیر صورت تسکین نہ دیکھی اور بیقراری
دیکھا اور مین نہ دیکھی تو یہ آیت بنائی اور حفصہ کی شکایت مٹائی اب ہم کام کا کلام وزبان بعد ہدیۃ الاصنام
کرتے ہین اور تصدیق مثل مشہور اول طعام بعدہ کلام کرتے ہین **ہدیۃ الاصنام** چرا
نہیمنی خیال نمیکنند که چون آنحضرت بجہت خوشنودی حفصہ تحریم ماریہ قبطیہ بر خود فرمودند این معنی
پسندیدہ جناب الٰہی نشد لہذا حکم بشکستن آن تحریم صادر شد که چرا حرام میکنی آنرا که حلال کردہ
است خدا تعالی بر تو ما حاصل اینکه این تحریم پسندیدہ جناب الٰہی نشد و ازین معنی ہیچ نقصان در
عصمت نبوت لازم نمی آید چه این قسم از ترک اولی بود نه از ارتکاب حرام مثل زنا و صریح در کلام الٰہی مذکور
است که (اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول) لہذا اطاعت رسول بر ہمہ مومنین و مومنات واجب و فرض گردید
پس ہمین آیت کافی ست حاجت وارد کردن کدام آیت دیگر برائے حفصہ و ماریہ چہ باقی ماند **جواب**
اگر کلام مؤلف ہدیۃ الاصنام مہمل کیا جاوے تو محمد صاحب کو کسی طرح بری قبول کیا جاوے اول آنکہ حضرت
ایک کی خوشنودی کے لئے دوسری پر ظلم و جبر کرتے تھے اور مظلوم و مجبور اپنی بے انصافی پر صبر
کراتے تھے پس محو تعصب طرفداری تمہارا بصورت عیاری و مردم آزاری دوم آنکہ حرکات و
سکنات حضرت پسندیدہ جناب کبریا نہین تھین بلکہ خالی از مکر و ریا نہین پس افعال پیغمبر مرحوم
اعمال ابلیس مرجوم سے جدا نہین سمجھو کہ دونون پسند خدا نہین اب مخالفین کا وہ دعوی کہ جو کچھ
مصطفی کرتے تھے وحی خدا کرتے تھے باطل ہوا اور علیہ پرستی کو عاطل کیونکہ اگر وحی کی حرکات
مطابق وحی ہوتین تو کیونکر ناپسند جناب الٰہی ہوتین شاید کہ خدائے محمد نے یہ حکم کیا [illegible]

بشریت اسلام را اصل کردامی طعن نیست چنانچہ مرجانم قسمتی آں کو سعدہ نا مدیگر اختلال
صحبتش بوس وکنار اندن انبیا یا بادہ جاند این اسعد ول قداشتن قابل موافقت
و غیرت یا یان منصب نبوت و آں بفضل الہی ہرگز نظہور نیامدہ بلکہ زید رضی اللہ عنہ را از طلاق
دادن منع میفرمودند آرے بعد طلاق و انقضاے عدت خواستگار زینب گر و ندد رین ہیچ
قباحت نیست بخلاف داؤد و سلیمان علیہما السلام کہ ز اہل کتاب ازین گذشتند و نوبت بنا
و بت پرستی و بنا سازی بتخانہا رسانیدند و خیال کنند کہ ہرگاہ از برادران کلان جناب مسیح
کہ فرزند خدا اند بعضے زنا کردند و بعضے در عشق و محبت زنان بگفتن نشان نوبت بہ بت پرستی
رسانیدند پس اگر دل محمد کہ عبد اللہ و بن عبد اللہ ست اضطراراً بند ربود و ناہم مباد رنگرود
از چہ بود خد طعن مشہود انتہی یہاں ہے ظاہر ہے کہ جیسے داؤد زن اوریا پر مشتاق ہوا ویسے ہی محمد کو
زوجہ زید کا اشتیاق ہوا جو کوئی کلام صدق پیام ازالۃ الاوہام سے پہریگا اوسکا ملت باسلام
سے گریگا اگر تصدیق مولف ازالۃ الاوہام سے انکار کروگے یا بام اعتبار سے گروگے کہ ظفر ہیں
کی صفوہ صدہ بنشتا دو ہفتم میں آپ نے اوسکو اپنا مولا قرار دیا ہے اور اپنی عبدیت اور اوسکی مولائی
کا اقرار باصرار کیا ہے وہان کی اصل عبارت یہہ ہے (اگر کسی شخص کو شوق اونکے دیکہنے کا ہو کتب
مباحثۂ اہل اسلام و نصاریٰ کو ملاحظہ کرے علی الخصوص استفسار مولانا آل حسن اور ازالۃ الاوہام
مولانا رحمت اللہ اور اعجاز عیسوی ڈاکٹر وزیر خان کو الخ) اگر آپکا مولا راستی پسند ہے تو بیشک
خاطر عاطر حضرت محمد زوجۂ فرزند ہی اگر مولوی محمد علی بعد ازین تعشق حضرت سے انکار کرینگے تو مخالفت
متقدمین و متاخرین اختیار کرینگے یہان تک تکذیب سوط الجبار ہوئی گلزار اسلام کی خزان بہار
ہوئی پیغمبر اندمن کی حق بیانی ہی اس سے سنگ بر سینۂ مسلمانی ہی اسکو سہہ کی لکہہ جائیے
اور آیہ (تخفی فی نفسک ما اللہ) الخ کی تفسیر لئے اب مولوی محمد علی کو جو ملک الزام ہوا ہے اوسکی
کلوز کا نام ہوا ہے **سوط الجبار** ہوا تعشق آنست کہ تشری کرشن از طرف رکمنی وغیرہ بدا
مدول خواستند چنانکہ در اد بہاگوت مرقوم ست کہ جناب رکمنی سری کرشن سے

نے تو تمہاری کتابوں سے مطلب مضمون حنفا عرفا لیا ہی اور چراغ سے چراغ روشن کیا ہی پس یہ حرکت
تو کہو سوادی سے دشنام دیجیے اور سیاہ درونی سے سخت کلام نہ کیجیے اگرچہ مولوی صاحب بسبب تحصیل
کے تحصیلداری سے معزول ہین مگر ہنوز سخت کلامی سے مشغول ہین سے گذشت عمر و نکردی کلام
خود با نرم و تا چہ حاصل ازین آسیا و دندان ست والیہ مفسرین و محدثین سے جنگ کیجیے اور اون سی
کا قافیہ تنگ کیجیے بندہ معذور ہے بالکل اون ہی کا قصور ہے جو بات اونہون نے مذکور کی ہے اوسکی
ہم نے نقل بہ تمام کی ہے تفسیر احمدی وغیرہ دیکھیے اور تفسیر قرطبی و واحدی دیکھیے معالم و روضۃ
کیجیے اور مصنف حیات القلوب کو جواب دیجیے شیعہ و سنی کا یہی دین ہے گو مولف سوط الجبار سمجھین یا نہ سمجھین
عشق زینب سے دل حضرت کا بیچین ہے یہی مذہب فریقین ہے اگر کا عقد دل سیاہ کرنا اسیکا نام ہے
تو روز اول سے علمای اسلام کا یہی کام ہے کہ بالفاظ تعشق و ہوا کا عقد دل سیاہ کرتی ہین اور دیدۂ
عصمت تباہ آپنے مطالعہ روضۃ الاحباب کیا ہوگا اور دیباچہ حال متقدمین بالاستیعاب متاخرین
مین سے ایک مولوی رحمت اللہ مولف ازالۃ الاوہام ہے وہ بھی اسی شراب سے سرمست مدام ہے نسخہ
ازالۃ الاوہام دیکھیے اور عبارت صفحہ سہ صد و ہفت و ہشتم بغور تمام دیکھیے یکبارہ عبارتہ امر جبلی طبع آنکہ
انبیا بشر اند ہر آئینہ لوازم بشریت از ایشان مفقود نہ اند چنانچہ مسیحیان ہم باوجود دعوی اتحاد ذات
مسیحی بذات خدا اعتراف دارند کہ ایشان نان میخوردند و شراب مینوشیدند و بول و براز کردند و غمگین
و حزین میشدند و دعا از جناب الہی میکردند و گاہی نفی علم و قدرت بعض اشیا از خود میفرمودند
و تکلیف بر داشتہ مصلوب شدہ جان دادند و امثال تلک الامور چنانچہ در فصل اول باب دوم این
کتاب مشروحاً حوالہ قلم شدہ اند و میل خاطر اضطراراً رفتن بسوی زنی از زنان ہم از قبیل لوازم
بشریت ست و درین امر اضطراری معذور اند بلا با وجود آن عصمت انبیا و توفیق الہی مانع از زنا
ہمچنین از ارتکاب محرم شریعت شان ثابت نزد اہل اسلام ست انتہی صفحہ سہ صد و ہفت و ہشتم
ازالۃ الاوہام مین اس مطلب کی تفصیل ہے جو نے تعشق حضرت کی دلیل ہے یکبارہ عبارتہ اگر طعن باقیاس
این ست کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بودند چرا دل شان بر زینب رفت گوییم کہ رفتن دل انبیا مقتضی

فقط اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زید پیرایہ نہ ہولتو کلے سے برہنہ تہا اور اوس کی جانب سے نذی ہوا اور باقی
پہنا تہا اسیواسطے اوسکو حکم ہوا کہ تو پہنیگا ہو اور رندی ہوا اور باشی سے دست بردار ہو گرنہ اس حکم
کی کیا ضرورت تہی اور اسکی صحت کی کیا صورت تہی **قولہ** می سید آنچہ مضمر در دل خود اے اللہ
تعالیٰ ظاہر کنندہ اوست الخ فرمائیے محمد صاحب سوائے عشق زینب کے کیا چیز دل میں پنہان رکہتے تہے
اور کس سے پنہان رکہتے تہے جسوقت آپ اپنے قول کی تفسیر کرینگے لابد کلمہ آنچہ کو بلفظ عشق تعبیر کرینگے
برائے خدا انصاف حق کیجئے اور جگر حیلہ جوئی اور ہنوز کوئی شق کیجئے مولوی صاحب کی اس گفتگو سے ثابت ہے
کہ حضرت دل میں یہی مضمر رکہتے تہے کہ جب زید زینب سے دوری کریگا ہمارے دل سوختہ پر مرہم کافور کی
دہریگا ہم اوس سے عقد پیوند کرینگے اور اپنا دل پژمردہ خرسند کرینگے جو کچہ اصل مطلب تہا وہ ہمنے
عرض کر دیا اور فقرہ فقرہ کی تفسیر سے کاغذ بہر دیا زیادہ فرصت کلام نہین ہے اور اقتضا مقام نہین **قولہ**
پس بود و این آیت آنحضرت زید را اجازت طلاق زینب دادالخ مولوی صاحب کہ اس فقرہ سے
ظاہر ہے کہ جب حضرت نے اس آیت کی بنا ڈالی اپنے سر سے بلا زنا ٹالی پھر تو خالد و بکر کا خوف
نرہا اور اندیشہ عمر بن خطاب عبدالرحمان بن عوف نرہا اگر زید محمد صاحب کی بات نمانتا اور افضل
طاعات نجانتا تو بالیقین حضرت نشان واودی دکہلاتے اور قتل زید بزہ وہی کراتے جان زید بمکرو
ریا جاتی اور قربت روح اور یا پاتی **قولہ** ازینکہ او تیا زینب پیش از عقد زید تمنا آن میداشتند
الخ اس فقرہ کی بندش مضبوط نہین ہے او کلمہ ازینکہ ما قبل و ما بعد سے مربوط نہین ہملہ اوسی مقولہ سے
کہ مولوی جی جسقدر الفاظ زائد لائے ہین اپنی تمنا اصل پر شاہد لائے ہین اگر ہندو و مسلمان
مولوی صاحب کے شاہد قبول کرینگے تو جناب کو کوچہ بکوچہ معقول کرینگے بس مولوی محمد علی میں بچین ہین
ہونگے نہین نہین نرگین ہونگے **قولہ** و مانع ازان نبود فقط اوسوقت محمد صاحب کو محبت زن
زید نہین تہی اور خاطر عاطر زنجیر گیسو مین قید نہین لہذا اوسوقت زینب کی چاہ نہ کی اور کوئی
مطلب کی راہ نہ لی جبکہ خانہ زید مین زینب پر نگاہ ڈالی دل سے آہ نکالی بس فورا اوسکی ہوا سے
ہوئے اور رستاع کس سیاب کے خریدار **قولہ** پس اینچہ معترض تراشیدہ بالفاظ عشق و ہوا الخ حضرت

زن اپسر خواندہ خود سانچو اہا تہی یہان سی ظاہر ہی کہ محمد صاحب دل سی زید کو مانع طلاق نہین ہوا اور سب
راہ نفاق نہین بلکہ یہی چاہتے تھے کہ دونون مین فساد ہو اور ہماری برآمد مراد ہووے اگر زید پاس
خاطر حضرت بابرکت نکرتا اور زینب سے قطع محبت نکرتا تو محمد صاحب کسی ترکیب سے زید کو بیدخل کراتے
یا فریب سے قتل کراتے جیسے داؤد نے اوریا کو فریب جان سے مروایا اور بعشا کی سیب بخدان سے بر کہایا
قولہ وچون نیستند کہ باہم این موافقت صورت نخواہد بست الخ اگر محمد صاحب جانتے تہی کہ زید
و زینب مین میل نہین رہیگا اور چراغ آشنائی مین تیل نہین تو اونہون نے کس واسطے دونون
مین یگانگت کرائی اور کس لئے زید کو طلاق سے ممانعت فرمائی شاید کہ افعال و اعمال حضرت
بے میل تہی اور بیکار تر از حنظل **قولہ** در دل مقرر داشتند کہ بعد تطلیق زید بپاس خاطر زینب
و اسباب نکاح خود خواہم آورد الخ اگرچہ آپکی بے انصافی سابقہ سے ہماری خاطر ملول تہی مگر
چونکہ یہان آپنے گفتگو سے قول کی سب ملال رفع ہوا اور دل پریشان حال جمع ؎
ہر چند کہ از جور تو ام خون رود از دل ۞ از در چو در آئی ہمہ بیرون رود از دل ۞ شکر خدا کہ مولوی حبیب
نے انصاف فرمایا اور اونکی زبان مبارک سے صاف بر آیا کہ محمد صاحب کا طریق نیک نہین تھا اور ظاہر و
باطن ایک نہین بظاہر زید سے کہتے تہے کہ زینب پر تشنیع تطلیق نہ چہوڑ اور اوس سے رشتہ تعلیق نہ
توڑ دل مین یہہ ہی مخفی رکہتے تھے کہ کب زید و زینب مین جدائی ہووے اور ہماری اوس بحر حسن سے آشنائی
متصور ہو تا نکہ محمد صاحب دل سے زینب پر عاشق تہے خواہ کاذب خواہ صادق تہے مولوی صاحب کی تقریر
کا یہہ ہی مطلب ہے کہ پیغمبر اسلام دل سے عاشق زینب ہے ایسے شخص پر جو کوئی ایمان لائیگا اپنی
بطالت آپ جان جائیگا ؎ باطلان را چہ رباید باطلی ۞ عاقلان را چہ خوش آید عاقلی ۞
قولہ طلاق مدہ زوجہ خود را فقط یہان سے جانا جاتا ہے کہ محمد صاحب آپ حیا و شرم زید سے ننگ رکہتے تہے
اور تنگ ناموس سے جنگ کر بارے نام زید سے کہتے ہے کہ اپنی بی بی سے جدائی نکر اور ترک
آشنائی نکر در باطن یہہ ہی چاہتے تہے کہ زید زینب سے پہلو تہی کرے یہہ ہی کرے یہہ ہی کرے
مطلب آنحضرت کا باطن صاف نہین تہا اور ملان سا کن انصاف نہین **قولہ** دعوی پیش آرم

بیان کیجے جسکو محمد صاحب اپنے دل مین چہپاتے تہے وہ کیا تہی پیغمبری یا میاں بی اصل یہ ہو کہ
وہ عشق زینب تہا جسکے چہپانے سے کچہ مطلب تہا اب بکار انکار مولوی محمد علی جو اسکا ابطال
ہوتی ہین اور بے وجہ دخل بیجا سخت بیحال ہوتی ہین **قولہ** چون وہ زینب و زید را اختیار بود
الخ یہ مضمون قرآن مین ہرگز نہین ہے اور مخالف معنی و مطلب قرآن ہو جائز نہین وگرنہ یہ مضمون
مذکور ہے تو نکالیے اور نقل بہ تصور فرمائیے مولوی جی وید پر تو بہتان کرتے تہے قرآن کی بہی وہی شان
کرنے لگے پس معلوم ہوا کہ جیسے انکو ہماری کتاب قدس سے آگاہی نہین ہے ویسے ہی علم قرآن کا بہی
نہین دونون طرف سے راندہ ہین محض ناخواندہ ہین گو جا نام محمد علی ہین مگر امی اصلی ہین
علاوہ اسکے جبکہ زید و زینب مین موافقت نہین تہی اور در میان میان و بی بی کو موافقت نہین
تو خدا و رسول نے کسواسطے دونون کا پیوند کیا اور کسو سطے فیما بین رشتہ زوجیت و شوہریت
پسند فرمایا شاید کہ تجویز خدا و رسول نا پائدار تہی اور محض فضول و بیکار **قولہ** ازین ناموافقت
آنجناب را ملالتی بر خاطر رسید فقط اگر حضرت کو ناموافقت زید و زینب سے فی الحقیقت ملالت ہوتی تو
بعد جدائی از زینب بہی وہی حالت ہوتی حالانکہ جسوقت خانہ زید مین زینب کا دیدار ہوا تیر مژگان
سینہ سے پار ہوا پہر تو حضرت دل مین یہی کہتے تہے کہ جب زید و زینب مین جدائی ہوگی ہمارے
لئے بہلائی ہوگی یعنی غم فرقت سے رہائی ہوگی اور عروس مطلب سے کہ خدائی بیان اسکا آیندہ
ہوگا اور منکر ہماری زیادہ شرمندہ **قولہ** زید را از طلاق او مانع میشدند فقط فی الحقیقت اسکا
ثبوت دشوار ہے اور ظاہر داری کا کیا اعتبار ہے البتہ ظاہر مین محمد صاحب زید کو طلاق زینب سے منع
کرتے تہے فی الواقع خوش کرتی تہی کہ دل سے یہی چاہتے تہے کہ زینب زید سے الگ ہو اور وہ
محفوظ از سنگ ہے اور اگر مولوی جی کی رائے صواب ہوگی تو رجوع بروضۃ الاحباب ہوگی کہ وہان
قصہ زید و زینب کی تاویل کی ہے اور جہانگا اسی مطلب کی تفصیل کی ہے چنانچہ چون رسول
اللہ را خدا تعالی معلوم کردہ بود کہ زینب داخل زوجات وی خواہد بود خاطر مبارکش میخواست کہ
زید وی را طلاق دہد لیکن شرم نمیگذاشت کہ او را امر کند بطلاق زینب و نیز از آن می اندیشید کہ مردم گویند

بات نہین ہے لہذا ہم اوسکا رد الگ نہین کرتے صرف تحصیل حاصل مین تامل نہین کیونکہ
مصنف ہدیۃ الاصنام کی تکذیب مین اوسکی تکذیب ہے آقا کی تادیب مین مولی کی تادیب
ہے اب سنیے خوش مومنین مؤلف سوط الجبار جسکی ریش دراز تر از دم حمار ہے **سوط الجبار**
قصہ زید و زینب انچہ از کتب معتبرہ و قرآن ثابت است این ست کہ چون در زینب و زید موافقت
نبود و درمیان این ہر دو عقد ازدواج بموجب امر آنجناب منعقد شدہ بود ازین ناموافقت آنجناب
را ملالتے بر خاطر میرسید و زید را از طلاق او مانع میشدند و چون میدانستند کہ باہم این ہر دو موافقت
صورت نخواہد بست و انجام کار نوبت بمفارقت خواہد رسید در دل مضمر میداشتند کہ بعد تطلیق زید
بپاس خاطر زینب او را بحبالہ نکاح خود خواہم آورد چنانکہ خداتعالی فرمودہ (اذ تقول للذی
انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک علیک زوجک و اتق اللہ) یعنی وقتیکہ میگفتی بآنکسیکہ خدا بر وے
انعام کردہ و تو بر وے انعام کردی طلاق مدہ زوجہ خود را و تقوی پیش آر و (تخفی فی نفسک ما اللہ
مبدیہ) یعنی میداشتی مضمر در دل خود انچہ اللہ تعالی ظاہر کنندۂ اوست پس بوعد این آیت آنحضرت
زید را اجازت طلاق زینب داد و زینب را بنکاح خود در آورد از ینکہ اولیاے زینب پیش از عقد زید
تمناے آن داشتند کہ خود آنحضرت او را در نکاح خود آرند و مانعے از ان نبود پس انچہ معترض
تراش خاب الفاظ عشق و ہوا کاغذ و دل خود سیاہ کردہ ہست و بطلانش ہویدا نیست **جواب**
اول یہی کتب معتبرہ کا نام لیجیے بعد ازان کلام کیجیے حیلہ و حوالہ سے کام نہین نکلتا صمصام چوبین سے
انتظام نہین چلتا اگر کتب معتبرہ سے مجموعۂ تواریخ و سیر و فقہ و حدیث مراد ہے تو تعشق حضرت کسوا سیطے
استبعاد ہے کیونکہ اہل تواریخ و سیر وغیرہ نے تفصیلوار بیان کیا ہے کہ محمد صاحب نے کار عشق بدل
و جان کیا ہے اگر اس بات مین شک دامنگیر ہے تو بالاعبارت روضۃ الاحباب سندگا زیب تحریر ہے
اوسی سے حقیقت حال جان لیجیے اور اپنا اطمینان کیجیے نام قرآن نہ لیجیے اہل ایمان کو پشیمان نکیجیے
کیونکہ قرآن سے عشق محمد بوضوح ثابت ہے اور جماعت مخالفین مانند گلۂ مذبوح ساکت اگر آپکو
حوصلہ گفتگو ہے تو یہ ہی چوگان یہ ہی گو ہے قرآن ہاتھوں مین لیجیے او مطلب آیہ (تخفی فی نفسک

حبیب ہین **قولہ** اگر بتقدیر محال آنحضرت با زینب عشق پیدا شد الخ اصل یہہ ہے کہ
جسوقت محمد صاحب زینب کے طلبگار ہین تھے اور اوسکے تیر مژگان فگار ہین اوسوقت اونکے
واسطے راضی کرنے عبداللہ و زینب کے آیت نازل فرمائی اور زینب محل خاص زینت
داخل کرائی اور جسوقت زن زید پر مفتون ہوئے اور لیلی جمال زینب پر مجنون اوسوقت وحی
آیت ارسال کرائی اور زن فرزند اپنے لئے حلال فرمائی فی الحال خدا آنحضرت کا آسمان
تک عمل گیا اور پردہ دینداری بالکل کھل گیا **قطعہ** بسے درونت برہنہ از تقوی ہکن
بیرون جامۂ ریاداری چہ پردۂ ہفت رنگ را انگذارہ تو کہ در خانہ بوریا داری ۔ اگر حضرت مرتکب
عشق ہوتے اور طلاق زینب سے ناراض تو کسواسطے آیات تصنیف کرتے اور تفضیح اوقات شریف جو
کوئی ان آیتون کو جانب الہی سے گمان کرتا ہے وہ ذات الہی پر بہتان کرتا ہے **قولہ** بلکہ
دخول او در ازواج آنحضرت محض بارادۂ الہی واقع شد فقط اگر زینب بحکم الہی ازواج حضرت
مین شامل ہوتی اور بمشیت ناآشنا ہی پر تو مہر نبوت سے مانند ماہ کامل ہوتی تو اول زید کی استعمال
مین نہ آتی ماہی آسمان صیاد زمین کے جال مین نہ جاتی مالکۂ ملک غلام ہوتی عروس عصمت
آوارۂ لب بام ہوتی بر تقدیریکہ حکم الہی یہی ہوتا کہ زینب داخل ام المومنین ہووے اور سرفراز روے
زمین تو اول او تعالی اوسکو دیدۂ حضرت سے مستور رکہتا اور زوجیت زید پر مجبور رکہتا نخل غیر ہوتی
سقف کعبہ دہلیز دیر نہوتی در صورتیکہ خواستۂ خدا ایسا ہی ہوتا کہ زینب زیر عشق زید ہووے اور
آہوی حرم بانی بیت الاصنام کا صید ہووے تو زید و زینب مین فراق ہوتا اور جدا تریاق ہوتا پس عیان
واضح ہے کہ یہ دونون حکم خود محمد صاحب نے بروقت حاجت کے مسطور فرمائے اور از جانب الہی مشہور کرائے
قولہ وبرہمین معنی دلالت میکند آیہ (واذ تقول للذی انعم اللہ) الخ جسوقت آپ یہ مذکورہ
کی تفسیر قلمبند کرینگے ہم آپکا دم بند کرینگے فرمائیے کیونکر یہ آیت آپکی مطلوبہ معنی پر دلالت کرتا
ہے کسطرح فحوۂ عوضی امالت کرتی ہے جب آپ اس امر کی تفصیل کرینگے ہم آپکا رنگ رد تبدیل
کرینگے چونکہ مولف اعجاز محمدی صاحب دیدہ کا خوشہ چین ہے اور اس سے زیادہ اوسکی کتاب مین کوئی

اصرار ہے وہ کیفیت حسن و عشق سے جبر وا ہو کہ حسن دم بدم رنگ بدلتا ہی جیسے آفتاب جب روز
اوّل ہی افق سے نکلتا ہو نسا یکہ اوسوقت حسن زینب نے انداز پر جلوہ آرا ہوا وہ دل پیغمبر خنجر
عشق مارا ہو وہ شبہہ مرد و زن ہی کہ جوانی میں گرہیا پڑ ہی جو بہنگے اگر محدثین مفسرین و اہل لغت
وسیر کا دین ہین تو آپ بہی اون ہی کے خوشہ چین ہین لیل ونہار اوسکا ایک مآل ہے کہ سوا اعلی
لعنت برابلیس معمال ہے اب بکار افکار ملا قطب الدین پر سر بار ہو آتی ہین اور ہمارے قلم و خل سی
اپنے تئین سرفراز کراتی ہین **قوله** محض بحکم الہی راضی شد ند فقط اگر بحکم الہی راضی ہوتی تو سارے
قضیہ ماضی ہو تی پہر ہرگز کوئی کسیکو ناراض نکرتا ایک دوسرے کی بات پر اعتراض نکرتا چونکہ بعد
نکاح میان و بی بی کے درمیان بڑی ناراضی ہوئی اور نوبت نالش پیش قاضی ہوئی اس
سے معلوم ہوا کہ وہ حکم الہی نہین تھا او رفرمان شاہی نہین بلکہ خطرہ واہی تھا اور تراشیدہ حضرت
خواہی نخواہی حاصل آنکہ اگر عقد زید و زینب بحکم خداوند ہوتا تو کیونکر چند روز بعد قطع پیوند ہوتا
زن و شوہر مین پر خاش ہوتی دونون طرف سے صدمے اور پاش ہوتی ایک دوسرے سے جنگ
نکرتا اور پا عافیت تنگ نکرتا **قوله** آخر چون خواستہ تقدیر این بود الخ اگر خواستہ تقدیر
یہی ہوتا تو کیونکہ واسطے عقد زید و زینب کے نزول وحی ہوتا دونون مین سے ایک غلط ہی یا یہ
حکم قدیر نہین یا وہ خواستہ تقدیر نہین **سو** ایک ہنگامہ یہ موقوف ہی گہر کی رونق نو نمہ غم
ہی کہی نغمہ شادی نہ سہی خود سمجھ لو کہ اگر خدا یہی چاہتا کہ زینب محل حضرت مین رونق
افروز ہووے اور ملازمت شریف مین شرف اندوز تو زینب کا زید کے ساتھ نکاح نکرتا اور اپنے
پیغمبر کے لئے فضلہ غلام مباح نفرماتا غرض کہ خدا اسلام کے دونون ارادہ مین نقیض ہے اور
اسکی بحث طویل و عریض ہی **قوله** درمیان زینب و زید ناراضی تمام روداد فقط خدا محمدیہ
اس امر سے کہ زید و زینب کے درمیان رنجش پیدا ہوگی اور یہ نکاح فضول و بیکار ہوگی آگاہ
تہا یا نہین بر تقدیر اوّل کیونکر واسطے رضامندی عبداللہ و زینب کے آیت نازل ہوتی اور
کسواسطے زینب زید سے واصل ہوتی بر تقدیر دوم خدا اسلام عالم الغیب نہین ہی اور بری از

قل کے لئے تیار ہوتے تو ایک فعل ہوتے لہذا وہ ہین اسکے ذکر سے یہان لکھتا ہون اور
سرگذشت محمدی کی روایت امر اول آنکہ محمد صاحب اسقدر مشتاق وصل یا رکے تھے کہ شطوار ہی
صحابہ بیہوا ہے اگر ایک لمحہ دیر ہوتی تھی حضرت کے نزدیک مدت دراز ہوتی تھی صحابہ ایسے
گستاخ تھے کہ اسیوقت مشغول سخن ان فراغ تھے مجلس تمام نہین کرتے تھے اور ختم کلام نہین تا ایک
حضرت پر خیال نہین تہا اور دل تنگی پیغمبر سے ملال نہین امر دوم آنکہ صحابہ حضرت قطعی مناز
عشق مین کامل تھے اور علم اصل عقل سے غافل رمز کنایہ نہین پہچانتے تھے اور کیفیت خود بیان
نہین جانتے تھے اگر کاشف وحقایق ہوتے اور واقف حقایق تو حضرت کے لئے بار خاطر ہوتے
نہ بار خاطر امر سوم آنکہ محمد صاحب نے اپنے مطلب کے مضامین کا منتر کر اور انہیان چھانٹ کر قرآن
بنایا ہے اور آتش جہان پر دل لگا یا ہو و گر نہ کیا تھی کہ جسوقت محمد صاحب نے چاہا اونکے لئے
بیٹے کی بی بی حلال ہوئی اور نسیم کامرانی سے طبیعت بحال ہوئی اور جسوقت صحابہ مخل مباشرت
کی ہدایت چاہی فی الحال اوسی مضمون کی آیت آئی جبکہ پیغمبر اسلام سوگند شکنی پر آمادہ
ہوا خدا کا بہی ویسا ہی ارادہ ہوا آیت (یا ایہا النبی لم تحرم) ارسال فرمائی اور دوبارہ
ہمراہی ماریہ قبطیہ شراب کامرانی سے مالا مال کرائی شاید کہ خدا ے اسلام کی یہو ہی شان ہے
یا بہتان پیغمبر مسلمانان ہے اب کلام مولف ہدیۃ الاصنام سے پیدا ز تحقیق تا لب بام ہو

ہدیۃ الاصنام زینب دختر عمہ حضرت رسالت پناہ بود نہ زن اجنبیہ کہ گا ہے ادرا دید
باشند و بخانہ زید نگاہ حسن او آفتادہ عاشق شدہ باشند زینب خود و عبد اللہ بن جحش برادر
اولا از نکاح زید نا راضی بودند و بعد بحکم الہی راضی شدند و آخر کار چون خواستہ تقدیر این بود
کار او در ازدواج حضرت شرف شمول یا بد میان زینب و زید نا راضی تمام رو داد و اگر بتقدیر
غرض محال آنحضرت با زینب تعشق میداشتند آیہ مذکورہ چرا نازل میشد و کہ از آن نکاح
زینب با زید انعقاد یافت بلکہ دخول او در ازدواج آنحضرت محض بحکم الہی واقع شدہ و برہمین معنی
دلالت میکند آیہ (واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ الخ) **جواب** جو کوئی واقف

[illegible] لکہا ہے [illegible] کا [illegible]

دشمن [illegible] دین [illegible] ہرگز نہین [illegible] حضرت [illegible] زینب [illegible]

تحقیق ہے منافق و نزاع کرینگے اہل دین ہرگز تا کیسی نو حضرت کو استہ منسوب کیا کہ ہوا

نے سو آدمی زینب کے کوئی صورت انشراح کی نہ دیکھی اور کیہ ضرورت نکاح کی نہ دیکہی حقیقۃ

اسلام یہی ہی کہ جو کوئی جماع بے نکاح کرتا ہے وہ بین سفاح کرتا ہے حاصل آنکہ عشق زینب

مین حضرت نے ردائے حیا کاندھے سے اوتار ڈالی اور بناز نا بہت سا ڈالی تمر جمہ پس جبکہ

لوگ طعام کہا چکے وہین بیٹھ کر باتین کرنے لگے زینب سب کے سامنے دیوار کی طرف منہہ کرکے

بیٹھی تہی محمد صاحب چاہتے تہے کہ کسیطرح جلد گہر خالی ہووے لیکن شرم کے مارے منہہ سے نہین کہتے

تھے ناچار ہوکر خود کہڑے ہوگئے تاکہ لوگ اوٹھ جاوین اور زینب اکیلی رہے مگر وے نہ اوٹھے حضرت

نہایت تنگ ہوے کچھ دیر کے بعد لوگ اوٹھ گئے صرف تین شخص بیٹھے رہے محمد صاحب بسبب حیا کے نکہہ

سکے کہ جاؤ لیکن دوسری بیبیون کے گھرون مین بار بار جاتے تھے اور جلد جلد باہر آتے تھے اور

بار بار لوگون کو سلام کہتے تھے وے نہ ٹلتے تھے جبکہ حضرت بیبیون کے مکانون سے پہر آئے تو

تینون حضرت موجود تھے پوچھنے لگے کہ آپکے جورون کے مزاج شریف اچھے ہین اسی طرح کئی بار

ہوا پھر ایک چلا گیا دو موجود رہے ناچار ہوکر حضرت پہر زینب کے گھر مین آئے اور اون دونون

کے ٹالنے کے لئے کسی کام مین مشغول ہوگئے یہان تک کہ وے دونون باہر نکلے پس فوراً کسی

نے حضرت کو خبر دی کہ اب زینب اکیلی ہے اور گھر خالی ہے حضرت بسرعت تمام گھر کی طرف آئے

انس کہتا ہے کہ اوس وقت مین نے چاہا کہ حضرت کے عقب مین بہی زینب کے گھر جاؤن مگر حضرت

نے جلد پردہ ڈالدیا تب مین سمجھ گیا اور اپنے گھر کو واپس آیا اور یہہ سب ماجرا مین نے ابو طلحہ سے

بیان کیا اوسنے کہا کہ اگر محمد صاحب اسطرح پر دق ہوئے ہین تو ضرور اس مقدمہ مین آسمان سے کوئی

آیت نازل ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہہ آیت فرود آئی یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت

النبی الخ فقط بیان سے امور بیشمار پیدا آتے ہین مگر ہم اختصار کو کام فرماتے ہین اگر قلم حق رقم

کہ اگرچہ سابق اوسکی اذن سے تہا لیکن اب ان بن تہی **ترجمہ** الشفا زید نے کہا کہ اے زینب بشارت
ہے تجکو کہ حضرت تجکو اپنی بی بی بنایا چاہتے ہین زینب بولی کہ مین اس بات کا جواب نہین دیتی جب
تک خدا سے مشورہ نہین کرتی پہر یہہ دعا مانگی اے خدا تیرا رسول مجکو اپنی زوجیت مین لیا چاہتا ہے
اگر مین اس لایق ہون تو اوسکے ساتھہ میرا نکاح تو ہی کر دے فی الحال قبول ہوئی اور محمد صاحب
کے پاس یہہ آیت آئی (فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا) الخ ضعفا یہان سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب نے
اختراع آیت سے پہلے ہی زینب کی خواستگاری کی اور رسم وعادت اسلاف سے دست بردار
یہہ اضطراب عشق پر اشارہ تہا اور دل بیخبر بیتاب شل پارہ تہا اگر زینب اشارہ نکرتی خاطر بہیہ
تصنیف آیت گوارا نکرتی غرضکہ جسوقت محمد صاحب نے مضمون دعا زینب معلوم کیا بحیلۂ اختراع آیت
آستانۂ برآمد مطلب چوم لیا اسیطرح بنا قرآن پڑہی ہو اور میدان لامکانی مین تیغ ایمان گر رہی ہے
ترجمہ جسوقت یہہ آیت آئی حضرت نے تبسم کیا اور کہا کہ کوئی ہے کہ زینب کے گھر جاوے اور
مژدہ رسانندگی کند اوسکی سیری جو رو بنایا سلمی لونڈی دوڑی اور زینب کو خبر دی زینب نے خوش
ہوکر کچھہ زیور بطریق انعام دیا اور اسطرح پر کلام کیا کہ اللہ کے نام پر دو مہینے تک روزہ رکھونگی جس نے
مجکو حضرت کی بی بی بنایا فقط بقول شخصے **ع** کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن زینب کی باتون سے
پہچانا جاتا ہے کہ اوسکے مشرق سینہ سے بہی آفتاب عشق کا طلوع تہا نہین نہین مادۂ سوداوی کا جوش
تہا **ع** آن را کہ نشان عشق یارست * بر نامیہ مے آشکارست * جبکہ زینب نے حضرت کی
طرف سے خواستگاری دیکہی اپنے دل مین بہی بیقراری دیکہی **ع** پہر کیا اب دل کو بیقراری ہے وہ سینہ
جویا زخم کاری ہے **ترجمہ** سہواً زین محمد صاحب بے اذن زینب کے گھر آئے در حالیکہ وہ ننگے سر تہی
تہی بولی یا رسول اللہ بے نکاح اور بے گواہ آپ گھر مین چلے آئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے آسمان
مین نکاح پڑہا اور جبرئیل گواہ ہے انتہا یہان سے ظاہر ہے کہ اوس آیت کے پڑہتے ہی حضرت کے دل
کی کلی کہل گئی اور رسم عقد نکاح دل سے بہول گئی یعنی زینب سے نکاح پیش رند و زاہد نہین
کیا اور کوئی گواہ و شاہد نہین بلکہ یہہ ہی کہا کہ زینب کے ساتھہ میرا نکاح بحضور اللہ ہوا اور جبرئیل گواہ

ہیں اسکو طلاق دیدیتا ہوں محمد صاحب دل میں خوش ہوئے مگر بظاہر فرمایا کہ خدا سے
ڈر اور طلاق مت دے مگر بخوف طول ہم اس مقام کی اصل عبارت روضۃ الاحباب مصنفہ مولوی
محمد علی میں ترسیل کرینگے اور رنگ سے تو حضرت تبدیل اگرچہ دل حضرت میں خواہش عشق و محبت تھا
تو مگر طلاق باعث سرور و سرور ہوتا اگرچہ دل بجانب زینب مائل تھا مگر یہ شرم مانع تھا ۵
شرم سے کہہ نہیں سکتے تھے کہ یہ مطلب ہے و عاشق تھا نہ تھے معشوق تھے غم فرقت سے وہ زیادہ طلاق سے
مانع ہوئے کب فراق پر قانع ہوئے **ترجمہ** دوسری بار زید خدمت حضرت میں آیا اور کہا کہ میں نے
زینب کو طلاق دی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک
علیک زوجک واتق اللہ الخ جسوقت مسلمان اس آیت کے الفاظ (تخفی فی نفسک ما اللہ) کی تفسیر
کو تسلیم کرینگے ساری تقریر شل پیکر تصویر فراموش کرینگے بمصداق دل عشق زینب پر ایمان لاینگے اور
مصنف ہدیۃ الاسلام و سوط الجبار کا فعل سچا ان بتلاینگے جسوقت مولوی محمد علی سے عشق زینب میں
ہماری گفتگو ہوگی مد نظر مولوی صاحب داماں حضرت کی عصمت وشرم ہوگی روضۃ الاحباب سے ریا کا
کرینگے اینٹ کی خاطر مسجد مسمار کرینگے **ترجمہ** عائشہ و انس ابن مالک کہتے ہیں کہ اگر محمد صاحب قرآن
کی کوئی آیت چھپا سکتے تو بالضرور اس آیت کو چھپا لیتے مقدا بندہ عرض کرتا ہے کہ جب زبان سے
بر آمد اور قرآن میں آئی کاتبوں نے تحریر کی اور مفسروں نے تفسیر تو کسطرح چھپاتے اور کیونکر چھپتی
ہمیں نکل چکا اگر کوئی کہے کہ اول ہی منہ سے نہ بلاتے اور درج قرآن نفرماتے تو جواب یہ ہے کہ
طامن کیونکر خاموش ہوتے اور صحابہ کسطرح مد نظر **ترجمہ** پس جب عدت زینب پوری ہوئی
محمد صاحب نے زید سے کہا کہ تو زینب کے پاس جا اور پیغام پہنچا کہ حضرت تجھکو اپنی بی بی بنایا چاہتے
ہیں زید کو اسواسطے بھیجا کہ لوگ گمان نکریں کہ اسکی بجبر چھین لی بلکہ یقین کریں کہ اسنے
برضا خود محمد صاحب کے حوالے کی پس زید خدمت زینب میں آیا درحالیکہ وہ آٹا گوندہ رہی تھی زید
کہتا ہے کہ میں خوف زینب سے اولٹے پاؤں گھر میں گیا تاکہ اسکے منہ پر میری نظر نپڑے مقدا کمین
عرض کرتا ہے کہ بالضرور اسوقت زید کو زینب کی ایسی ہی تعظیم واجب تھی اور اسکی ہی تھا کیونکہ

کہ ہم جوکہ ناسخ کو ہر چیز ہے اور کہیں متناسخ کی جو تشبیہ ہے اہل عقل میں ناسخ ایسا ہوگا کہ محمد صاحب
جو کئی ہونگا سے ۵ رباعی مصحف جانے خدا است و کس نہ دیدیم کہ گم شد از سرش تا دیدگی ہی ماہ ناسخ کی
سے پہونچا ہے سو کلان ناسخ کی حالات میں کہیگا خواہ تفصیلا از ینہ خواہ مجملا قصہ زینب
جسکو حضرت جلال الدین نے قبول کیا ہے اسے روضۃ الاحباب میں نقل کیا ہے ہمارا مدعا
حاصل ہے اور ثبوت محمد صاحب باطل اب ترجمہ عبارت روضۃ الاحباب کرتا ہون اور التزام ترجمہ
معنی سے اجتناب کیا ہے کیونکہ اگر قید قافیہ و ردیف ہوگی مسلمانون کو جرأت عذر ضعیف ہوگی کہ یہ
مضمون روضۃ الاحباب کا نہیں ہے اور ترجمہ اصل کتاب کا نہیں لہذا رعایت قافیہ و ردیف متروک
ہوئی ہے اور راہ ترجمہ سلوک ہے یہہ عبارت روضۃ الاحباب کی اور قصہ زید و زینب کا لب لباب ہے جو کوئی
اس کو گردن پیچ ہوگا اوسکا دین و ایمان ہیچ ہوگا ترجمہ بعض اہل تفسیر و حدیث و سیر
معتبر و تواریخ نے قصہ زید و زینب ایسے برسطور پر بیان کیا ہے کہ کوئی کامل مسلمان محمد صاحب
کی نسبت گمان نکریگا کہ اونہون نے ایسا کیا ہوگا وہ قصہ یہ ہے ظاہر ہے کہ روز اول ہی سے
قصہ زینب اسطور پر بیان کیا گیا ہے کہ جس سے محبت نفس حضرت کا جزوی اعلان کیا گیا ہے مگر
اہل تواریخ ہی کا عقیدہ نہیں ہے کہ محمد صاحب مرتکب فسق و فجور ہوئے اور شراب عشق زینب سے مست ہوئے
بلکہ مفسرین و محدثین و فقہا وغیرہ کا بھی اتفاق ہے کہ پیغمبر اسلام زن زید کا مشتاق ہی ہے یہ ان کی
یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قدیم الایام سے ملک محمدیہ اس رسوائی کو دبا سکے ہیں اور بیان طرح پرنا درست
کرتے ہین اب حضرت جلال الدین تشریح کرتے ہین اور عرق غلط دیکھ اوسکا بھی ہمارا مدعا حاصل
ہے اور صاحب ہدیۃ الاصنام و سیوط الجبار کا دعوی باطل ترجمہ ایک روز محمد صاحب زید
کے گھر تشریف لیگئے زینب کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اور کہا سبحان اللہ احسن الخالقین فقط
یہان تک ہے کہ حضرت بمجرد دیدار زینب پر مائل ہوئے اور ندرت حسن کے قائل اگر مادہ عشق و دولت
بدیہ نہوتی تو تعجب سے سیراب نہوتی تعجب الہ ہے کہ متلاطم دل ہو وین حضرت صاحب احسن ہی نہ
ہے ترجمہ پس زید زینب سے تنگ آیا اور نزدیک محمد صاحب شکایت رنگا رنگ لایا رسول اللہ

سے امر پدہ مانند مشکلہ فہریں میں اور مسلمان بھی اور علی کے نکاح ہو گئی بند عقل نیز یہی اور
سوا اس بھی اپنے عقل پر عامل ہونگے تو ان سے حضرت کے جواز نکاح میں جو شامل ہونگے کیونکہ جب
صورت میں تم خود کہتے ہو کہ محمد صاحب مسلمانوں کے حقیقی باپ نہیں ہیں اور ازواج مطہرات مومنین کی
ماں حقیقی نہیں تو وہ دونوں کے نکاح میں کیا برائی ہے اور کیونکر بیشتر مسلمانوں بھی برائی ہوا گر ان میں فرق کا
نکاح مخالف رضا خداوند ہوتا تو نکاح زنان مومنین حضرت کو کیونکر پسند ہوتا اگر اس میں قباحت
نہیں ہے تو اس میں بھی قباحت نہیں جب تک کہ زنان حضرت کو مادر حقیقی قرار نہ دیجئے انکی نکاح
سے عار نہ کیجئے اور جبکہ ازواج حضرت کو مادر حقیقی جانئے گا تو ابھی تک یہ نہیں انکا پسر حقیقی مانئے گا اس
حضرت پر الزام آئیگا کہ خلاف شرع و اصل کیا اور منافی شرع و عقل پسران حقیقی کی عورتوں سے
شراب وصل پی اور مخالفت کتاب عقل کی **ابیات** لا ساقی ذرا تو بادۂ ناب ❊ دے جلد
مجھے کہ اب نہیں تاب ❊ دے جام مئے مغانہ مجھکو ❊ یاد آیا ہے اک ترانہ مجھکو ❊ اب محمد صاحب کی
ایک حرکت مسلمانوں کے لئے باعث برکت کہ مناسب مقام ہے اور زینت اسلام مذکور کرتا ہوں
اور خاطر عروس مسلمانی مسرور وہ عشق زینب و حضرت کا بیان کہ لذیذ تر از میوہ جان ہے **ع** لئہ
مست حکایت دراز تر گویم چنانکہ عصا گفت موسیٰ اندر طور ❊ جب تک یہ کہانی ترتیب ہوگی
شہرت مسلمانی عجیب ہوگی بڑی بڑی آبرو والوں کے پیٹ میں پانی پڑ جائیگا آبگینہ خاطر بکھر
جائیگا اسلام کی کشتی طوفانی ہوگی بڑا آئی مسلمانی کی طغیانی ہوگی سلطان چمن اسلام کے ہوش
باختہ ہونگے میاں محمد علی آکی دم بخود ہونگے کسر کن کا مہا ایک دست جال ہوگا بلندی پر تیر
اقبال ہوگا **ف** طلوع شاخ گل اور صبا کا عذر ہے ورق گل کا خط گلزار میں لکھتا ہوں قصہ
عشق بلبل کا مفسرین و مورخین نے یہ قصہ اس شان سے بیان کیا ہے کہ مسلمانی کا ہوش پریشان
کیا ہے چنانچہ روضۃ الاحباب میں ہے کہ بعضے از اہل تفسیر و حدیث و سیر و فقہ و تواریخ قصۂ زینب
و زینب را بنوعی ذکر کردہ اند کہ ہیچ کامل الاسلام و مسلمان خیر خیال اعتقاد نکند انتہی محدث
جلال الدین نے قول مفسرین و محدثین و اہل فقہ و سیر و تواریخ میں کچھ تحریر کیا ہے اور بعضی باتیں تسلیم

نکاح مین تو باحت نہین ہو اور حلق متابعت نہین ہے چونکہ صاحب ہدیہ تنقیہ بنا مذہب اور عقیدہ
بیت الحرام اپنے قول سے انحراف کرتا ہو اور بیت الحرام حقیقت کا ملاوات **قولہ** بلکہ جواز
آن موجب حصول کرامت و شرافت آن زنان دیگر بود الخ جیسے کہ امہات مومنین کو زوجیت
حضرت موجب حصول شرافت وکرامت ہے اسیطرح مسلمانون کو زوجیت ازواج حضرت باعث
عزت وخلافت وامامت ہے کیونکہ جیسے مرد شریف کی صحبت سے عورت کو دولت وکرامت
ملتی ہو ایسے ہی ہمبستری عورت عفیفہ سے مرد کے لئے قبلۂ شرافت ملتی ہو **قولہ** بخلاف
جواز نکاح ازواج آنحضرت با دیگران کہ موجب بطلان شرافت حاصلہ شان میشد فقط اگر
ازواج حضرت کا مسلمانون سے عقد و پیوند ہوتا تو اسباب شرافت دو چند ہوتا جیسے مومنین نکلے
چراغ سے چراغ جلتا ہو اصلاً ازواج حضرت سے مسلمان شرافت بر تبہ پاتی حتی کہ نیابت پیغمبری ملتی
مسلمانون کا رنگ نکلتا خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ بدلتا حاصل آنکہ اس معاملہ مین اعلان
کرامت تہا نہ بطلان شرافت اب مولوی محمد علی سخن آفرینی کرتے ہین تہین نہین صاحب ہدیہ کی خوشہ
چینی کرتے ہین **سقوط الجبار** اگر معترض اندکی بہرہ از فہم داشتی این قسم اعتراضات را از دل نا
پیدا نشتی زیرا کہ در ہمہ مذاہب بر امورات حکمی و حقیقی بیک نمط احکام متفرع نمیشوند **جواب**
معترض تو فہم وفراست خدا داد رکہتا ہو اور فنون بحث و مباحثہ یاد اسی سبب قطب الدین و
احمد الدین پر غالب آیا اور مرد بت شکن لقب کہین پایا اگر کچھ چاہیے تو مرد بر دآئیے اور مرد بدعا زبانی
خالہ خواہ امتحان کیجیے حقیقت تشیع خزانہ جان لیجیے جمیع امرا شتہ ہو اس کے لئے دوبارہ جمع کرنا کیا
ضرور ہے اگر آپ اسکا نام جمع الجمع دہرینگے اور اس حیلہ سے اپنی براءت کی طمع کرینگے تو جناب
مجیبہ کہین کہ لئے فروغ ہوگا اور تحفہ صدوری کا ہم جواب جلد سند مین آپکا اعتراض مدفوع ہوگا اسی
امر مین نزاع لفظی ہے وہ گذرا اور بحث بھی ہو گرا اگر تحقیق امور حکمی وحقیقی ہی پر ثابت ہو تو ازواج
حضرت ما ازواج مومنین مین سیادت آہی کہ جیسے حضرت مسلمانون کے پدر حکمی ہین ویسے ہی
ازواج حضرت مسلمانون کی مادر حکمی ہین پس تعجب کہ حضرت اپنے پسران حکمی کی ازواج

سے ہوا اگر یہی مادر مسلمانان آنحضرت کی ازواج کے ساتھ نکاح و حلال ہے تو ازواج
رد ہدیۃ الاصنام ہے بندہ کا کلام ہوا الحجاب ہی کا سبب ہے **ہدیۃ الاصنام** ازینجا
و کرامت ازواج آنحضرت مثل مادر مومنین بودند نہ آنکہ مادران حقیقی مومنان بودند تا لازم آید
کہ زنان دیگر مسلمانان بحق آنحضرت حکم زنان پسران داشتہ باشند و نکاح آنہا با آنحضرت
جائز نباشد چنانکہ اندرین فہمیدہ است بلکہ جواز آن موجب حصول کرامت و شرافت آن زنان
دیگر بود کہ در ازواج مطہرات شرف شمول مے یافتند نہ موجب بطلان شرافت بخلاف جواز
نکاح ازواج آنحضرت با دیگران کہ موجب بطلان شرافت ایشان میشد **جواب**
جبکہ تمہارے بیان بمجرد طلاق دینے کے نکاح چھوٹ جاتا اور رشتہ شوہریت و زوجیت
ٹوٹ جاتا تو جسقدر کرامت و شرافت زوجہ کو بسبب زوجیت کے حاصل ہوگی ایک آن میں
بالکل باطل ہوگی کیونکہ جب سبب دور ہوا مسبب خود کافور ہوا لہذا جسوقت محمد صاحب نے اپنی
ازواج کو خلعت طلاق دیا یا قفیہ زندگانی تمام کیا تو ازواج از زوجیت حضرت میں
جسقدر کرامت و شرافت پائی ہوگی یک لخت بحالت شرو آفت گمائی ہوگی پس جبکہ بسبب بیوگی
کے انکی شرافت و کرامت باقی نہی تو انکا حضرت کے ساتھ پیوند نہ رہا اور کوئی مسلمان
مثل فرزند نہ رہا پس انکا نکاح مسلمانوں کے ساتھ کیونکر برا ہے اور کسواسطے مخالف
حکم خدا ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت قبر میں زندہ ہیں اور ساز رسالت نوازندہ تو جواب یہ ہے
کہ ہر ایک مسلمان کو بھی زندگی مرے پیچھے ہے چنانچہ کتب محمدیہ میں مشروح ہے کہ قبر میں منکر نکیر مسلمان سے
سوال کرتے ہیں اور تفتیش حال اعمال پس چاہیے کہ بیوہ مسلمان کا نکاح بھی دوسرے کے
ہمراہ جائز نہووے اور کوئی اوس پر عامل نہ ہو **قولہ** نہ آنکہ مادران حقیقی مومنان بودند
الخ جبکہ اہل اسلام حضرت مسلمانوں کی مادر فی الحقیقت نہیں ہیں تو انکا نکاح مسلمانوں کے
ساتھ خلاف طریقت نہیں ہوا پس اس قول پر عمل کیوں ہوا آیت (ما کان لکم تو ذوا) کا دلیل
بلا دلیل ہو کر کوئی واقف اس حکم کا ہوا اور کاشف عقل و شرع وہ مجہول جانتا ہے کہ مادر حکمی کو

ہمنا لہذا انجناب سب مخالفین ہین برخلاف احکام اسلام کے جسکی معرفت ہمنتیاب ہوے ہو
ہین اور وہ قتل قطاس وکتابیات بات مین اوسکی تعریف کرتے ہین اور ستائش اولاد
مساوات عبادت وریاضت مین حضرت کے لئے حکم سبکدوشی ہے اور خواہشات نفسانی وشہوت
رانی مین اجازت گرمجوشی اسواسطے جانا جاتا ہے کہ مجموعہ قرآن حضرت نے ایجاد کیا ہے یعنی بہر
اپنے لئے مدینۂ آسایش آباد کیا ہے **قولہ** در باب نکاح شاستر خود مطالعہ فرمایند نقل
شاستر کا نام لیجئے اور اصل عبارت اوسکی سے کلام کیجئے جھوٹ سے کام نہین نکلتا صبح کاذب سے
رنگ چرخ ازرق فام نہین بدلتا ہے **ف** جھوٹ کہنا کام کچھ اچھا نہین واسطے منزل پہنچاتا
نہین • **قولہ** کہ در تخصیص دیوبیاہ با برہمن کہ دختر با برہمن کنانندہ مگر عطا فرمایند [illegible]
ابیات کسی نے اسطرح لکھا نہین ہے • مخالف پیشوا کا دین ہے • لکھا ایسا کہین ہو گر
دکھائے • تو کہنا معترض کا راست آئے • وگرنہ لغو گوئی سربسر ہے • سراسر بانگ خر گوز شتر
ہے • جو کچھ دھرم شاستر مین لکھا ہے اوسکا یہی مدعا ہے کہ اگر کوئی شخص یگیہ کرانیوالے کی زوجیت
مین دختر دے اور اوسکی ساتھ پوشاک وزیور دے تو وہ دیوبیاہ ہے اور سزاے واہ واہ چنانچہ منو
کے دوسرے ادہیاے مین ہے۔

यज्ञे तु वितते सम्यगृत्विजे कर्म्म कुर्व्वते अलंकृत्य सुता दानन्दैवन्धर्म्मप्रचक्षते १

یہان سوا حسن اتفاق کے کوئی امر مستبعد نہین ہے اور ہرگز ترجیح وتخصیص برہمن نہین اگر
مولوی جی کو عقل ودانش سے بہرہ ہوتا تو کسواسطے آب شرم سے تر چہرہ ہوتا ایسا لوچ اعتراض
نکرتے اپنے عیوب خانگی سے اغماض نکرتے حقیقت یہ ہے کہ میان محمد علی خود مجبور ہین کہ پیرایۂ فہم
وفراست سے عور ہین لہذا اونکی شان مین یہ مثل صادق کاہی ہے کہ زور نہ ظلم عقل کی کوتاہی ہے
بحث دینی ہر کور وکر کا کام نہین ہے اور نجاری بندر کا کام نہین ہے **ف** فی الحقیقت ہر کسے را بکار
خود بہتر لیدہ وہ مثل ساند کر بکار غیر پیدا شتر شود • چونکہ ہمارے مخاطب میان محمد علی بسبب حمق جبلی کے

آفت نازل ہوئی اگر محمد صاحب باہم مساوات بیبیون کو رکہتے تو کل ازواج کا یکسان مطلب
برلاتی تو نعوذ مین نوبت بنوبت بیبیون کو ہمراہ لیتے سب کو یکسان عزت وجاہ دیتے تخصیص فاطمہ
وغیرہ بطرف نکرتے کسواسطے کسیکا حق تلف کرتے اگر کوئی کہو کہ جب حضرت جہاد کو جاتے تھے تو
قرعہ کرتے تھے جس بی بی کے نام پہ آتا تہا تو وہ ساتھ ہمراہ جاتی تہی تو جواب یہ ہو کہ
حضرت قرعہ ڈالنے مین بہی کچہ منصوبہ کرتے ہونگے پاس خاطر محبوبہ کرتے ہونگے علاوہ اسکے
قرعہ فالی سے آملت ہنود ہے اور موافق ملت نہین نجومی وکاہن و قرعہ زن کا ایک انجام ہے بمطابق
عقیدۂ اسلام ہے **سوال** قول مرکس نیست بہر آشوادہ شاعر و قرعہ زن و اختر شمارہ اب
مولوی محمد علی خیال خام پکاتے ہین اور احکام وید وشاستر پر الزام لگاتے ہین **سوط الحق**
اکنون متعرض راہ تعصب بیہودہ آشکارا گوید کہ بسیار از احکام کہ بموجب وید وشاستر منوچہ پتر
دختر با ہنود مخصوص شدہ اند چہ قدر گرد تعصب بدامن پاک خداے تعالی نشستہ است در باب
نکاح شاستر خود مطالعہ فرمایند کہ تخصیص و تو بیاہ با برہمن کہ دختر را برہمن کنانندہ جگ عطا
فرمایند و دیگران را ازین خیرات محروم مے گردانند و ہم رانش بیاہ و گاندہرب بیاہ را منصوص
چہتری کردہ اند **جواب** چونکہ اہل حق تعصب سے بری ہین اور عادیاً مع عدالت گستری
ہین لہذا (راہ تعصب بیہودہ) اسقدر عبارت محض زائد ہے اور مولوی صاحب پر اعتراض لا فضولی
عائد ہے شاید کہ اونکو اسی بات کا اشتیاق ہو کہ گیسوے بکر فکر عالی ور از تر از شب فراق
ہووے البتہ ہمارے یہان معاملات عبادت وریاضت مین بعض اشخاص کی لئے کچہ تخصیص ہے اور
فی الحقیقت وہ دوسرون کے واسطے تحریص ہے کہ اگر وے بہی اوسیطرح رضا جوئی خداوند
کرینگے اپنا منصب بلند کرینگے پایگاہ رفیع پاینگے مدارج پاینگے چنانچہ سرگذشت مشہور
مشہور آفاق ہے اور ہمارے کلام صدق پیام کی مصداق ہو جو کوئی اوسپر عمل کریگا اپنا درجہ
ادنی درجۂ اعلی سے بدل کریگا پس احکام وید اوس کل کیلئے مفید ہین اور باعث ترقی مزید
جسکے بواسطہ وے نازل ہین اور اہل حق کو حاصل ہوسکے لئے کسی بات مین موجب تخصیص نہیں

ارادۂ طلاق سے راہ روگردانی کی غرضکہ محمد صاحب عائشہ سے صد چند التفات رکھتے تھے کب اس
مساوات رکھتے تھے ہرچند سودہ کو ازواج مین شمار کرتے تھے مگر ہمبستری منیعفے سے عار کرتے تھے
یہ تمام سرگذشت کتب احادیث مین مرقوم ہے اور مولوی جی کو بخوبی معلوم ہے **قولہ** چنانکہ مسلم
بن حجاج نیشاپوری روایت کردہ الخ اگر محمد صاحب تعصب طرفداری سے عار کرتے اور ہر ایک بی بی
سے اوسکی نوبت کے دن برابر پیار کرتے تو حفصہ کے گہر اور اوسیکے بستر پر ماریہ جاریہ سے ہم آغوش
نہوتے اور اسقدر حق فراموش اور شراب ہوا و ہوس سے مدہوش نہوتے روایت ماریہ کا جیسا
تحفۃ الاسلام مین اسطرح پر بیان ہوا کہ جس سے سر مخالفین درگریبان ہوا علاوہ اسکے اگر محمد صاحب
ہر ایک بی بی پر مساوی توجہ مبذول کرتے تو کیونکر نوبت عائشہ ہی کو روز تحفے قبول کرتی بخاری و مسلم
مین منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کچھ پیشکش پیغمبر کرتا تو بروز نوبت عائشہ روبروے آنسرور دہرتا پس حضرت
اوس سے راضی ہوتے اور شکرگذار فیاضی دوسری بیبیان آتش رشک سے جلتین اور جوش غضب سے
مانند دیگ ابلتین ام سلمہ نے حضرت سے اس امر کی شکایت کی نہین نہین پیغمبر اسلام کو ہدایت
کی کہ تخصیص عائشہ دور کیجئے اور یہ ہی دستور کیجئے کہ لوگ تحفے اوسی بی بی کے گہر لائین جسکے گہر آپ
تشریف ارزانی فرمائین تا کہ کسی بی بی کو رشک آے اور کوئی غیرت سے اشک نہ بہاے محمد صاحب نے
ام سلمہ سے کہا کہ تو عائشہ کے باب مین مجکو ایذا پہنچاتی ہے اور بیطرح ستاتی ہے سواے عائشہ کے مین
جس بی بی سے ہمبستر ہوتا ہون اور جسکے بستر پر سوتا ہون میرے پاس جبرئیل نہین آتا اور
تنزیل نہین لاتا البتہ بستر عائشہ پر میرے پاس وحی آتی ہے ظاہرا پسند جبرئیل وہ ہی آتی ہے
پہر ام سلمہ وغیرہ نے فاطمہ کو اپنا ساعی کیا اور خدمت حضرت مین راہی پس فاطمہ نے اس مقدمہ
مین حضرت سے خطاب کیا حضرت نے اوسکو یہ جواب دیا کہ اے فاطمہ عائشہ سے محبت کر اور ایسی بات
سے درگذر جس سے اوسکو کلفت ہووے اور جو باعث ترک الفت ہو فقط اس سے کہ بعض فقرات حدیث
کا ترجمہ ہے اور بخاری و مسلم کا مسلہ یہی ظاہر ہے کہ محمد صاحب عشق عائشہ مین معاملہ یکطرفی کرتے
تھے اور جملہ ازواج کی حق تلفی عائشہ کو ایسی خرافت حاصل تھی کہ جس سے تمام بیبیان پژمردہ

لہٰ طبیعت محمد علی کی پا بر دہو گا اگر یہا ایک تغیر یسیر بہی ہے تو حسینی وحیات افضل ہے کسواسطے خاطر
مکدر ہو شاید کہ اسواسطے بہی ہو کہ گہر کی خدائی ہی کہ جو کچہ وہ کہین وہ سند ہو وے اور جو کچہ ہم کہین وہ رد
ہو وے **قولہ** اسے بر بنا تغییر دوم کہ ارتفاع قساست لازم ہے آید الخ شکر خدا کہ مولوی
جی نے ہمارا اعتراض قبول کیا اور دوستان کمکین مین شمول کیا مگر کچہ انکار باقی ہی بعد نقش
خمار باقی ہی اگر اسیطرح مباحثہ ایک زمانہ رہیگا اور ایسی شراب لبریز پیمانہ رہیگا تو جلد تر کشاکش
خمار سے رستگاری ہوگی اور خواب غفلت سے بیداری **قولہ** جوابش این ست کہ تا وقتیکہ کلیہ
مذکورہ سابق در باب ممتنع بودن الخ جبکہ کلیہ کے آخر کلمہ (مذکورۂ سابق) بطور صفت واقع
ہے تو لفظ در سے لیکر کلام نواہی تک تمام عبارت فاضل ہی مگر سمجہا کیجیے کہ آپکی اصل مین ترابی
ہے اسیواسطے معتکف ہند ونرا ہو کر جابجا الفاظ زائد لاکر ناحق طول دیا ہے اور کارنا معقول کیا ہے
حقیقت یہ ہی کہ میان محمد علی کو واسطے رونق بازاری اور رواج دکانداری کے تطویل عبارت
مقبول ہی اور اطناب انکی سرشت مین مجبول ہی لہذا ہم بہی بنابر تعاقب طولانیا ہین اور ہنگام بحث
مباحثہ گرم گفتار ہین **س** جسقدر یہہو وہ انکو منظم ہو وے سنبل باغ سی ٹرہا دی زندگی
گیسو کو اگرچہ بحث لفظی طبیعت پر ناگوار ہی مگر سمجہا چاہیے کہ ملکم تحصیلدار ہی جواب کلیہ مذکورہ بالا منفک
ہوا قلم دو زبان ہوا اور جیسا کہ چاہیئے آپکا اطمینان ہوا اگر اجازت ہو وے تو دو بارہ تفسیر موضح
معنی وجلی کیجاوے اور انکی تسلی ہو لیکن محمد علی اب پہر مولوی صاحب اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی
ہین اور جہوٹی تقریر شروع **قولہ** باین ہمہ حضرت قسامت را در ازواج خود مرعی میداشت
الخ اگر محمد صاحب اپنی عورات مین قسامت مرعی رکہتے اور ہر ایک کام مین ہمعصم تعمیل شرعی رکہتے
تو نوبت سودہ صدیقہ کو نہ لاتے شراب کا عمرانی رفیقہ کو نہ پلاتے تفسیر اس ابہام کی اور تعبیر اس کلام
کی یہ ہی کہ جسوقت سودہ ضعیفہ حضرت پیر ہوئی نظر حضرت مین حقیر ہوئی پس محمد صاحب نے ارادہ
کیا کہ سودہ کو اپنے حبالۂ نکاح سے رہائی دین اور دیدۂ انصاف مین سلائی سرمۂ مشقت لگا
لائی اور اپنی نوبت عائشہ کو عطا فرمائی جبکہ سودہ نے اسطرح پہ حضرت کی خاطر داری کی تو حضرت نے

فرماتے ہین جس وقت آپ نقل مضامین کریگے اور نام مفسرین لکھینگے ایک کا دل پسند مدلل
ہوگا اور نا پسند وہان ہوگا چونکہ یہہ تفسیر آپنے اختراع کی ہی اور مفسرین قدیم سے نزاع کی ہی
اسواسطے ہم اسکی تکذیب بطول کلام نہین کرتے جیسا کہ چاہئے اہتمام نہین چونکہ مولوی صاحب کی
افکار افکار ازبس ناخوب ہین اور بیہودہ نکانگ عیوب جواز قلم رو ہوتی ہین اور بروقت امتحان
بیہودہ ہوتی ہین **قوله** خلاصہ اینکہ ہر دو تفسیر این آیت ناسخ لایحل لک النساء الایہ نیست فقط
آپ ذکر پہہ بہی تفسیر نہین کی اور معنی آیت مین ایک سطر بہی تسطیر نہین اول ہی خلاصہ آغاز کیا اور
اصل مطلب قلم انداز گو بذریعہ حیلہ حوالہ اصل مطلب مکتوم ہوا مگر اصل مدعا معلوم ہوا **ع** گفتن ہین
بس ست کہ اسپ من ابلق ست پس سمجھ لیجے اپنے دل مین جو ہووینگے ہوشیار بیشک ملا شبہہ آیت
(ترجی من تشاء) ناسخ ہی اور مخترعات جناب کا بہی ناسخ ہی اگر مفہوم آیت (لایحل لک
النساء) منسوخ نہین ہی تو بہی مخترعات سامی کیلئے رسوخ نہین اسکا بیان عنقریب آتا ہی
اور روے مبارک پر سیلی تکذیب لگاتا ہی **قوله** وقول معترض کہ محمد از زنان ہر قدر کہ خواہد در
تصرف خود در آرد الخ بر تقدیر یکہ آیہ (ترجی من تشاء) او ثانیہ (لایحل لک النساء) مین رشتہ ناسخیت
و منسوخیت منقطع ہوگا تو بہی آفتاب اعتراض اندرین آسمان اسلام پر طلوع ہوگا شہوت پرستی بدان
مانند چراغ روز بے فروغ ہوگا اور دعوی محمد علی مثل صبح کاذب دروغ ہوگا کیونکہ آیت سابقہ سے
مانند آفتاب درخشان پیدا ہی اور مثل ماہتاب تابان ہویدا کہ محمد صاحب طالب عورات مہر تمثال کی
ہووین اور فکر مہر و نکاح سے فارغ البال یعنی مہر و کابین نہین دین اور صفت عورت زہرہ
جبین لین ہمارا قول سراسر دخل نہین ہی چاند پر خاک ڈالنا مقتضائے عقل نہین ہی **ع** خیال
نازکم ہیچ نیست تاب ناخن دخلی یعنی ہرگز نباشد طاقت نشتر رگ گل را **قوله** چنانکہ در تفسیر
دیے درباب رفع قساوت بر تفسیر الخ چونکہ تفسیر اول درست نہین ہی اور تقریر سامی بہی
نہین اسواسطے پہلے تفسیر مذکور کی راستی مین بنا ہونا چاہئے وہ نہین تو واحد کیا جب تک کہ نام تفسیر نہ
دہرو گے اور بجنسہ عبارت تحریر کر کے ہمارا اعتراض عیبدار نہوگا آفتاب غضب کسی کن دادگان

از سرگذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست جہوٹا رستگار نہین ہوتا کاغذ کا جہاز پار نہین ہوتا ہ
کبہی ناؤ کاغذ کی بہتی نہین ہ کہ دیوار ریتی کی رہتی نہین ہ اگر مولوی صاحب خیل کاذبین نہین
ہین اور رہبان الیمامہ کے ہمنشین نہین تو وہ کلمہ جس مین پیشوایان ہنود اپنے حق مین تبرا
و خمار ظاہر فرمائے ہین اور دوسرے کے حق مین اکبر الکبائر حرفا حرفا تحریر کیجیے اور عبارت خود تیر
صغیرہ کبیرہ جواب مولوی صاحب کا وہ یہ ہے کہ یہ بیان کرتے ہین اور معنی آیہ (ترجی من تشاء) مین گفتگو ہی
بیترینہ **سوط الجبار** در تفسیر آیہ (ترجی من تشاء منہن) مفسرین را دو قول ست یکی
آنکہ ترجی بمعنی تطلق و تؤوی بمعنی تمسک برین تفسیر ارتفاع قسامت ہیچگونہ لازم نمی آید قول
دوم ترجی بمعنی تؤخر و تؤوی بمعنی تضم برین تفسیر البتہ قسامت از آن حضرت مرتفع میشود خلاصہ
آنکہ بہر دو تفسیر این آیت ناسخ لایحل لک النساء الایہ نیست و قول معترض کہ محمد از زنان ہر قدر
کہ خواہد در تصرف خود در آرد ظاہر البطلان ست و ہمچنان اعتراض کہ در باب رفع قسامت
بر تفسیر اول ہیچگونہ وارد نمیشود آرے بر بنا تفسیر دوم کہ ارتفاع قسامت لازم می آید جواب
این ست کہ تا وقتیکہ کلیہ مذکورہ سابق در باب ممتنع بودن تخصیص بعض در اوامر و نواہی
ثابت نشود ہیچ محل اعتراض نیست با این ہمہ آنحضرت قسامت را در ازواج خود مرعی
میداشت و گاہے رعایت آن نمیگذاشت چنانکہ مسلم بن حجاج نیشاپوری باسناد خود
روایت کردہ کہ بود در نکاح پیغمبر نہ زن پس چون روز نوبت اوشان قسمت میکردند روز اولی
نمیرسید مگر بعد نہ روز **جواب** کیون جہوٹا بہانا بناتے ہو اور کسواسطے مسلک کذب کے ساتہ کہانا
کہاتے ہو اگر سچے ہو تو نام اہل تفسیر لیجیے اور ساونکی اصل عبارت تحریر کیجیے راست و دروغ مین
تفاوت بسیار ہے ہما و بوم مین عداوت آشکار ہ راستی اور کذب مین ہے فرق آئینہ کو دیکہ
بعکس شکل رو ہی پر تجدہرا آئینہ ہو اگر میان محمد علی رستگوئی کی عادت کرتے تو منبر مولائی پہ
کیونکر اقامت کرتے ہ چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ہ صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد
و بنا برین اونکا یہ ہی معمول ہے کہ خود ہشیانگی انکا را ایکا مکہ فرماتے ہین اور دوسرے اشخاص سے نام

اور تدبیر شہوت رانی خواہی نخواہی نکالی سب طرح سے اپنے حق مین وسعت مرعی رکھی جو خواہش
نفس کے موافق ترتیب شرعی رکھی ہے ہمنے رسالہ صولت ہند و پاداش اسلام مین یہہ مطلب آیات
سے اثبات کیا ہے اور مخالفین کو بات بات مین مات دیا ہے لہذا یہان اون آیات کی تکرار
خوب نہین ہے طول ابا بار مرغوب نہین اس جگہہ دو تین احادیث قلمبند کرتا ہون اور طبیعت
اہل خلق خوش ہے اگر مولوی صاحب کے دل مین انصاف ہوگا اور آئینہ قلب زنگ تعصب سے صاف
ہوگا تو بعد ازین نفسانیت حضرت سے اعراض کرینگے اور فقیر اندنن پر اعتراض نکرینگے حدیث
مسلم مین ہے کہ اول محمد صاحب نے اپنے خاندان کی ستایش کی بعد ازان طایفہ ستا مین اپنے
تئین نمایش دی الفاظ حدیث یہہ ہین (یقول ان الله اصطفى كنانة من ولد اسماعيل و
اصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم) یعنی محمد صاحب
فرماتے ہین کہ بیشک اللہ نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسماعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے اور
چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجھکو بنی ہاشم سے فقط یہہ حدیث مسلم مین ہے کہ محمد صاحب نے
کہا کہ مین قیامت کے روز باعزت و شان ہونگا اور سر خیل انسان سب سے پہلے قبر سے برآونگا
اور سب سے اول شفاعت فرماؤنگا چنانچہ قال رسول الله انا سيد ولد آدم يوم القيامة
واول من ينشق عنه القبر واول شافع یہہ اوسی کتاب مین ہے کہ محمد صاحب نے فرمایا کہ روز قیامت
میرے لیے بڑی توقیر ہوگی اور میری امت کل انبیا سے کثیر ہوگی اور سب سے اول مین ہی در جنت
پر جاؤنگا اور دروازہ وا کراؤنگا چنانچہ قال رسول الله انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة
وانا اول من يقرع باب الجنة اسیطرح کی صحاح مین ہزارہا حدیثین آئی ہین جو غایت خودستائی
مین اپنی تعریف آپ کرنا برعکس عادت اہل کمال ہے بلکہ کم ظرفی و فرومایگی پر دال ہے

خودستائی نیست رسم مردم صاحب کمال ٭ آب لب بست از صدا چون گوہر یکدانہ شد ٭

قولہ چنانکہ شعرایان ہنود قمار و شراب مے خوردہ امید ہشتند الخ جبکہ دروغگوئی مین
کوئی آپکا ہمسر نہیں ہے تو آپ لعنت الله على الكاذبين سے جا کہیں اصلاً ڈر نہین ہے آپ چون

کے لئے اجازت زیادہ از چار بیبیون کے ہے وہ سورہ احزاب مین آیت ہے تفسیر اوسکی کتاب ہذا کے صفحات بالا مین مسطور ہوا ماہل ناسوت ملا سالا ملی مین ہے **قوله** وہاین ہشتاد کہ ہائے مومنین را اجازت طلاق وتبدیل ہم بود ماست النخ محمد صاحب کے لئے بھی اجازت طلاق وتبدیل دی گئی ہے اور جو اسکی تفصیل کی گئی ہے ہم ایک مضمون کی بار بار تکرار نہین کرتے بسبب کم کتاب بسیار پڑا اٹھی ہے کہ محمد صاحب بلاتم سوا انکے بانی اسلام کو شرمندہ سنادہ تھے **قوله** نیست بہ پیغمبر حق دگر سیقت ومیعاد از دہ فقط قرآن کی کسی سورہ یا مین یہ مطلب نہین ہے اور کسی مفسر کا مذہب نہین ہے جو تو نشان دیجو اور اول وآخر اوسکا بیان کیجو تو شرم نہین آتی کہ از خود حکایتین بناتی ہو اور انکو آیتین بتاتی ہو شاید کہ قصبہ بیچرا اون مین جبرئیل گذرا ہے اور محمد علی کے اوپر اوترا ہے کیون نہ ایسا ہوگا کہ وہ حضرت کا ہمنام ہے اور قصبہ مذکور مولویون کا بیت الحرام ہے **قوله** از مین جا توان یافت کہ این اوامر و نواہی محض بحکم الہی بودہ اند فقط ہماری تفسیر سے ظاہر ہے کہ یہ تمام اوامر و نواہی ربانی ہین اور نتیجہ خیرہ رائی وخودستائی محمد صاحب ہمیشہ ہوام ریا پہیلاتے تھے اور دم بدم اپنے تئین سرور انبیا جتلاتے تھے اپنی تعریف اپنے منہ سے زیب نہین دیتی ماہ کنعان کو اپنی زہرہ جبینی فریب نہین دیتی **س** تنا خود بخود کردن نزیبد مرد دانا را + چون پستان خود مالد ظرافت نفس کے یابد + **قوله** چہ در آن مصلحتہا گوناگون مستتر ست الخ سوائے اسکے کوئی مصلحت نہین ہے کہ محمد صاحب تو نفسانی پر قادر نہین تہا اور چار عورت پر صابر نہین سواسطے اونہون نے احکام خوش ناخوب بنائے اور بجانب خداوند منسوب فرمائے اگر اون مین کچھ مصلحت ہووے تو بیان کیجئے اور سر نہانی عیان کیجئے **س** سر نہان آشکار کیجئے + لغو گوئی سے کنارہ کیجئے + **قوله** کہ تفتیش ورا ینجا ضرور نیست فقط اے مہربان تشریح اوسکی کیونکہ ضرور نہین ہے اور کسواسطے آپکو منظور نہین ہے خدا کیلئے تشریح کیجئے اجمال بہ تفصیل کو ترجیح دیجئے **س** سر نہان کیا ہے اندر پردہ کم دو ریجئے پردہ از راہ کرم + جسوقت مولوی جی مصلحتہا مذکورہ کی تشریح کرینگے ہم اونکی تکذیب یا تصحیح کرینگے تب مولوی صاحب کا دم بند ہوگا انجام مسلمانون کو باعث بند ہوگا **قوله** اگر اوامر و نواہی مذکورہ از طرف پیغمبر بحسب خواہش نفس وی کردہ الخ بلا شبہہ محمد صاحب نے از طرف خود بنائے اوامر و نواہی الہی

مساوات کے بارے کس آیت کی رو سے چار سے زیادہ عورتین گہر لائے اور کیونکر تعمیل آیت
سورہ نسا مین اونہیں سے پہلے ان باتون کا جلد تر جواب بہیجو اور افراط و تفریط حضرت سے ثابت ہے
اب ہمارا قلم گوہر افشان مولوی صاحب کی افکار پر داخل ہوتا ہے نہین نہین جولان عنبق داخل
ہوتا ہے **قوله** بہ نیز حکم بدین نمط رسید کہ ازواجیکہ در حبالۂ نکاح سید اند و بر آن زیادہ نکنند فقط
جسوقت محمد صاحب کے پاس جبرئیل آیا اور یہ حکم جلیل لایا اوسوقت کسی مسلمان کے نکاح مین چار
سے زیادہ عورتین تہین یا نہین بتقدیر اول اون مسلمانون نے بحکم حضرت چار سے زیادہ عورات سے افتراق
کیا یا اتفاق اگر افتراق کیا تو تعصب محض ظاہر ہے کہ مسلمانون کا چار عورات سے زیادہ سے فراق کرایا
اور آپ نو عورتون سے مذاق اوٹھایا اگر اتفاق کیا تو محمد صاحب کے لئے وسعت نہ ملی اور تمام عشرت
سلی بتقدیر دوم اس حکم سے پہلے محمد صاحب نے نو عورتین کس حکم کے ذریعہ سے جمع کین اور کیونکر تمام
عشرت کی شمع کین شاید کہ اوسوقت حضرت منتظر احکام نہین تہے اور معتقد رحیم و رام نہین کسی طرف
دل انکا نہین تہا تسبیح و زنار کا کہٹکا نہین **قوله** نہ بیچے را انہا طلاق دادہ بجائے دیگرے
بنکاح در آرد فقط جس حکم کا ذکر آپنے بار بار ایراد کیا ہے وہ حکم حضرت نے اوسوقت ایجاد کیا ہے کہ
انکو قوائے بدنی نے جواب دیا تہا اور بہپایری نے خراب کیا تہا مگر اوس مین بہی محمد صاحب نے
اپنے لئے بیستار روا رکہی ہین ازواج کے سوائے بیشمار روا رکہی ہین وہ حکم سورۂ احزاب مین ہے اور
اوسکی تفسیر ہماری کتاب مین ہے جسکا **صولت** نام ہے اور جسکی شہرت از ہند تا سند عام
ہے اوس حکم کو اوس مقام سے کیا علاقہ مولوی جی کی تقریر و تحریر سب خبط ہے **قوله** پس باین
اعتبار کہ بروقت رسیدن این حکم عدد ازواج مطہرات نہ بود الخ یہ تو فرمائیے کہ اس حکم کے
آنے سے پہلے کیونکر محمد صاحب نے تمام مسلمانون کے خلاف کیا تہا اور کس طرح حکم سورۂ نسا سے انحراف
کیا تہا کس آیت کی موافق عورات زیادہ از چہار نکاح بند کین تہین اور بیستار بسیار پیند آول
اوس حکم کو نہیں کہا وہ ہین کیجئے بعد ازان مقابلہ کیجئے کن کیجئے اصل مطلب سے گریز کرتے ہو اور مختر
حیلہ و حوالہ ہے جبکہ حکم مذکور کو منقول کرو گے ہمارے سارے اعتراض قبول کرو گے جس حکم مین حضرت

قولہ تا دستیکہ وہ اپنی کلیہ اعتراض سے ہمہ فرمایا تہا کہ یہ کلیہ آپ ہی کی قرار دیا ہے اور معترض کی
خاص سے ہے جبکہ اسکا کیا ہو گرانکو مغالطہ میں ڈالتے ہو کل بات ٹالتے ہو اسطرح برات
مولوی صاحب گویا کندہ عدالت وہ جستجو سے آپ کل ہو معترض تو اسطرح تصنیف شیرا یا تہا اور یہ کلیہ بنایا
کہ جو کوئی اپنی ذات کے لئے احکام خاص رکھتا ہو گا وہ بات بات میں اختصاص تو وہ رسالت
مآب میں ہے اور حضرات کتاب میں اگر مولوی صاحب یہ کلیہ تسلیم کرینگے شرعی بربہا کی تنظیم کرینگے ہم
احتیاط سے انحراف کرینگے ایک آن میں تصنیف کرینگے خدا ایسا ہی کرے جیسے کہ تمنا ہی کرے ہا
اعتراض منحوس ہیچ نہیں ہے البتہ آپکا بطرف حق بیچ نہیں جب تک کہ احقاق حق منظور نہوگا اور جہل
جہل مرکب سے عبور نہوگا اعتراض بجا کو ہیچ و پوچ کہتے سکونت کو کوچ کہتے یہ آپکی لغوگوئی
ہے اسی ذہن تحصیلداری کہتی ہے **ع** لغو گوئی آدمیت کا نہ جوہر ہوسکے * سایۂ انسان نہ
انسان کی برابر ہوسکے * اب مولوی محمد علی کو ازواج مومنین کی حجاب خطابت ہیں اور ایک ایک
کی پیشانی سے آب بے شرم و حیا بہاتے ہیں **سوط الجبار** مخفی نیست کہ عدد ازواج برائے جمہور
مومنین زیادہ از چہار مشروع نشدہ پیغمبر حکم بدین منوال بود کہ ازواجیکہ در حبالۂ نکاح سید ابرار
ہستند آن زیادہ مکنند مگر سالانہا طلاق دادہ بجائے دیگرے بنکاح در آرد بمین این اعتبار
کہ بہمقتضا رسیدن این حکم عدد ازواج مطہرات نہ بود و معتبر و حق پیغمبر زیادہ شد یعنی آنحضرت را امر
بطلاق زیادہ از چہار صادر نشدہ و باین اعتبار کہ عامہ مومنین را اجازت طلاق و تبدیل ہم بود
است و پیغمبر را این اجازت نیست بہ نسبت پیغمبر حق دیگر مومنین وسعت دادہ شد از ہمین جا توان فہمید
کہ این اوامر و نواہی محض بحکم الہی بودہ اند چہ دران مصلحتہا گوناگون مستتر است کہ تشریح و بیانش ضرور
نیست اگر او امر و نواہی مذکورہ از طرف پیغمبر بحسب خواہش نفس بودے بہر وجوہ وسعت حق خود مرعی
داشتے چنانکہ پیشوایان ہنود قمار و شراب بحق خود روا داشتند و بحق دیگران از اکبر الکبائر شمردہ
ایشان را شیخ سعیفہ مردود **جواب** جبکہ مومنین کے لئے چار سے زیادہ عورتیں مشروع نہیں
ہوئیں البتہ تبیین بطرف افراط رجوع نہیں تو محمد صاحب کیونکر قبل مومنین کے خارج ہونگے کس طرح

اوامر و نواہی و اباحت واجب است کہ برا ہمہ عام باشند و جائز نیست کہ و حکمی از ان احکام
خواص یا عوام مخصوص باشند و حکمے کہ خاص برے خاص باشد آنرا حکم الٰہی اعتقاد نباید کرد تا
وقتے کہ این کلیہ، اعتراض مجہد نظر باید اعتراض معترض سراسر لغوست و ہیچ **جواب** مولوی جی
نے فریب سُنّی و شیعہ کہا ہے اور اونکی صلاح سے یہہ کلیہ بنایا ہمارا مطلب یہہ نہین ہے کہ جو حکم خاص
واسطے خواص کے ہے اور جو اختصاص واسطے اہل اخلاص کے ہے وہ انسب و اولیٰ نہین ہے اور
از جانب مولیٰ نہین بلکہ ہماری غرض یہہ ہے کہ جسکے ذریعہ سے احکام آئین اور عبادات و معاملات انجام
پائین اگر وہ ہر حکم مین اپنے لئے خاص کرے اور برگزیدہ اشخاص تو لاجرم وہ سرور انبیا نہین ہے
اور اوسکا حکم از طرف کبریا نہین اگرچہ مولوی جی پیر فرتوت ہین مگر بوقت فہم معنی مثل طفل دبستان
بھہوت ہین **فقرہ** بزرگی بعقل ست نہ بسال توانگری بدل ست نہ بمال اگر بجنبہ مفہوم سمجھ کے الہام
پاتے تو کسواسطے خیال خام پکاتے **ہ** رہ نبردی بہ نہان خانۂ معنی از لفظ بعروۂ جہل مرکب
جقدر چون قلمی بتمیز معنی کے لئے وہم رام درکار ہے اور فہم تام ایک مدت کسب کمال چاہئے اور زمانہ
حسب حال **ہ** در آو اثر باید تا یار شود رامے بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے چونکہ اسکے لئے
فہمید معنی نصیب نہین ہے اور ریحان ابداً طبیب نہین چونکہ محمد صاحب نے ہر باب مین اپنا فخر جتلایا، لاریب وہم
کو پھیلایا، اون مین سے حکم خدا کوئی نہین ہے اور محمد صاحب مین بے رہنگوئی نہین جسکے ذریعہ سے
ہمکو علم حق و باطل ہوا ہے اور جسکے وسیلے سے وید اقدس نازل ہوا ہے اگرچہ وہ سرور انسان و ملک ہیں
اور جسکے لئے زمین و فلک مگر اوسکے حق مین کوئی حکم خاص نہین ہے اور محمد صاحب کے شرف نبوت اختصاص نہیں
قولہ و حکمے کہ خاص برے خاص باشد آنرا حکم الٰہی نباید اعتقاد کرد فقط اگر وہ حکم خاص اوسی
شخص کے ذریعہ سے نازل ہے اور اوسکی اور مسایر بتمامل تو لا کلام وہ حکم اللہ نہین ہے اور وہ شخص رسالت
پناہ نہین پس محمد صاحب کی شریعت مین جسقدر اوامر و نواہی ہین اکثر حکایات و اہی ہین ترانے ہیں
انحضرت مین اسیواسطے بکثرت ہین کیونکہ سوا کام و زبان کچھ آلات درکار نہین تھے اور بجز چند
قلم و دوات اور کام نہین ، صحابیات ازواج ہی حضرت کے آلات تھے اور باعث رفع حاجت مہون رہتے تھے

سامنے ہوکر بلاتکلف آپکی زبان سے نکلتا ہے جیسے کہ نہیہ دان سے نکلتا ہو اصل وجہ یہ ہے
کہ مولوی صاحب کی اصل مین تنزا یہ ہو اور وہی وسعت جبلی بات بات مین عاید ہو صحبت نفلی ہمتد
مس ہو کہ مولوی جی کو زیادہ گوئی کی ہوس ہو بالیقین محمد صاحب نے حکم سورۂ احزاب از خود اختراع
فرمایا اور اوسی کی ذریعہ سے چار عورت سے زیادہ کا اجتماع فرمایا جو کوئی اوسکو وحی قیاس
کرتا ہے وہ شب تار سے نور اقتباس کرتا ہے **قولہ** بعد تسلیم وحی بودن آن صرف شاعر
کردن محمد آن آیت را چہ معنی دارد فقط سبحنے یہی بات تسلیم کی ہو کہ جن اہل اسلام عیسی ہیر
اونکے نزدیک محمد صاحب نبی ہین اگر ہم محمد صاحب کو رسول سمجھتے تو کسواسطے اونکے دعوی کو
فضول سمجھتے اگر ہم محمد صاحب کو پیغمبر جانتے تو کیونکر اونکا رد بہتر مانتے اگر جاہلوں کو اسلام مین
بیقدری جوہر دانش و عقل نہوتی تو نبوت محمد کی کوئی شکل نہوتی چونکہ اون لوگون کو عقل
و ادراک نہین ہو او تمیز سنگ و سماک نہین پیغمبر حقیقی سے بغض و کینہ رکھتے ہین اور سید توجہ بہ امی
مدینہ رکھتے ہین صاحب سوط الجبار کا عجیب حال ہو اور غریب طلب چال کہ فصل انبیا و کتب مین پیغمبر
خدا و کتاب کبریا کی تحقیق کرتا ہو اور سری بہا وہ یدا قدس کی تصدیق من بعد خیال خام لکہتا ہے
او وہ یگ انکار سے طعام کہاتا ہے ایسے شخص کی بات کا کیا اعتبار ہے خواہ وہ مولف قرآن
خواہ مصنف سوط الجبار ہے اپنے طور پر یہ چند جواب اعتراض لیجئے اور واہل بیاض کیجئے یہہ بہی
آپکی پاس خاطر ہے ورنہ بندہ ایسی گفتگو سے نافر ہے مولوی جی کے کل فقرات کا جواب باصواب
یہہ ہے کہ منافقین نے جن لوگون کی نبوت کا اعلان کیا ہے جنہنے فصل انبیا مین اون ہی کا
چہرۂ رسالت نقاب تکذیب مین پنہان کیا ہے کیونکہ اہل حق کی احقاق حق و ابطال باطل پر نظر
ہے اور بہ آئینہ آئینہ دل تمنویر محمد صاحب نے از خود مجموعہ آیات بنایا اور اپنے سر سے بار رسالت
گرایا مسلمانون کو تابع قرآن کیا ہے اور اپنے تئین مطلق انسان اب لوہی محمد علی کا دست
حق و فرہنگ قلم ہوتا ہے اور عذر لنگ یہ مقر **سوط الجبار** این اعتراض مبنی ست بر
منابطہ کلیہ غلط محض ست و آن اینکہ جملہ احکام خدا وند متعال و عبادات و معاملات از جہت

بہی فرامی کی گئی نہیں تہی **قولہ** پس چرا ازواج آنحضرت را بزنان دیگر قیاس میکنند انحضرت
محمد کو زنان دیگر اہل سلام پر قیاس کرنا ضرور ہے اور دلایل و براہین مذکور کا پاس کرنا ضرور نہیں
یہی تو ترجیح ہے جسقدر محمد صاحب کی گرم گفتاری ہے وہ مشتمل حیا و شرم کی سرد بازاری ہے سراسر اصل سے
ہے اور عدالت الٰہی میں رخنہ اندازی ہے اب تکذیب سوط الجبار ہوتی ہے اور بکر طبیعت میان محمد علی
اشکبار **سوط الجبار** معترض این فصل را برای اعتراض بر انبیا منعقد ساختہ است پس اگر
آیات مذکورہ را بغرض ایراد اعتراضات بر محمد آوردہ یعنی تبدیل آن آیات قصد ایراد اعتراض بر
محمد سیار خیال باطل ست چرا کہ درین حالت امر یکہ خلاف شریعت و حکم الٰہی باشد از آنجناب
بظہور نرسیدہ کہ بسبب آن مورد اعتراض باشد و ہم برین تقدیر قول او کہ محمد این آیت را وارد
ساختہ معاذ باطل ست چہ تبدیل وحی بودن آن صرف وارد کردن محمد آن آیت را چہ معنی دارد
جواب جب تک کہ رد سوط الجبار سے سروکار رہیگا بندہ کعبہ کن مولوی صاحب کا شکر گذار
رہیگا کہ اونکی زبان سے ایسا کلام بر آیا کہ جسسے رد سوط الجبار نے زرق و برق تمام تر پایا اگر
ہم آپکی تفصیل کی موافق کہہ سکتے ہیں کہ مولوی جی ذواوتارون و دیوتون کے حق میں جسقدر
الزام دیئے ہیں اور اتہام کئے ہیں وہ آپکا خیال باطل ہے اور پیرایہ صدق سے عاطل کیونکہ
آپنے اونکو اوتار اور دیوتا تسلیم کرکے اور مثل خدا و ملائک تعظیم کرکے خدا و فرشتون کے مقابلہ
میں قبول فرمایا ہے اور وید تنزیل خدا و رسول ٹہیرایا ہے اگر وے آپکے تصور میں برتر از ملائک
و انبیا نہیں ہیں اور برگزیدہ خدا او اوتار کبریا نہیں تو کسواسطے آپنے اونکا ذکر خیر فصل انبیا
و ملائک میں ایراد کیا اور کیونکر اونکو ہر جگہ بہ تعظیم و تکریم یاد کیا اسیطرح اول آپنے وید اقدس کو
کلام الٰہی تسلیم کیا بعدہ فصل کتب میں ترجمہ الکبید ہاری سنگا ترقیم کیا جبکہ آپکے نزدیک بید مقدس
نسخہ آسمانی ہے [illegible] مشغلے مرض جہل فنا وانی تھا [illegible] جو کچہہ آپکا اعتراض ہے وہ حکم خدا سے اعراض
ہے آپکے ان خرافات واہیات کا یہی ہی اصلی جواب ہے کہ مخالفت اقوال ہے آپکے [illegible]
قولہ وہم برین تقدیر قول او کہ محمد این آیت را وارد ساختہ معاذ باطل ست [illegible]

خبردار ہوتا کو کسواسطے ہمارے الزام صدق پیام سے بیزار ہوتا آپ تو بار بار نام تفسیر حسینی کا ظاہر
کرتے تہے لو سادی سو سند دینی منظور بر اخذا اس آیت کی تفسیر حسینی پر نگاہ کیجیے اور راستی کی
راہ لیجیے اگر آپکو مسلا نو تفسیر حسینی کی استعداد نہین ہو اور مین فضل و ہنر یاد نہین تو ترجمہ رفیع الدین
مسموع کیجو اور بجانب خود خدہ مین رجوع (ترجی من تشاء منہن وتئوی الیک من تشاء ومن ابتغیت
ممن عزلت فلا جناح علیک) یعنی ڈال دے تو جسکو چاہے اون مین سے اور جگہ دے اپنی طرف اپنی جسکو
چاہے اور جسکو تلاش ہیچو تو اون مین سے کہ ایک کنارہ کر دیا تہا اوسکو نہیں ہے کچھ گناہ اوپر تیرے
مقتضا یہانسے ظاہر ہے کہ محمد صاحب چاہین جس عورت سے مسرور رہین اور دل چاہے جس سے دور اوسکے
حق مین کوئی بری بات نہین ہو اور کسیطرح ضرورت مساوات نہین البتہ دیگر مسلمانون کی
حق مین یہہ بات گناہ ہے اور مخالفت حکم اللہ **قولہ** سخن ہمینکہ تبدیل زنان آنحضرت را
جائز نشد و بجی دیگر مسلمانان جائز شد الخ جبکہ محمد صاحب کے لئے تعداد عورات ضرور نہین ہو اور
ہمبستری مین مساوات ضرور نہین تو تبدیل ہونا نہونا مساوی ہی بلکہ عدم تقرر تعداد و مساوات ہی صورتا
تبدیل پر حاوی ہے البتہ فرق یہہ ہی کہ جس عورت کو محمد صاحب اپنی قربت سے دور کرین اور خدمت
سے مہجور وہ دوسرے سے نکاح نہین کر سکتی اور غیر ان نے تئین مباح نہین علاوہ اسکے خود
آیت (ترجی من تشاء) سے حضرت کی حق مین تبدیل زنان ثابت ہی اور بخوبی آپکا بطلان
ثابت اس آیت کی تفسیر بحر علوم دیکھیے یا جامع التفاسیر قطب الدین مرحوم دیکھیے عبارتیکہ
پیچھے لکہدے تو الخ یعنی چہوڑ دے تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اون مین سے اور ساتھ سلا دے تو
جسکو چاہے یا طلاق دیوے تو جسکو چاہے اور رہنے دے تو نکاح مین جسکو چاہے یا دلوبت مقرر
کرے واسطے جسکے اون مین سے چاہے اور نوبت مقرر کرے تو جسکے لئے چاہے یا چہوڑ دے تو
نکاح مین لانا جسکا چاہے عورتون امت اپنی کی سے اور نکاح کرے تو جس سے چاہے انتہی یہان
سے ظاہر ہے کہ جیسے عام مسلمان ایک عورت کو دوسری عورت سے بدل کر سکتے ہین ویسے
ہی حضرت بہی عمل کر سکتے ہین پس اوسکی بہ نسبت مسلمانون کے لئے ہیچگونہ دست نہ ملی اور

کرشن ستانوے ہزار تہے اور ایک اوتار کے انیک اوتار تہے ۵ کرشن قدرت سے صد ہزار ہوا پھر
سے ایک بیشمار ہوا یہہ قدرت خداوند ہے یہان زبان چون وچرا بند ہے **ابیات** یہہ اعجاز
کرشن خداوند ہے ۔ بے رو سند بیدیا ورنہ ہے ۔ یہان لب ہلانا بہی دشوار ہے ۔ کرے بات
کرئی تو بیکار ہے ۔ یہہ راز نہان آشکار نہین ۔ یہان فہم کا کچہہ چارا نہین ۔ ہر ایک دیوتا کو ہے حیرت
یہان ۔ کہلا یہہ کسی پر نہ راز نہان ۔ کوئی کنہ کو اوسکی پہونچا نہین ۔ کہ کلے ایک جا آسمان و زمین ۔
اگر ذات محمد بہی اسطرح ہوتی اور اس بات کی کتب اسلامیہ مین تشریح ہوتی تو کثرت ازواج محمد صاحب کا الزام
نہین تہی اور باعث کسر شان اسلام نہین **قولہ** معاذ اللہ عن مثل ہذا الافترا فقط آیت احللنا لک
کا وہی مدعا ہے مخالف جہوٹون کا پیشوا ہے کہ از حق سے خاموش ہے اپنے پیرمغان کا عیب پوش ہے اگر
ہمارا افترا ہے اور مخالف سچا تو فرماوے کہ محمد صاحب نے قرآن کی کونسی آیت کی بہروسے چار عورت سے زیادہ
کی طمع کی تہی) اور کس حیلہ سے اسقدر دولت جمع کی تہی اسکی سند جلد تر مذکور کرے یا ہماری تفسیر منظور
قولہ ہمین قدر فرق شد کہ تسعہ بحق آنحضرت حکم اربعہ یافت الخ یہہ بہی خلاف عقل و شرع ہے اور برعکس
اصل و فرع ونکا چار ہونا محال ہے مانند اجتماع نحوست و اقبال ہے نوع فرد نہین ہو سکتا اور ایسا ہی
زوج نہین جفت طاق نہین ہو سکتا اور نکاح طلاق نہین غرضکہ تسعہ کا اربعہ ہونا دشوار ہے مثل اجتماع
روز روشن و شب تار ہے جو کوئی محالات عقل سے قطع نظر کریگا گردن عقل و حکمت پر خنجر دہریگا اوسکی بات
کیا اعتبار ہے وہ جاہل تر از مولف سوط الجبار ہے اگر مصنف ہدیۃ الاصنام اسیطرح خلاف فتوای عقل
وشعور کام کرینگے تو ہم اونکا قاضی جونپور نام دہرینگے حاصل آنکہ کسی کے حق مین نہ تسعہ اربعہ ہو سکتی ہین
اور نہ اربعہ تسعہ یہہ آپکا خیال خام ہے بلکہ محمد صاحب کو جواب مین اتہام ہے **قولہ** وجہ الزام اینی میکنند
کہ مساوات در ہمبستری بحق زنان آنحضرت بایہ ترجی من تشاء لازم نشدہ الخ بلاشبہ محمد صاحب نے
بذریعہ اس آیت کو اپنے ذمہ سے ہمبستری کی مساوات دور کی اور بطرف بعض ازواج کثرت التفات
منظور کی تا کہ عائشہ وغیرہ حسب دلخواہ ہمبستر و ہم آغوش رہین اور شب و روز مشغول خورد و نوش و دیگر
ازواج آنحضرت پسند کرین اور [illegible] لب بند اگر مخالف تفسیر آیت (ترجی من تشاء) سے

ببیند و فرق زمین و آسمان را ہیچ بنظر نیارد **جواب** اگر کتاب ہدیہ کو بحث و مباحثہ
مین رسائی ہوتی اور کتاب علم و حکمت سے آشنائی تو آپ اپنی شکل شناسی کرتا کسواسطے بیہودہ
ہرزہ درائی کرتا کیونکہ آیت (احللنا لک) ہی سے ثابت ہی کہ محمد صاحب قطع نظر از تعداد کرین
اور جسقدر عورتین سے دل چاہے طبیعت شاد کرین مقید شمار نہین اور کسی عورت کے خنجر ہجر سے دل فگار
نہین جسکی محبت مین بیتاب ہوین اوسی سے لذت یاب ہووین کسواسطے کہ جیسے آیت
سورہ نساء مین عورات مسلمانون کے لئے حد قرار پائی ہی اسطرح آیت ہذا مین ازواج پیغمبر
کے لئے کہان حد آتی ہی بلکہ اسیقدر کہا ہی کہ جسقدر عورات کا تو نے مہر دکابین دیا ہو جسقدر
عورتون کو تو نے دشمنون سے چہین لیا ہے بالکل تیرے لئے حلال ہین اور لایق استعمال
بس اس سے یہہ ہی ثابت ہوا کہ پیغمبر اسلام نے جسقدر عورات سے نکاح کیا خدا نے سبکو اوسکے لئے
مباح کیا تہا کسیطرح کی تنگی نہ ہی اور رسم تنگی وفرنگی نہ رہی اب رد فقرات ہدیۃ الاصنام
کرتا ہون اور تنزیہ کرشن عالی مقام **قولہ** جیانکہ کرشن داشت الخ جس جگہ شانزدہ ہزار
رانی کا ذکر جمیل کیا ہی وہان یہہ ہی حوالہ قلم تفصیل کیا ہی کہ کرشن نے شانزدہ ہزار صورت
مین ظہور کیا تہا اور ہر ایک کا گہر نور علی نور کیا تہا ایک ایک رانی یہہ ہی جانتی تہی کہ شب
روز کرشن میرے گہر جلوہ گر ہین اور شام و سحر پیش نظر روایت ہی کہ نارد منی کو شک ہوا
کہ کرشن کیونکر شانزدہ ہزار رانی کی دلداری کرتے ہین اور کسطرح اسقدر دختر و فرزند کی
غمگساری لہذا اس بہید کو معلوم کرنے کے لئے سولہ ہزار رانی کے گہر آئے اور کچہہ دیر
تلاش ماہیت کرشن مین بسر لائے ہر جگہ ذات کرشن جلوہ گر پائی اور گہر گہر ایک ہی صورت
نظر آئی **سه** ذرہ مین اور قطرہ مین پیدا ہی نور تیرا ہر شے مین دیکہتا ہون رنگ ظہور تیرا
فقط یہان سے منکشف ہوتا ہے کہ عقد شانزدہ ہزار مشتہر بر راز ہی اور حیرت افزای اہل مجاز پس
مقابلہ محمد مین ذکر کرشن کافی نہین ہی اور جواب شافی نہین کیونکہ کرشن نے سولہ ہزار صورت
پر ظہور کیا تہا اور بصورت جداگانہ ہر ایک کا کاشانہ رشک تجلی طور کیا تہا پس ایک ہی

کوئی مسلمان بر مہر کسی عورت سے نکاح کرے تو اہل سنت کے نزدیک مین سفاح کرنیوالے
صاحب کے لئے یہ سفاح حلال ہے بلکہ حسب منشاء خدائے ذو الجلال ہے و حاصل یہ کہ تعجب ہی
ہے نہ رضائے سرمدی اللہ اللہ خدا کو رعایت خاطر رسول بدرجہ غایت ہے کہ بنا بر اجرائے خواہش
نزول آیت ہے سورۂ نساء مین ہے کہ اگر کوئی مسلمان متعدد عورات کرے تو درمیان اونکے
احتیاط مساوات کرے چنانچہ فان خفتم الا تعدلوا فواحدة یعنی پس اگر ڈرو تم یہ کہ عدل نکرو تم
یعنی اپنی عورتون کے درمیان پس ایک عورت ہے فقط محمد صاحب نے اس حکم سے انحراف فرمایا
اور اپنے لئے حکم خاص اسکے برخلاف بنایا تا کہ حکم مساوات سے بے پروائی کرین و ازواج سے
حسب لخواہ وصل و جدائی کرین وہ حکم سورۂ احزاب مین ہے اور مخصوص صاحب حضرت کی انتخاب
مین ہے چنانچہ ترجی من تشاء منہن و تؤوی الیک من تشاء و من ابتغیت ممن عزلت فلا جناح
علیک یعنی تو اپنی عورتون مین سے جسے چاہے لا سکتا ہے اور جسکا تو ارادہ کرے اپنے پاس رکھ
سکتا ہے اور اون مین سے جس سے تو چاہے جدا ہو تجھپر گناہ نہین ہے فقط مصنف اعجاز محمدی و
خلعت الہنود نے یہ تقریر بسیار پسند کی اور زبان انکار بند مگر صاحب ہدیۃ الاصنام و سوط الجبار
کچھ چون و چرا کرتے ہین اور بطرف کعبہ کن گمان افتراء ب دل ہدیۃ الاصنام کا رد ہوتا ہے
من بعد تکذیب سوط الجبار مین کہ **ہدیۃ الاصنام** این کس از کجا این حکم بحق آنحضرت
ثابت کردہ کہ از کنیزکان و زنان ہر قدر کہ دل او خواہش نماید خواہ شانزدہ ہزار باشند
یا زائد از ان چنانکہ کرشن داشت آنحضرت بازواج در آرند معاذ اللہ من مثل ہذا الافتراء
فقط ہمین قدر فرق شد کہ تسویہ بحق آنحضرت حکم او بود نیست در حق امت و در حکم مملوکات ہیچ فرق
نیست تمیاد اطلاق یعنی جواز مملوکات بلا تعیین عدد ست در حق آنحضرت و ہم در حق امت
بلا فرق بینہما و جزا الزام این ہمی سیکند کہ مسئلہ در ہمبستری بحق زنان آنحضرت بآیہ ترجی
من تشاء لازم نشد و بحق زنان دیگر مسلمانان لازم شد نمی بینند کہ تبدیل زنان آنحضرت را
جائز نشد و بحق دیگر مسلمانان جائز شد پس ما چرا ازواج آنحضرت را بر زنان دیگر قیاس

با تنعہا جو مشہار ہوئے بس عام کفار و سیاہ ابرار تین حبیبہ نہین ہوا اور کسی ہو بہتری کی امید
نہین البتہ محمد صاحب اول دین آبائی سو بیزار ہوئے اور ابوبکر وغیرہ رفتہ رفتہ اونکی یار غار ہوئی
اب محمد صاحب کا ایک دنی تعصب بیان ہوتا ہی اور زیب بستان کہ عام مسلمانون کو آیت جلیلی
اور ہدایت فرمائی کہ غایت درجہ چار ازواج کرین اور خواہش زیادہ کا تشانہ خاطر سے اخراج
چنانچہ سورہ نساء مین ہی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع یعنی پس نکاح کرو
جو تمکو خوش آوین عورتون سی دو دو اور تین تین اور چار چار فقط جبکہ حضرت کی چار سی تسلی نہین
ہوئی اور دوسری امرض جبلی نہین تب آیت مذکورہ اپنی حق مین لا طائل ٹھیرائی اور واسطے بنا
اس آیت کے طبع مائل فرمائی یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورہن وما
ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک و بنات عمک و بنات عماتک و بنات خالک و بنات خالاتک
التی ہاجرن معک و امراۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ
لک من دون المومنین یعنی اے پیغمبر ہمنے حلال کین تجکو تیری عورتین جنکا مہر تونی دیا ہی
اور تیرا داہنے ہاتھ جنکا مالک ہی اور جو کہ خدا نی تجکو غنیمت مین دی ہین اور حلال کین ہم نے
تیرے چچا کی بیٹیان اور پھپھون کی بیٹیان اور تیرے ماموں کی بیٹیان اور خالاؤن
کی بیٹیان جنہون نی وطن چھوڑا ہی تیرے ساتھ اور حلال کی ہمنی عورت ایمان والی اگر
بخشے وہ اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے اوسکو نکاح مین لی یہ حکم خاص تیری لئے ہے سوائی
سب مسلمانون کے انتہی یہ آیت سورہ احزاب مین ہی اور اس باب مین کہ محمد صاحب بقدر
خواہش کی عورات جمع کرین اور خاطر خواہ خندق طمع بہرین تاکہ تنگی عورات نہ رہی اور
دیگر مسلمانون کے ساتھ مساوات نہو بذریعہ اسی آیت کے محمد صاحب نی بطریق دیگر بھی اپنی
تئین مسلمانون سے ممتاز کیا اور طریق اختراع لیا کہ ایسے لئے عورت بلفظ ہبہ مباح کی
اور قطع نظر از مہر و نکاح کی یعنی اگر کوئی عورت محمد صاحب کو اپنا نفس عطا کری اور رغبت
شہوانیت کی التجا تو وہ حضرت کو لئے بی مہر و نکاح جائز ہی کہ شرائط مقامی فائز ہی اگر

شک لانیوالون مین سی اور ست ہوا اور اوکون سی کہ جہٹلاوی ہین ایات الله کیطرف ہوجا دیکہا تو مومنا
بلانیوالون سے فقط سورۂ انعام مین یہہ مطلب مجملاً بیان ہوا ہی اور محمد صاحب کو قرآن ہی کا ہی کہ بذات و
صفات رب العالمین شک کیا اور لوح دل سی حرف یقین حک کر چنانچہ ولا تکونن من الممترین
یعنی مت ہو شک لانیوالون سی فقط حدیث بخاری مین بہی یہہ رمز دقیق و نکتہ باریک ہی اور دونان
ابراہیم خلیل الله محمد صاحب کا شریک ہی چنانچہ قال رسول الله نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال
رب ارنی کیف تحی الموتی یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ ہم لائق تر ہین ساتھ شک کرنے کو ابراہیم سے
جس وقت کہ کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے دکہا مجہکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو فقط معنی
حدیث یہہ ہی ہین کہ پیغمبر اسلام شک الٰہی اور ابراہیم اوس سی فضل و اعلیٰ ہی دونون کا تجمل دل
یقین ہی اور تیرہ تین ایمان و دین ماحصل آنکہ ابراہیم کو خدا کی خدائی مین گاہی گاہی شک تہا اور
ذات احمدی کا اول سی آخر تک جنون لا ینفک تہا پہر محمد صاحب نعمت عصمت سے محفوظ نہین تہی بلکہ تسلط
شیطان واجب اللعنت سی محفوظ نہین چنانچہ سورۂ انعام مین ہی اما ینسینک فلا تقعد بعد الذکری
مع القوم الظالمین یعنی اگر بہلا دی تجہکو شیطان پس مت بیٹھ بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمون کی
فقط محمد کیا بلکہ تمام انبیا کی اقوال و افعال مرہون تلبیس شیطانی ہین اور محمد صاحب اس گروہ باشکوہ
مین پیش خاندانی ہین چنانچہ سورۂ حج مین ہی ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا
اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ یعنی جو رسول بہیجا ہم نے پہلے تجھ سے یا نبی پس جس وقت مکا
خیال باندہا شیطان نے ملا دیا اوسکی خیال مین فقط اس آیت کی تفسیر ذکر ابراہیم مین ہو چکی جس سے
بت پرستی محمد کی آشکار ہیر ہفت تعلیم مین ہوئی سورۂ توبہ مین ہی کہ محمد و صحابہ کی توبہ قبول ہوئی اور آخرکار
سرخروئی حصول چنانچہ لقد تاب الله علی النبی والمہاجرین والانصار ظاہر ہے کہ توبہ بعد از گناہ
ہوتی ہی اور طبیعت بخوف کیفر راجع بالله اگر محمد صاحب نے کوئی گناہ نہین کیا تو کسواسطے یارون کی
مانند تائب ہوئی اور کیونکر آپ نے غائب سیاہی جانا جاتا کہ چالیس برس تک محمد صاحب تابع دین
باپ ماں کی ہی اور قوم کیطرح سیاہ اصنام جبکہ بت پرستی کی قباحتون سی خبردار ہوئی تائب و ست بردار

رالح نہین اب ضلالت و بطالت چلی سا حضرت کا جواب ہوئی اور مستبد او مؤلف ہدیۃ الاصنام
وسوط البجبار وغیرہ نقش برآب سیا ہوا اور ہوا تناکہ محمد صاحب گنہگار تھی لہذا شب روز نا عرض کرتا بکا
تھے جنے اس بات کے ثبوت مین جسقدر آیات و احادیث ترقیم کین پالتمام مصنف ہدیۃ الاصنام و
سوط البجبار نے تسلیم کین کچھ رد و بدل نہین کیا اور ہٹ دہرمی و بے شرمی جبلی پر عمل نہین اسواسطے
ہم بھی سخن دراز نہین کرتے اور رد جواب اصحاب نہین اے مسلمان اب شراب ہوش نوش کر اور
دیگر کیفیت محمد گوش آیت سورہ النسا سنیے کہ حضرت اہل خیانت کی رعایت و حمایت کرتے تھے
اور مخالفت آیت و رد یا خیانت جھگڑنے مین لگے تھے اور نعمت امانت و دیانت سے سیر اسواسطے
خدا سے محمد نے اونکو بطرف ایمان ہدایت کی اور بنا بر توبہ و استغفار کنایت چنانچہ ولا تکن للخائنین
خصیما واستغفر اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسہم یعنی مت ہو خیانت کرنی
والون کی طرف سے جھگڑنے والا اور گناہ بخشوا اللہ سے تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور مت
جھگڑ تو اون لوگون کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنی کو فقط یہہ محمد صاحب بیابان
شرک مین قدم فرسائی کرتے تھے اور بتون سے حاجت روائی لہذا آخر الامر سورہ یونس مین انکو
حکم ہوا کہ مشرکین کا شریک مت ہو اور بتون کے نزدیک مت ہو چنانچہ لا تکونن من المشرکین ولا تدع
من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین یعنی مت ہو مشرکون سے
اور مت پکار سوا اللہ کو اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے تجکو اور نہ ضرر دے تجکو پس اگر کیا تو نے پس تحقیق
تو ظالمون سے ہے فقط یہہ محمد صاحب کلام الہی مین شک کرتے تھے اور اپنے تئین بدگمانون مین مشترک
اسواسطے اونکو تہدید شدید کی گئی اور تاکید اکید کہ اگر شک لائیگا زک و شہا ئیگا چنانچہ اسی
سورہ مین ہے فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک لقد جاءک
الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا بایات اللہ فتکون من الخاسرین
یعنی پس اگر ہے تو درمیان شک کے اوس چیز سے کہ نازل کی ہم نے طرف تیری پس سوال
کر اون لوگون سے کہ پڑہتے ہین کتاب پہلے تجھ سے تحقیق آیا تیرے پاس حق پروردگار تیرے سے پس مت ہو

روایت مذکور کا مطلب فوت ہو کیونکہ شق صدر باعث موت ہو حیات کی ساتھ اوسکا اجتماع
غیر ممکن ہو مانند اجتماع رات و دن ہی جو کوئی اجتماع نقیضین اور رفع نقیضین قبول کریگا وہ
اپنے تئین آپ مقتول کریگا ہم اوس شخص سے بات نہین کرتے توجہ بطرف واہیات نہین **قوله** آری
مشرف بودن باین نور از رو استحقاق نبود الخ اگر مولوی صاحب کا یہ عقیدہ راست ہے تو خدمت
مبارک مین عرض خواست ہے کہ لولاک وغیرہ احادیث معتبر نہین یا ہین بر تقدیر اول نور نبوت کی ساتھ مشرف
ہونا محمد صاحب کا از رو استحقاق ہو نہ بتائید آسمانی و حسن اتفاق ہو بر تقدیر دوم دفتر احادیث اونکا
ہے اور سیل گوز شتر **قوله** چہ نزد اہل تحقیق ہیچکس را ہیچگونہ بر آن ذات غنی الصفات استحقاق
ذاتی نیست الخ جو کوئی اہل تحقیق ہو اوسکے نزدیک یہ عقیدہ نکو سیدہ تر از نیق ہو ہر چند کہ اس کلام
نام بود و پیام نامضبوط کے سقوط مین جائے نہین ہو مگر طبیعت کو تکذیب شکیب نہین اسواسطے
ناکن جواب دیتا ہے اور رو محمد علی سے سوال لیتا ہے اگر اوس ذات غنی الصفات پر کسیکا استحقاق نہین
ہے اور کوئی بات سوا اتفاق نہین تو لازم آتا ہے کہ اگر خدا بے محمد یا ابلیس کو منصب نبوت عطا
کرے تو کیا خطا کرے کہ اوسکے نزدیک ابلیس محمد ایک ہو نہ کوئی بد نہ کوئی نیک ... آغاز شیطان
و آدم واحد ہو اور آواز زیر و بم واحد ہیں تب تو بلا ہیچ لاعلاج ہو اور خدا سے ... کا
... ہے یہ بحث ہماری کتابون میں اسطرح پر مشروح ہو کہ جس سے خاطر مخالفین ... **فائده**
ایک عالم محمدی کہ بصفات حمیدہ موصوف ہے کہتا ہو (ما کنت تدری) مین بالا کلمہ ایمان ہے لفظ شرائع محذوف
ہے یعنی محمد صاحب قبل از نزول وحی جیسے صنایع قرآن سے بیخبر تھے ویسے ہی شرایع ایمان سے بیخبر فقط
تاویل ہو بھی یہ ہی ثابت ہو کہ محمد صاحب جاہلیت میں تارک شغل کفار عرب ہوا اور علم شرائع انبیا
سے ... نہ شریعت موسی کی قائل ہوئے نہ دین عیسی پر مائل نہ تکلیفات دین نوح کے حامل ہوئے
اور نہ تعلیمات شیخ ابراہیم پر عامل آیت متنازعہ میں لفظ کتاب بہی اسی دعوی کو مدلل کرتا
ہے اور اسی قبالہ کو مسجل کیونکہ تمام کتب ... حاوی ہو اور خصوص توریت قرآن مسادہی ماحصل انکا
بعثت سے پہلے پیغمبر اسلام کسی نبی کا تابع نہین تھا و ضمیر شریف بطرف توریت و انجیل وغیرہ

دور کیا اور دل اوسی جگہہ قایم بدستور کیا شیخ عبدالحق ؒ نے لکھا ہے کہ محمد صاحب کا سینہ چار بار شق کیا لیکن
پہر بند شگاف ملتق کیا گیا فقط یہان سے کئی امر ہاتے ہین اور خلاف عقل وشرع نظر آتی ہین
اول آنکہ محمد صاحب کا نفس پاک نہین ہوا جب تک چار بار سینہ چاک نہین ہوا پس مولوی محمد علی کی
ساری کہانی غلط ہی اور بالکل لنترانی غلط دوم آنکہ فرشتے ہر چند پے در پے سینہ حضرت مین شگاف
کرتے تہے اور نفس مبارک فقط مگر بقول شخصے ع کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی وہ وہ پہر حالت
اصلی پر آتا تہا اور درخت جبلت ثمر لاتا تہا حاصل آنکہ تین مرتبہ فرشتون نے واسطے دور کرنے
سیاہ دلی حضرت کی کوشش بلیغ فرمائی مگر وہ کچہہ کارگر نہ آئی لہذا بار چہارم سعی کی اور تبدیلی دلی
نہی دیکہا چاہیے چوتہی بار فرشتون کی سعی مشکور ہوئی یا نہین لیکن محمد صاحب کے افعال واعمال سے
معلوم ہوتا ہے کہ تا دم مرگ قلب مبارک خون سیاہ سے سرشار تہا اور واسطے خون عصمت وعفت کو
تیار سورہ مطففین کی تفسیر عزیزی مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جسوقت بندہ گناہ کرتا ہے اوسکے
دل پر ایک خال سیاہ پیدا ہوتا ہے اگر اوس نے توبہ کی آئینہ دل اوسکا صاف وروشن ہوا ورنہ وہ
خال سیاہ اوسکے دل مین قایم رہا جسوقت اوس نے دوسرا گناہ کیا دوسرا خال حادث ہوا علیٰ ہذا
ہر ایک گناہ باعث حدوث سیاہی ہی تا بغایت آنکہ تمام سطح قلب پر تاریکی چہا جاتی ہی الخ یہان
سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب بدو حال سے گناہ کرنے مین ارتکاب رکہتے تہے اور توبہ سے اجتناب حتی کہ
کہ سیاہی معصیت سے خاطر عاطر اسقدر تیرہ کی کہ اوسکے دفع کے لئے فرشتون نے بڑی سعی کی تیرہ
کی چار بار سینہ چیرا گیا مگر شومئی گناہ سے پہر بہی تیرہ رہا سوم آنکہ دین محمدی مین ظروف ذہب
حلال نہین ہی اور قابل استعمال نہین پس کسواسطے ملائکہ نے طشت زرین کی جستجو کی اور
کیونکر اوس برتن ناپاک مین قلب مبارک کو شست وشو دی اگر فرشتون کو حرمت ذہب کا شعور
نہین تہا تو پیغمبر بہی چندان دونہین تہا چہارم آنکہ قلب پیغمبر مین امکان خون سیاہ محال ہی
کہ وہ بعقیدہ اہل اسلام نور خدائے ذوالجلال ہی مقام حیرت ہی اور جائے غیرت کہ جو کوئی نور اینقدر
پاک ہو اور جسکی شان مین حدیث لولاک ہے اوسکا باطن تیرہ ہو وے اور بدستور تیرہ رہے پنجم آنکہ

ایمان وکتاب فقط اس سے یہی معلوم ہوتا ہو کہ جسوقت خدا نے حضرت کو ایمان وکتاب تعلیم کی اور لیاقت رسالت وہدایت دی اوسوقت وہ مسلمان ہوئے اور نعاذ ناکہ فہستان سے وہ مکن کستان اوس سے پہلے دین آباو اجداد مین عمر تمام کرتے رہے او ربت پرستی وشرک مین ایام گذرتی رہے **قوله** پس ازین کلام اصلاً فکر بیان از ذات آنحضرت مستفاد نیست فقط عدم کتاب و ایمان کا قرب جواب ہو اور ایک کا دوسرے پر بنا ہی تو دونون کے اتصال سے چارہ نہین ہو ہر کسیکا نقصان گنا نہین (بخشیدیم ترا نور ایمان وکتاب) اپنے اس فقرہ کو یاد کیجیو اور زبان مبارک سے ارشاد کر جسوقت حضرت کو نسخہ قرآن ملا اوسوقت آپکا غنچہ ایمان کہلا پس پیشتر از وحی نبوت مراد ہے کہ حضرت مستفاد ہوا اسیواسطے سورہ شوری مین مقولہ (ما کنت تدری ما الکتاب) از ل ہوا **قوله** نفس قدسیہ آن سرور زمانے از نور ایمان جدا نبود فقط اگر نفس محمد اول ہی سے نور ایمان نورانی ہوتا اور ظلمت زدا سے وا ظلمانی تو نہرانی کا نورانی کرنا بیفائدہ ہو او مسلمانی کا مسلمان کرنا بیفائدہ لہذا فرمائیے کہ آیت مین لفظ نور اسے کیا مراد ہو اور کلمہ جعلنہ کسواسطے ایزاد ہو یہ جملہ قرآن مین کس جہت سے مکتوب ہے اور اس سے کیا مطلوب ہے اس معما کو کشادہ کیجیو او مسلمانی کو افشا کیجیے یہان سے صریح معلوم ہوتا ہو کہ ذات حضرت ہمیشہ سے نور ایمان مجلی نہین ہو بلکہ از خاک وخاشاک کفر مخلی نہین حدیث مین ہو کہ کئی بار محمد صاحب کا شکم چاک کیا گیا اور آلائش اندرونی سے پاک کیا گیا اگر نفس حضرت ابد سے مظہر انوار لایزالی تھا اور آلایش کفر سے خالی تو کسواسطے اونکا شکم وسینہ شق کیا گیا او کسواسطے گندگی سے خالی خندق کیا گیا مدارج النبوت مین ہو کہ محمد صاحب کے پاس دو فرشتے بصورت جانور کے اور ہاتھ مین پانی سے بھرا آفتابہ اور طشت زر لائے پس فرشتون نے شکم حضرت مین سینہ سے زیرناف تک شگاف کیا اور اندرون پیٹ بالکل صاف مینی جو کچھ اندر تھا اوسکو باہر نکالا او طشت مذکور مین ڈالا بعدہ بخوبی جرک آلائش کی جستجو کی اور قرار واقعی شست شو دی پس بجا خود دھر دیا اور ویسا ہی کر دیا پھر ہاتھ شکم مبارک کے اندر ڈالا اور دل شریف باہر نکالا جسقدر اوسکے اندر خون سیاہ تھا اور جو کچھ شدر اوصفت اللہ وہ

وہ صفت والا ہے اور سیطرح پر سب سے نرالا ہے حالانکہ آیت مین تناقض پیدا ہوتا ہے کہ اثبات
صفت مین زمانۂ قریب اور نفی صفت مین زمانۂ استمراری ہے قرآن حاضر ہے اور ترجمۂ رفیع الدین و
عبد القادر بھی سورہ شوری کا دیکھیے اور معنی لفظ ما کنت اور جملہ پر غور آپکا تراشیدہ ترجمہ
اگرچہ سب باطل ہے مگر اوس سے بھی ہمارا مطلب حاصل ہے بر آخذ اوسکو از بر کیجیے اور دوبارہ ریز نظر
مقصود وہی ہے کہ دعوی نبوت سے پہلے محمد صاحب ہمیشہ دین و ایمان سے نا واقف تھے اور مانند
بنی ہاشم و قریش کافر جبکہ اونکی عمر سے چالیس برس گذرے سراج کفر و شرک سے آوتر خدا پر ایمان
لائے اور مسلمان کہلائے یہان پر اگرچہ میدان سخن تنگ نہین ہے مگر فرصت و رنگ نہین ہے
مولوی صاحب کی جملہ بکار انکار قلم تکذیب سے سفاح پسند ہوتی ہے مین نہین نہین نکاح بند ہوتی
ہین **قولہ** چنانکہ وارد ست و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی الخ اگر مولوی صاحب اپنی
مستندہ مثال پر نظر انصاف کرینگے تو چہل سالہ حضرت پر جلد تر اعتراف کرینگے کیونکہ وہان
دونون جگہ ایک ماضی ہے اور آیت سورہ شوری مین دونون جگہ وقت جداگانہ ہے پیش بہ
دشمنیہ مین سیل نہین ہے اور بہار حضرت کہیں سیل ہین جسوقت تم اپنے واہیات فقرات سے خبردار
ہوگے شل بر بہار شکبار ہوگے اپنے سینہ پر کودون دلوگے اور کف افسوس ملوگے **قولہ**
یعنی تو کہ بالذات بغیر اعتبار موہبت و الطاف بودی الخ اس ترجمہ کا کیا اعتماد ہے کہ
تحصیلدار صاحب کا طبع زاد ہے کسی کی دستی پر شامل ہے اور تبدیل و تحریف کا حامل ہے تسلیم کیا
سمجھے کہ محمد صاحب بالذات دین و ایمان سے آگاہ نہین تھے اور بغیر الطاف خدا برگزیدہ درگاہ
نہین بلکہ جسوقت اون پر خدا نے الطاف کیا تو اونہون نے مسجد توحید مین اعتکاف
کیا مگر اس صورت مین محمد صاحب کے حق مین کچھ رسوخ نہوا اور فرمان ضلالت منسوخ ہوا
کیونکہ جسقدر کفار عرب اسلام لائے اور بنا بر حج بیت الحرام آئے اونکا ایمان بھی بالذات
نہین تہا اور بغیر الطاف خالق کائنات نہین پس محمد صاحب کو اون پر ترجیح نہین ہے اور
مولوی جی کی معنی تراشی و سمع خراشی صحیح نہین **قولہ** محض باکرام خود بخشیدم ترا نور

قوله با مداد بان قرآن کا رد ہے جنے متن اعجاز محمدی کی تفسیر کی اور دامنح رہے بر ناو پیر
صلوٰۃ است فقط اگر محمد صاحب کی یہ ہی انداز ہے کہ چالیس برس کی روزہ و نماز رہے تو اول
کفر چہل سالہ مین کلام نہین ہے اور راستی و درستی پر آغاز اسلام نہین اول تا آخر نتیجے وار
انجام سکا بھی یہ ہی حال جانیے اور یہ ساری ترقی عین زوال ملنے اگر فقط ایمان سے
مفہوم صلوٰۃ مطلوب ہوتا تو بالضرور بجا ایمان وہی مکتوب ہوتا بجا جز ایراد کل کیا ضرور
تہا شاید کہ مسلمانون کو فریب دینا منظور تہا اب مولوی محمد علی اپنی بکر فکر پیش کرتے ہین اور
سنان ملاستے جگر عروس ذکر یش **سوط الجبّار** ضابطہ کلیہ ست کہ اگر وصفی را از شخصی
نفی میکنند و ہمدران کلام برائے او ہمان وصف را ثابت میکنند نفی آن وصف از شخص
لازم نمے آید بلکہ درینچنین صورتہا اعتبار دو حیثیت واجب مے آید کہ باعتبار یک حیثیت نفی
صفت و باعتبار حیثیت دیگر آنرا ثابت کردہ میشود چنانکہ وارد شدہ (وما رمیت اذ رمیت
ولکن اللہ رمی) یعنی نہ انداختی انچہ انداختی ولیکن اللہ انداخت فقط پس معنی آیت (ما کنت
تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلنٰہ نورا نہدی) این ست کہ یعنی تو کہ بالذات بغیر
اعتبار موہبت و انعطا نبودی کہ میدانستی کتاب و ایمان را لیکن باعتبار عنایت و انعطا کہ بر
حال تو مبذول ست محض باکرام خود بخشیدم ترا نور ایمان و کتاب پس ازین کلام مسلم
فلک ایمان از ذات آنحضرت مستفاد نیست نفس قدسیہ آن سرور کائنات در زمانی
از نور ایمان صحرا نبود آرے مشرف بودن باین نور از رو استحقاق ذاتی نبود بلکہ محض
مکرمت و موہبت پروردگار او بود چہ نزد اہل تحقیق ہیچ کس را ہیچگونہ بر آن ذات عزّ العلا
استحقاق ذاتی نیست کہ بسبب آن استحقاق ذاتی دادن چیزے وجوبا بر او تعالی لازم
آید **جواب** لا کلام ضابطہ کلیہ ہے اور مقبول سنی و شیعہ لیکن نفی صفت و اثبات صفت
مین ایک ہی زمانہ مستعمل ہوتا ہے ماضی یا حال یا مستقبل ہوتا ہے مثلا کہین کہ او تعالی محض ذات
ہے اور موصوف بصفات ہے تو لاجرم یہ ہی حاصل ہوگا کہ کسی طرح پر

کی طرف اوسکو نیاز نہین ہی اور کوئی اوسکا انباز نہین تو جواب یہہ ہی کہ اسقدر تو مکہ کے
کفار بہی جانتے تہے اور ایک آفریدگار ہی مانتے تہے پس حاصل وہی ہی کہ حضرت دین آبائی
رکہتے تہے اور بیانات وغیرہ یہہ سب ایسی قطع نظر ازین یہود و نصارا بہی ایک کردگار پر
اقرار کرتی ہین پس مسلمان اونکو کیونکر کفار شمار کرتی ہین اگر محمد صاحب کی خویش و اقربا اسقدر
بے بہرہ تہے کہ خدا کی خدائی سے بیخبر تہے تو بالیقین ابتدا مین محمد صاحب نے تعلیم توحید یہود و نصارا
سے پائی تہی بعد ازان رفتہ رفتہ ہوے نبوت دماغ مین سمائی تہی مقصود وہی ہی کہ چالیس
برس تک محمد صاحب کا تیرہ تین اعتقاد تہا اور مدینہ دین و ایمان چارون طرف سے برباد تہا۔
قولہ والا آنحضرت با ایمان بود پیش از وحی الخ دعوی نبوت سے پہلے ایمان حضرت
مین نہ کوئی برہان ہی اور نہ آیت قرآن اگر ہووے تو بیان کیجے اور مسجد راستی مین اذان
دیجے ضلالت حضرت تو آیات قرآن سے ظاہر ہے اور حضرات کی بیان سے باہر کیونکہ جس
صورت مین تم خود کہتے ہو کہ محمد صاحب نے چالیس برس کی عمر مین اپنے تئین نبی قرار دیا اور خوف
قریش سے بطرف مدینہ فرار کیا تو اس سے بہی یہہ ہی لازم آیا کہ اگر محمد صاحب اول ہی سے مخالفت
قوم اختیار کرتی اور اپنے تئین مسلمان آشکار تو قوم مین رہنا دشوار ہوتا اور بجانب عیال
فرار جارنا چار چونکہ ایسا نہین ہی دعوی صاحب اعجاز سچا نہین **قولہ** یا مراد ایمان تفصیلی تفصیلست
بشرا یہ فقط اجمالی و تفصیلی دونون طرح کا ایمان بغیر کتاب دشوار ہے ذی طلوع آفتاب صبح
صادق شب تار ہے چونکہ دعوی رسالت سے پہلے محمد صاحب سنت و قرآن سے خبردار
نہین تہے اور خواب گران سے بیدار نہین پس اونہون نے کہان سے ایمان اجمالی پایا اور کیونکر کفر
آبائی سے اونکی ہاتہ سے قمع فارغ البالی آیا قطع نظر ازین جو کوئی ایمان اجمالی رکہتا ہے وہ
کفر و شرک سے فارغ البال نہین کہ اوسکی نسبت یہہ کہنا کہ تیرہ ایمان ہے سراسر بہتان ہی خدا سے
محمد یہ ذرا است گفتاری پیلات ماری او جہوٹی کتاب تیار کی جسمین محمد صاحب کو بیدینی کی ساتہ
مطعون کیا اور بیدریغ انصاف کا خون عبارت اعجاز محمدی کا یہہ ہی مقصد ہی او دوسرے

آیت سے جانا جاتا ہے کہ محمد صاحب چالیس برس تک تابع دین آباد اجداد تھے اور والی
سواد کفر آباد واقف نہیں تھے کہ ایمان وکتاب کیا ہے اور میزان وحساب کیا مؤلف
ہدیۃ الاصنام نے یہ تقریر پسند بسیار کی اور بند زبان انکار اب صاحب اعجاز محمدی کچھ حیلہ
وحوالہ کرتے ہیں اور رہے وہ راستی نیلا اور کالا **اعجاز محمدی** ماکنت تدری ما الکتاب
ولا الایمان یعنی نمی دانستی ونمی یافتی پیش از وحی کہ چہ خوانی قرآن را وچگونہ دعوت کنی خلق را بایمان
وبعضے گفتہ اند کہ مراد بایمان فرایض واحکام ست والا آنحضرت با ایمان بود پیش از وحی
بتوحید حق پس ازان نازل شد فرایض کہ دیگر یافت آنرا یا مراد ایمان تفصیلی ست نہ اجمالی
یا مراد بایمان صلوٰۃ ست **جواب** یہ ترجمہ سر بسر بے ٹھکانہ ہے گیسوے نار استی کا شانہ
ہے سو ہم بافتہ صاحب اعجاز ہے پریشان تر از زلف دراز ہے وہی ترجمہ پسند علماے روی زمین
ہے جو کہ چکیدۂ کلک فیح الدین ہے چنانچہ (ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان یعنی نہ
جانتا تھا تو کیا ہے کتاب اور نہ ایمان فقط اب جو کچھ صاحب اعجاز کی سحرکاری ہے وہ حوالۂ
قلم سحر نگار ہے **قولہ** بعضے گفتہ اند کہ مراد بایمان فرایض واحکام ست فقط بعضوں نے ایسا
کہا ہے اور بعضوں نے ویسا یہ کمال اختلاف ہے بلکہ ابطال اسلاف ہے مثلا ایک چیز کو حق میں
چند شخص مختلف بیان کریں اور گوناگون گمان لابد ہر ایک کا بیان خبط ہوگا اور باہم کہاں
ربط ہوگا سہ ز اشتاف این وآن سررشتہ را گم کردہ شد پریشان خواب تو از
کثرت تعبیرہا قطع نظر ازین اگر لفظ ایمان سے فرایض واحکام مراد ہوتی تو قرآن میں یہی
کلمات کامہ نا تمام ارشاد ہوتی شاید کہ خداے مسلمان مصنف قرآن کا زور ہے اور لوگوں
کو اختلاف میں ڈالنا منظور ہے سہ خدایت باسفاہت کار دارد وحیا دختر رز ابس
خوار دارد قطع نظر ازین اگر محمد صاحب چالیس برس تک فرایض واحکام سے بیخبر تھے اور تمام
اسلام سے بیخبر تو کس طرح کا ایمان رکھتے تھے اور کن ارکان سے اطمینان رکھتے تھے اگر کوئی کہے
کہ انکو اسقدر معلوم تھا کہ جہان کا کوئی پیدا کرنیوالا ہے اور وہ سب سے افضل واعلی ہے کسی چیز

قولہ اور یہہ تدبیر سوچی کہ دین ابراہیم کیطرف بہ سالیہ ... کروں تیئیس برس تک اوس وقت دین ابراہیم پر کوئی نہ چلتا تہا اور کسی کتاب سے وہ نہ نکلتا تہا تو محمد صاحب نے دیکھ کر معلوم کیا کہ دین ابراہیم بہی کوئی دین ہے اور سرا آفرین تجھے دین ہے جلد تھا اسکا جواب بہی یا تفصیل عزیزی غرقاب کیجئے **قولہ** بالضرور اوس دین کی احکام کھوج اور تلاش کرنے مین بیقرار ہوکر تسبیح و تہلیل و تکبیر و اعتکاف ادا کرتے تہے الخ اس سے لازم آتا ہے کہ مصنف قرآن نے تسبیح وغیرہ کو بلفظ ضلال تعبیر کیا گویا تبراق کخنزیر تحریر کیا **ف** این چہ کفرست و این چہ زاژہ فشار تو نبیہ اندر دہان خود بفشار ۝ اگر کوئی مسلمان عبدالعزیز کا یہہ مضمون سمجہیگا شاہ صاحب کو ملہم سمجہیگا شرم سے آب ہوگا آتش غضب سے جلکر کباب ہوگا شاہ عبدالعزیز سے اس مقام مین بہت باتین ایسی سرزد ہوئی ہین کہ باعث رشخند نیک و بد ہوئی ہین واہ ری تقریر ہر ایک شاہ صاحب کا منہ تکتا ہوگا بلکہ ہر صغیر و کبیر کو مثل آئینہ سکتا ہوگا **قولہ** اس سبب سے اس راہ نپانے کی بیقراری کو راہ بہولنے سے نسبت دی یعنی ضالا فرمایا فقط تلاش دین حق کو ضلالت سے نسبت دینا بہت برا ہے گویا واسطے گردن عدالت کیچہرا ہے آدمی کو لئے امتیاز حق و باطل ضرور ہے اور فرق عالم و جاہل ضرور **ف** امتیاز این و آن کردن سرشت آدمی ست ۝ گاؤ گردون را نگوید کس کہ این گاو زمی ست ۝ اگر کوئی مسلمان عبدالعزیز کا یہہ مضمون سمجہیگا حد سے زیادہ زبون سمجہیگا شاہ دہلوی کی ڈاڑہی کا ارادہ کریگا میدان کالی پہاڑی کا کشادہ کریگا جو کوئی دین حق کو ضلالت کہیگا اور صحت کو علالت اوسکی بات بلا اثبات معتبر نہین ہے بلکہ دنیا مین اوس سے زیادہ کوئی واہیات خبر نہین علاوہ اسکے تاویل عبدالعزیز کا بہی وہ ہی حاصل ہے کہ چالیس برس تک محمد صاحب دین حق سے دور رہے گویا بدستور رہے یہہ ہی مدعا آیت سورۂ شوری ہے اور میان محمد علی کی ناحق شور اشوری ہے چنانچہ ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلنہ نورا یعنی نہ جانتا تہا تو کیا ہے کتاب و رنہ ایمان و لیکن کیا ہم نے اوسکو نور فقط الخ

اور خود بوقت جواب ہر ایک کتاب سے اخذ مضمون کرتے ہین اور سخنان گونا گون کبھی رازی
سے طالب مہرہ مار ہوتے ہین اور کبھی تفتازانی کے کفش بردار گاہی زمخشری صاحب کشاف
کے قائل ہین اور گاہے بطرف شاہ عبد العزیز مائل پس گویا یہ بیت آپکی حسب حال ہے
اور یہہ ہی جنابکا قال وقال ہے ۵ جو کتاب مذہبی ہے غیر قرآن و حدیث • معتبر میرے
لئے نامعتبر ہے سب لئے • بہر حال اگر آپکو تفسیر عزیزی مقبول ہے تو فسق ہاروت و ماروت و
یوسف و داؤد سے کیونکر خاطر ملول ہے کہ جیسے شاہ عبد العزیز نے (ووجدک ضالا) کی
تاویل کی ہے ویسے ہی ثبوت فسق یوسف وغیرہ مین گفتگوے طویل کی ہے پس دونون کو تسلیم
کیجئے اور مسلمانون کو تعلیم دیجئے یا دونون پر لعنت بار بار دیجئے اور ستار دو رنگی سر سے اوتارئیے
اب ہم فقرات شاہ عبد العزیز پر امعان نظر کرتے ہین اور مولوی صاحب کو مثل آئینہ حیران و
ششدر **قولہ** اور پایا تجھکو راہ بہولا الخ یہہ ترجمۂ آیت ٹہیک ہے اور اوس مین یہہ ہی رمز
باریک ہے کہ اول مین پیغمبر اسلام ضال تہا اور تکلیفات شرعی سے فارغ البال انتہا عبد العزیز
معنی آیت تبدیل کرتے ہین اور نام اوسکا تاویل دہرتے ہین **قولہ** کہ بدو شعور سے آنحضرت
کمال عقل و دانائی کی سبب سے معلوم ہوا الخ ہجرت کی بارہوین صدی مین تہے یعنی شاہ عبد العزیز مولوی
تیرہوین صدی مین دہلی مین ہوا ہے اوسنے بارہ تیرہ سو برس کا حال محمد عربی کا علم حال کیونکر جانا
اور بدو شعور سے محمد صاحب کو عقل و دانش مین صاحب کمال کیونکر پہچانا اسکی دلیل قرآن و حدیث سے فی الحال
پیش کیجے یا چہرۂ حال بناخن اضمحلال ریش کیجئے اگر محمد صاحب دعوی نبوت سے پہلے پرستش
اصنام کو برا کام جانتے اور رسمیات جاہلیت کو حرام مانتے تو بعد از دعوی رسالت ترانۂ
حمد اصنام نہ گاتے اور بیت الحرام کو قبلۂ اسلام نہ بناتے ذکر شفاعت اوثان نکرتے اور
کلمات عزی ولات زیب زبان نکرتے تفصیل اسکی دو دو دور ہے اور ذکر ابراہیم مین حوالۂ
قلم ہو چکا ہے دوبارہ اوسکی تکرار ضرور نہین ہے اور درد سر تحصیلدار منظور نہین ہے ۵
حدیث عشق دراز است و یار نازک طبع • وماغ درد سرش نیست میدہم تخفیف •

پائی اور صمصام احتشام جلالی اسواسطے اونکی بدآئینی بھی اچھی تھی اور بیدینی بھی بھی ہی ؎
زلف ہاتھ مین آوے تو پریشانی بھی اچھی ٭ دل آئینہ ہو جاے تو حیرانی بھی اچھی ٭ یہ ہی مولوی صاحب کا
حاصل تقریر ہے اور باقی مکروتنزویر اب مولوی محمد علی اپنی سبب تمیزی عیان کرتی ہین او مضمون
تفسیر عزیزی بیان **سوط الجبار** درین مقام نقل تفسیر شیخ با تمیز عبد العزیز نوشتہ
میشود (ووجدک ضالا فہدی) اور پایا تجھکو راہ بھولا پھر راہ بتائی تجھے اس ہدایت او ضلال
کا بیان وہ ہے کہ بدو شعور سے آنحضرت کو کمال عقل و دانائی کے سبب معلوم ہوا کہ بتون
کی پوجا اور کفر و جاہلیت کی رسمین سب بے اصل و پوچ ہین تو دین حق کی کھوج اور تلاش کو
دوسپے ہوئے اور یہ تدبیر سوچی کہ دین ابراہیم کی طرف پورا پورا رجوع کرون لیکن چونکہ دین
ابراہیم پر کوئی اوسوقت نہ تھا اور نہ کسی کتاب مین لکھا ہوا تھا اور نہ آنحضرت کتاب پڑھ
سکتے تھے بالضرور اس دین کی احکام کھوج اور تلاش کرنی مین بیقرار ہو کر تسبیح تہلیل تکبیر
اعتکاف وغیرہ ادا کرتے تھے اوسوقت تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے اونکو پاک
دین پر مطلع فرمایا اوسدم وہ اونکی بیقراری جو دین حق پانے کے واسطے رہتی تھی جاتی رہی
گویا اپنی کھوئی ہوئی چیز پائی اور جس راہ پر چلا چاہتے تھے وہ راہ مل گئی اس سبب سے اس
راہ نپانے کی بیقراری کو راہ بھولنے سے نسبت دی یعنی ضالا فرمایا **جواب** تفسیر
عزیزی بزبان فارسی ہے آپ نے کسواسطے عبارت مذکورہ کی اردو کی ہے شاید کہ کچھ دل
مین کالا ہے مولوی صاحب نے اصل مضمون بدل ڈالا ہے ؎ وارد آن پیرجہاندیدہ
سیرفن ماہر ٭ ہرفنے رابدلے ہچو فلک دمغالطہ ٭ چونکہ عبارت سوط الجبار فارسی ہے اسواسطے
مناسب یہی ہے کہ نقل تفسیر عزیزی ہوبہو ہووے اور دل تصرف کیسو ہو وقطع نظر
ازین مولوی صاحب کی عجیب عادت ہے اور غریب بلادت کہ فقیرا ند مین کو حکومت جتلاتے ہین
اور رعونت دکھلاتے ہین کہ سواے قرآن و حدیث کے دوسری کتاب قابل التفات نہ
جاننے اور لایق اثبات نہ ماننے صرف ان ہی سے الزام پر لائے اور تکذیب اسلام فرماتے

کسی کتاب مین مسطور نہین ہے اور بیک باستثناء چند ان وو نہین اکثر وجود یون کی یا مخترع ہے
ہے مگر جلد نسخ سے آپکا قیاس مفقود ہے افسوس ترجمۂ دارا شکوہ تک بہی آپکی رسائی نہین
ہے کلب ہے یا مقصود چیبہ رسائی نہین **قوله** بعد رسائیدہ آزادی و کثرت تفکر الخ آزادی
و تفکر ایک دوسرے کے خلاف ہین مثل انصاف و اعتساف ہین راچند رہین دونون کا اجتماع ممکن
نہین ہے امکان اتحاد ملک و جن نہین جو کوئی اس کلام رتی انجام سے بہرہ یگا اوسکا شکست
بام سے گریگا **قوله** تخنے اپنے دشمنون کو اسیر و فرمان بردار کر لیا ہے فقط جب تک راجہ چند
ایودہیا مین ایام گذارتے ہے کاروبار سلطنت برکنار تہے اونکا کوئی دشمن نہ تہا مقابل برق
خرمن نہ تہا پس اوسوقت اونکی نسبت یہہ کہنا کہ تم نے اپنے دشمنون کو اسیر و فرمانبردار
کیا اور پابزنجیر و بردار محض دروغ ہے اور مثل شمع روز بفروغ اگر آپکو فی الجملہ عقل و شعور
ہوتا اور گرد احتیاط کے سے عبور تو جہوٹی باتون کا اثبات نکرتے اور ناحق تضیع اوقات کرتی
آپکے مستندہ باقی فقرات کا بہی یہہ ہی حال ہے ہر ایک لکدکوب ابطال ہے بیان اسقدر
کار وکافی ہے کہ نمونۂ انبار بقدر مشت وافی ہے **قوله** این رہ گم کردن و ازین گمراہی
براہ رسیدن آنچنان نیست الخ لاریب ضلالت محمد صاحب باعث عداوت حق ہے اور موجب
شقاوت مطلق البتہ اوس گمراہی سے راہ پر آنا اور پایگاہ پہچاننا معترض کے نزدیک برا
نہین ہے اور مخالفت خدا نہین گم کردن و براہ رسیدن ایک نہین ہے اور تحریر میان محمد علی
نیک نہین **قوله** این گمراہی کہ تمہ ہدایت عظمی ست سعادتیست الخ اس فقرہ سے لازم
آتا ہے کہ جسقدر کفار محمد صاحب پر ایمان لائے اور مسلمان کہلائے تمام کا کفر سعادت عظمی
ہوا اور افادت کبری کہ کل کیلئے تمہ ہدایت ہوا اور اکثر کے لئے منتج ولایت بس محمد صاحب
نے کسیکو مسلمان نہین کیا اور کسیکو خلعت ایمان نہین دیا کیونکہ اسلام سے پہلے ضلالت
حضرت و صحابہ کا ایک حال تہا اور ایک آل لہذا ایام سابق از اسلام کا نام جاہلیت
ہونا جہالت ہے اور مخالف عدالت الغرض چونکہ آخر الامر کفار قریش کی دولت اسلام

کی بہول ہی یہہ آیندہ اکثر فقرات کا مضمون خلاف رامائن بالمیک ہی جو کہ رامچندر کی تاریخ صحیح سب کے نزدیک ہی **قولہ** خود راجہ رامچندر تاوقتیکہ بہ تلمذ بششٹ و بشوامتر الخ کمالات رامچندر کو تلمذ بششٹ و بشوامتر کی احتیاج نہین ہی شہباز شکار صحہ وہ دراج ہین رامچندر کو تمام کمالات خود بخود حاصل ہین کہ وے ذات پرماتما واصل ہین روایت ہی کہ راکشس سامان یکیہ خراب کرتی تہے اور آتش غم سے دل بشوامتر کباب بشوامتر راجہ دشرتہ کے پاس آکر اور زبان پر کلمات ہراس لاکر راکشس تنگ کرتے ہین قصد ناموس و ننگ کرتی ہین لہذا رامچندر کا ہمارے ہاتہو مین ہاتہہ دیجئے اور حفاظت کے لئے ساتہہ بہیجئے راجا دشرتہ نے کہا کہ رامچندر ہنوز صغیر سن ہین کب لایق مقابلہ دیو وجن ہین بشوامتر نے کہا کہ انکو انسان نجانیئے اور طفل وجوان نمانیئے یہہ جلوہ گر دگا ہین اور پرماتما کے اوتار ہین **ابیات** شمیم خلد معلی ست نام رام مرا ٭ بہار باغ تمناست نام رام مرا ٭ بذکر رام کہ پاک ست زندہ ابدم ٭ براز ہزار مسیحا ست نام رام مرا ٭ ہجوم رنج بخاطر نیاید ودل شاد ٭ کہ قاتل صف غمہا ست نام رام مرا ٭ مرا بہ پیر مغان نیست التجا ہر گز ٭ شراب ساقی و مینا ست نام رام مرا ٭ بشوامتر کی بات پر اور رامچندر کی کرامات پر بششٹ نے بہی گواہی دی اور راجہ دشرتہ کی تسلی کما ہی کی پس دشرتہ نے رامچندر کو چند روز کے لئے رخصت دی اور واسطے حفاظت بشوامتر کے اجازت پس رامچندر نے راکشسون کو ہلاک کیا اور اونکے فتنہ سے روی زمین پاک اتہی جبکہ رامچندر کا یہہ کمال ذاتی ہی تو تذکرہ واسطے قیل وقال دیہاتی ہے بلکہ جو کچہ بششٹ و بشوامتر کو منصب حاصل تہا اوس سب کا باعث الطاف رامچندر سبب کامل تہا **قولہ** چہ قدر صوبتہا درین راہ پیش آمدند الخ یہہ میان محمد علی کا خیال خام ہے بلکہ سراسر اتہام کیونکہ رامچندر دانا سرار ہین اور جملہ سالک سے خبردار سالکون کے ہادی ہین اور اہل حق کے لیے باعث خرمی و شادی ہین جو کوئی کہی کہ وی تلاش راہ کرتے تہی یا تمنا ختم دجاہ وہ چاہ ضلالت مین پڑا ہی محمد حسن سا سے جہالت مین پڑا ہے **قولہ** چنانکہ در شروع جوگ بششٹ الخ یہہ حال

رسیده بدند و راه نے یافتند چنانکه در شروع جوگ بششت این حال مفصلاً مرقوم ست مختصر آ
برائے ملاحظۂ معترض بعرض تحریر مے آرم که چون راجه دسرتهه بعد سماینهٔ آزادی و کثرت تفکر رام
رامچندر پیش خود و پیش بششت و بشوامتر وغیره طلبیده بر سید عبارته بکذا راجه دسرتهه نے رامچندر
سے پوچها که پرمیشر کی کرپا سے تمکو عقل سلیم و علم حکمت میسر ہے اور اوسکا نتیجه سرور ہے اندوه ہے چینت
کہ تمکو اونسے غم اور اندوه جو جاہلون کو چاہیئے عاید حال ہو بششت نے رامچندر سے کہا که تم
نے اپنے دشمنون کو اسیر و فرمانبردار کر لیا ہے پہر کسواسطے غم و فکر کے دریا مین غوطے کہاتے
ہو الخ این ره گم کردن و ازین گمراہی براه رسیدن آنچنان نیست که معترض آنرا موجب
شقاوت مے پندارد این گمراہی که مثمر ہدایت عظمیٰ ست سعادتی ست که خواص بنترآرزوے
آن دارند **جواب** یه بہی از اول تا آخر کئی طرح پر غلط ہے اور مستلزم الزام ہر نمط ہے
اول آنکه جوگ باششت کتاب ہمارے مذہب کی نہین ہے اور مقبول سب کی نہین ہے تشریح اسکی
عنقریب ہو چکی اور خاطر خواه آپکی تکذیب ہو چکی دوم آنکه جوگ باششت مین یه مطلب نہین
ہے تمکو بات کہنے کا ڈہب نہین جبتک که آپکی اصل کتاب تک رسائی نہوگی جہوٹے ترجمون سے کار روائی
نہوگی اصل عبارت جوگ باششت رقم کیجئے اور بحث و مباحثه کی تعلیم لیجئے چنانچه حسب وقت
آپنے ہم سے کتب محمدیه کا اصل مضمون طلب کیا ہے ہمنے آپکی تسلی کے لئے داخل کتاب سب
کیا ہے بخوبی آپکی تسلی کی ہے اور ظلمت کده درون مین تجلی ہرگاه آپ اس کتاب پر نظر
بصارت کہولینگے تن سے سلاح شرارت کہولین گے سوم آنکه مضمون مذکور داراشکوه کے ترجمه
مین نہین ہے کنہیالال الکہدہاری کے مسلمه نہین ہین پس وه آپکی مکاری ہے یا فریب الکہدہاری ہے
خواه مخواه دو مین سے ایک شق منظور ہوگا محمد علی یا الکہدہاری کا زور ہوگا ہم اسواسطے کہتے
ہے که یه ترجمے ایتی سماعت نہین ہین اور سزا اشاعت نہین چہارم آنکه مضمون مذکور شایان
الزام نہین ہے که اوس مین گمراہی منسوب بام نہین جسطرح قرآن سے ضلالت خیرالانام عیان
ہے اوسطرح وہان ذکر رام کہان ہے پس بطور الزام اوسکا ایراد فضول ہے اور تحصیل لاحاصل

نہین یہان سند ہم ایک فقرہ حدیث مسلم رقم کرتے ہین اور باقی سے رحم کا اسیقدر کافی
ہے اور مولوی محمد صاحب کے قول کا جواب شافی ہی قال ہذا المرء یہجر یعنی کہا عمر نے کہ یہ شخص ہذیان
کہتا ہی فقط اگر مولوی صاحب معنی ہجر مین تاویل بنائینگے تو ہم اونکو نہایت ذلیل بنائینگے کتاب
صراح دکھلائینگے اور اونکی راہ مین مصباح جلائینگے معترض کو اپنے پیغمبر پر قیاس کیجے
اور بیہودہ گوئی مین تضییع انفاس نکیجے **قوله** و بالیقین دانی کہ سالکان طریقت بہ ایں نزول
(ووجدک ضالا) سے پہلے محمد صاحب سالک طریقت نہین بن سکتے اور واقف حقیقت نہین کہ اونکو
تک ہے محکوم باحکام شریعت نہین تھے اور آگاہ از آغاز وانجام شریعت نہین حالانکہ طریقت کے
اول شریعت جزو ہے جیسے مذاہب کا یہہ ہی دستور ہے کہ جب تک کوئی شریعت مین کامل نہین ہوتا
اہل طریقت مین شامل نہین ہوتا ایک دوسرے پر محصور ہے مانند سایہ و نور ہے پس جس صورت
مین محمد صاحب چالیس برس تک بے سنت و کتاب ہے اور راہ و رسم آبا و اجداد سے اجتناب
تو کیونکر سالک طریقت تھے اور مالک حقیقت علاوہ اسکے جو کوئی میدان طریقت مین قدم
دھرتا ہے وہ آسایش ابدی کا دم بھرتا ہے اوسکو سختی و صعوبت سے کیا کام ہے وہ بری از مصائب و آلام ہے
اگرچہ وہ خدا نہین ہے لیکن خدا سے جدا نہین ہے جو کوئی اوسکو شعب صعب مین بھٹکتا سمجھتا ہے اور
سنگ حیرانی و پریشانی پر سر پٹکتا وہ بڑا نالایق ہے بلکہ از نالایقان روے زمین فایق ہے
قوله تا آنکہ الطاف الہی دست شان گرفتہ راہ منزل مقصود مے نماید الخ سالک بنا
خود الطاف الہی ہے اور الطاف نامتناہی الطاف کو الطاف کی احتیاج نہین ہے اور
اوصاف کو اوصاف کی احتیاج نہین **قوله** ہمین ست معنی راہ گم کردن و براہ آوردن
الخ جبکہ آپکی تمام منطق بیجا ہے تو اس نتیجہ کا بھی وہ ہی ماجرا ہے آپکی تصدیق کرنے کے لئے کوئی شکل
نہین ہے کہ جناب کو تصور معنی مین چندان دخل نہین **سوط الجبار** رد جوگ ششٹ
از کتاب حکمت و تصوف مذہب معترض ست ملاحظہ فرمایئے خود را ماجرا را مینویسند تا دیگر کہ بہ
تلمذ بشنوند و بنوا شتر میخ کمال فائز نشوند چہ قدر صعوبت ہا دین راہ پیش آمدند و ہرگز

جبر دو بار مہ بار بگرد انید و باز داشت پرورد گار من بفضل خود مرا ازان **جواب** بطرف ضلالت ارادہ کرنیوالا ضال نہین ہی عازم فعل و فاعل فعل کا ایک حال نہین پس کیونکر مصنف قرآن نے محمد صاحب کو ضال قرار دیا اور کسطرح ارادہ فعل و عین فعل مین اتحاد اختیار کیا چونکہ ذکر یوسف مین اسکا بیان تفسیر بسیار کیا گیا یہان اسقدر بیان ناگزیر اقتصار کیا گیا اب ہولی محمد علی کاغذ کے گھوڑے دوڑاتے ہین اور اپنے تئین پانچ سوارون مین داخل فرماتی ہین رکاب حسب اعجاز ہاتھ مین لیتے ہین اور اشہب قلم کو کاوہ او سکے ساتھ مین دیتی ہین **سوط الجبار** اگر معترض از کتب تصوف خود ہم آگاہ بودے اینچنین ہذیانات برزبان نیاوردے و بالیقین دانستے کہ سالکان طریقت را در ابتدا شعب صعب و راہ تا سخت پیش می آیند دوران تا چند تو تحیر و متردد مے مانند و راہ بجائے نبرند تا آنکہ الطاف الٰہی دست شان گرفتہ بمنزل مقصود می نماید ہمین ست معنی راہ گم کردن و براہ آوردن کہ در آیت (و وجدک ضالا فہدی) واقع شدہ **جواب** اگر مؤلف سوط الجبار کتب معترض سے خبردار ہوتا اور پردۂ استتار تار تار ہوتا تو جوگ باسشٹ کو ہمارے مذہب کی کتب مین شامل نجانتا اور تصوف کی حال نہ سمجھاتا وہ کسی وجودیہ نے مغترب بنائی ہے اور مکر و فریب سے شہرت عجیب پائی ہے اوپر اسکی تفصیل بار بار ہو چکی اور گوشگذار اہل روزگار آپکی ابکار افکار زیبق قلم تکذیب ہوتی ہین اور گو بطلان مین طبع زادگان صاحب اعجاز و ہدیہ کے قریب ہوتی ہین **قولہ** اگر معترض از کتب تصوف خود آگاہ بودے فقط معترض تو اپنے مذہب کے تصوف سے بخوبی آگاہ ہے اور اوسی شاہد قدس کی خاک سے ہر آپ سیلہ بارگاہ ہین اور جھوٹون کے بادشاہ **قولہ** اینچنین ہذیانات برزبان نیاوردے فقط ہذیان تو زبان پر تا دم مرگ آپکے سرور انبیاء لاتے رہے اور حضرت عمرؓ اونکو ہمیشہ زور ابتلاتے رہے جو کوئی طرفداری و تعصب سے آزاد ہوگا اوسکو قصۂ قلم و قرطاس یاد ہوگا کہ جسوقت مرض الموت مین حضرت نے قرطاس و قلم طلب کیا عمر فاروق نے حاضرین سے کلام عجیب کیا کہ اسوقت پیغمبر کی بات لائق اعتبار نہین ہے کہ سوا ہذیان اونکا گفتار

شما را الخ **جواب** یہہ بہی دو طرح پر غلط ہے اول آنکہ آیت (و وجدک ضالا) سرگذشت
معراج سے پہلے نازل ہے پس کسطرح کیفیت معراج کی حامل ہے اگر بعد معراج نازل
ہوتی تو صاحب اعجاز کی کچھہ مراد حاصل ہوتی جسوقت آپ مطالعہ اسباب نزول کرینگے لابد
ہماری بات قبول کرینگے دوم آنکہ صاحب نسیان ضال نہین ہے اور لفظ ضال کا بمعنی ناسی
ہرگز استعمال نہین نسیان و ضلال مین تفاوت ہے جیسی دو جال مین عداوت ہے **ص**
خود شما حق شما مین فرق ہے بیگمان بوہم وہا مین فرق ہے **اعجاز محمدی** تا آنکہ
آنکہ مراد آنست کہ یافت ترا میان اہل ضلال پس معصوم گردانید از آن و ہدایت کرد برائے
ایمان و ارشاد ایشان **جواب** شکر قادر علی الاطلاق ہے کہ ہمارا و صاحب اعجاز کا اتفاق
ہے کہ اونہون نے ضلالت حضرت قبول کی بلکہ اوسکے اثبات مین سعی مبذول کی **ص** شکر
ایزد کہ میان من و او صلح فتاد ٭ حوریان رقص کنان ساغر پیمانہ زدند ٭ بلاشک مراد
یہہ ہے کہ او تعالی نے محمد صاحب کو درمیان اہل ضلال پایا اور ضلالت سے معصوم بعد چہل سال
بنایا پس حاصل وہی ہے کہ وہ مدت تک عابد اوثان رہے اور دور از دین و ایمان اگر اول
ہی یہہ بات آپکو قبول ہوتی تو کسواسطے اسقدر گفتگو طول ہوتی **اعجاز محمدی** تا
آنکہ یافت ترا متحیر در بیان چیزے کہ فرستاد بسوے تو از کتاب پس ہدایت کرد ترا در بیان
آن الخ **جواب** مفہوم ضلالت و حیرت واحد نہین ہے اس دعوی کو ثبوت مین لغت
و محاورہ شاہد نہین اگر ضال بمعنی متحیر ہے تو مخالف مخیر ہے کہ کتب لغت سے سند پیش کرے
اور ثبوت دعوی خویش علاوہ اسکے یہہ تاویل اس صورت مین بن سکتی ہے کہ خدا تعالی
نے محمد صاحب کے پاس کوئی تفسیر قرآن ارسال کی ہووے اور تفصیل اجمال بہی ہووے یا ایک آیت
کی دوسری تفصیل ہووے اور ثبوت دعوی کی دلیل لیکن چونکہ نظم قرآن اس طرز و آئین پر نہین
ہے حبیب اعجاز کی تصدیق کرنیوالا کوئی روے زمین پر نہین **اعجاز محمدی** علاوہ آنکہ
غزوہ دا آنحضرت کہ تعہد کردہ ام من در ہیچ وقت و حال چیزی را از آنچہ کہ اہل جاہلیت عمل میکردند

لفظ ضلالت بمعنی محبت نظم نہین کیا اور مخالفت متقدمین سے متاخرین کا عزم نہین اہل
تفاسیر کہ ضلالت یعقوب کو محبت قیاس کرتے ہین وہ غفت قوم سے بہ تشیرین کی آس کرتی
ہین اونکا الفاظ قرآن پر دہیان نہین ہی اور کلمات آسمان پر ایمان نہین **قولہ تسلیم**
محب بضال بسیار آمدہ الخ محب خدا کو کوئی ضال نہین کہتا عشق کو کوئی کنگال نہین
پسران یعقوب خود یعقوب کو گمراہ جانتے تہے کب پیر دستگیر و قبلہ گاہ مانتے تہے اگر وہ اوسکو رسول
اللہ سمجہتے اور مقبول درگاہ تو کسواسطے اسکے نور چشم لخت جگر کو چاہ مین گراتے اور جہوٹے اجاتے
مین پہر اعلاوہ اسکے آیت سورۂ یوسف مین محبت یوسف کو ضال کہا ہے لاجرم مطابق دا
وجست ضال کہا ہی فی الحقیقت اسقدر محبت فرزند ضلالت ہے اور بدرجۂ نہایت جہالت تذکرة
الاولیا مین ہے کہ سر سقطی ولی نے خواب مین یعقوب کو نہایت سرزنش کی اور بغایت تکوہش
کرتو برا بیہودہ ہے کہ محبت پسر مین مخمور ہے پس پسران یعقوب نے محبت غیر خدا ضلالت قرار
دی ہے لاجرم عدالت آشکار کی ہے اگر یعقوب عشق غیر نکرتا اور عبادت وہ نکرتا تو
اوسکو ضال کہنا غلاف ادب تہا کہان اسطرح محاورہ عرب تہا طالب معرفت کو کوئی ضال
نہین کہیگا نحوست کو کوئی اقبال نہین کہیگا حاصل آنکہ آیت سورۂ یوسف واسطے برات
حضرت کے مفید نہین ہی کہ اوسمین کوئی بات محاورہ سے بعید نہین ہی علاوہ اسکے آیت اول مین
ضلالت و گمراہی زلیخا مذکور ہی جو کہ مشہور و منقول بالاتفاق مذکور ہے یعنی زنان مصر کا بیان ہے
کہ گمراہی و ضلالت زلیخا صحیح و عیان ہے پس یہہ آیت بیان ایراد کی لایق نہین تہی کہ مصنف
اعجاز محمدی کے مراد کی موافق نہین تہی مترجم قرآن کہ رفیع الدین و عبد القادر ہین جنکو
ترجمے سنیون کی نگاہ مین لاثانی و نادر ہین وہ بھی صاحب اعجاز کی بطلان پر گواہی بہرتے
ہین اور لفظ ضلال کا ترجمہ گمراہی کرتے ہین **اعجاز محمدی** ساتح آنکہ یافتہ ترا
ماہی پس تذکیر کرد ترا او این بحالت لیلة المعراج حمل میکند کہ از دہشت وہیبت آن مقام
فراموش کرد کہ چہ گوید و چہ خواہد چہ کیفیت ترا نعمہ بسرا ید پس ہدایت کرد ادراک او تعالی کیفیت

ستر انہین **اعجاز محمدی** رابع آنکہ عرب درختے را کہ تنہا در بیابان باشد ضال می
نامند گویا میگوید سبحانہ کہ تو اے محمد یگانہ و بی ہمتا بودی دران بلاد مثل آن درخت کہ فرید
و وحید ست در بیابان و با بسیار میوہ ایمان و توحید و ہدایت کرد و راہ نمود حق تعالی
بسوے تو خلق را بہرہ ور گشتند پس تو **جواب** اگر آیت (ووجدک ضالا) مین لام ضال بہ
تشدید ہے تو ضلالت ہے؛ اعجاز مزید از مزید ہے اگر کلمہ ضال بتخفیف لام ہے تو بمعنی درخت لا کلام
ہے اہل لغت نے بمعنی ضلالت و درخت مین اسطرح امتیاز دیا ہے کہ تشدید و تخفیف لام کا
اندراج کیا ہے اگر حسب اعجاز قرآن کی تلاوت نہین کر سکتے اور تشدید و تخفیف مین تفاوت نہین تو
کسی حافظ سے معلوم کرین اور معالجہ طبیعت مزکوم کرین **قولہ** ہدایت کرد و راہ نمود حق تعالی
بسوے تو خلق را الخ کلمہ (فہدی) کا یہ ترجمہ ہرگز نہین ہے اور کوئی مفسر اس پر قائل نہین **اعجاز محمدی**
خامس آنکہ گاہے مخاطب کردہ میشود سید قوم و سر گروہ ایشان و مراد بدان قوم او ست یعنی یافت
ترا اے ایشان را گمراہ پس ہدایت کرد ایشان را بسوے شرع تو **جواب** اگر اسطرح تاویل
قرآن ہوگی اصلیت قرآن پنہان ہوگی مسلمانون کے پاس قرآن سے کچھ بھی نہ رہیگا اسکے
بیان و تفسیر کو کوئی واہی نہ کہیگا بلکہ الفاظ قرآن کا نزول فضول ٹھہریگا اول سے آخر تک تاویل
کا طول ٹھہریگا مصنف قرآن پر سارے الزام آئینگے تمام قال و مقال خدا محمدیہ مین اختتام پائیگی
کسواسطے ایسی کتاب نازل کی جسمین مسلمانون نے تاویل لاطائل کی علاوہ اسکے جسوقت آیت
(ووجدک ضالا) بر تو نازل ہوئی تھی تمام قوم حضرت کی دشمن ہوئی تھی بازار خصومت گرم تھا
کہان حرفت صلح و آزرم تھا پس اسوقت محمد صاحب کسطرح سید و سردار تھے کہ لوگ ونکی مطیع
و فرمانبردار نہ تھے **اعجاز محمدی** سادس آنکہ مراد بضال محب یعنی یافت ترا محب و طالب
معرفت من تسمیہ محب بضال بسیار آمدہ کہ گم میکرد از خود و از اختیار و قرار خود چنانکہ انا لنرٰیک فی
ضلال مبین و انک لفی ضلالک القدیم **جواب** محب کو کوئی ضال نہین کہتا اقبال
کو کوئی زوال نہین بلاشبہ ضلالت گمراہی ہے آلودہ دنیا و آخرت کی روسیاہی ہے آجتک کسی نے

کیا تسلیم کیا ہم نے کہ حالت صغر مین پیغمبر اسلام راہ بہکا تہا اور اثنا ان جو ع حضرت و بہکا
تہا مگر یہہ تو فرمائیے کہ پہر وہ خود بخود گہر آیا یا کوئی دلسوز مکان پر لایا وجہ اول اس لایق نہین
ہے کہ بطریق احسان بیان کیجاوے اور دال کتاب آسمان کیونکہ یہہ تو غالبًا اکثر انسان کو پیش آتی
ہے اور جوع بھی اپنا جوہر کم و بیش دکہلاتی ہے پہر وہ راہ پاتا ہے اور اپنی منزل پر پہنچ جاتا
ہے مگر اس سے اوسکو کچہ رسوخ حاصل نہین ہوتا اور اوسکے نام فرمان منت نازل
نہین ہو غرض کہ اس قسم کی راہ دکہلانی ایسی نہین ہے کہ خداے تعالیٰ اپنے پیغمبر کو زیربار
احسان کرے اور تذکرہ احسان زیب بان کہ تو گمراہ تھا مین نے تجکو آگاہ کیا دیکہو اکثر
اوقات دہاقین جنگل مین گم گشتون کو راہ دکہلاتے ہین اور پیاسون کو پانی پلاتے ہین
مگر اوسکو احسان نہین سمجہا آیا خداے سلمان مثل دہاقین بہی نہین ہے بلکہ اونکی بہ نسبت
کوتاہ ہمت ہے بر تقدیر دوم یہی دلسوز محمد صاحب کا ہادی ہے منت خدا اول بر ہیدادی ہے کیونکہ
خدا نے اوسکو رہبر بنایا اور دلسوز گہر پر لایا **قولہ** مشہور آنست کہ حلیمہ مرضعہ آنحضرت را از جاے
خود بمکہ مے آورد الخ اگر یہہ ہی مشہور انام ہے اور یہہ ہی منظور امام تو مضمون آیت متنازعہ واہی
ہے بلکہ غلط خواہی نخواہی ہے کیونکہ محمد صاحب اون دنون راہ و سبیل سے واقف نہین تہے اور حقیقت
فرسنگ و میل کے کاشف نہین کہ اوسوقت حضرت طفلک قسیر خوار تہے اور عقل و تمیز سے بیگانہ
تمام آپکا گہوارہ تہا صرف شیر سے گذارہ تہا پس اونکی نسبت یہہ کہنا کہ تو گمراہ تہا اور سرگردان
بیابان جانکاہ ہم نے تجکو روبراہ کیا اور آگاہ ساختہ کیا محض خیال خام ہے بلکہ سراسر
اتہام ہے **اعجاز محمدی** ثالث آنکہ بودی محمور و مغلوب در کفار بکہ پس قوت
داد ترا خداے تعالیٰ تا ظاہر شد غالب کہ بتی دین اور **جواب** لغت مین ضال بمعنی محمور
و مغلوب نہین ہے اور آیت (ووجدک ضالا) مین معنی ثالث مطلوب ہین اگر آیت کا یہی
مفہوم ہوتا تو آخر مین کیونکہ کلمہ فہدی مرقوم ہوتا بلکہ اسطرح مضمون آیت پہنچا تہا کہ تو مغلوب تہا
ہم نے تجکو غالب کیا اور تو مجذوب تہا ہم نے تجکو جاذب بنایا چونکہ ایسا نہین ہے معنی ثالث بمعنی [illegible]

آگے اوسکے سے اور پیچھے اوسکے سے نگہبان حفظ **ابیات** پس بیشک وہ چلاتا ہے
اسے بٹھاتا ہے اور بناتا ہے آگے اور پیچھے اوسکے چوکیدار کہ رکھیں اوسکے حفظ و پاس
سے کار وحی کی کرتا ہے غیب سے آگاہ اپنے ہر یک رسول کو اللہ پھر وہ رکھتا ہے اوس پہ
چوکیدار تا نہ شیطان دخیل ہو نہ پہار اور نہیں بڑھنے پاے اوسکا جی غلط فہمی وہی
بھی ہوگیا اس کلام سے معلوم کہ نہیں اصل انبیا معصوم بعد ازین مصنف اعجاز محمدی
نے دس وجہ سے محمد صاحب کی عیب پوشی کی ہے اور گندم نمائی وجو فروشی اب ہم ہر ایک وجہ
بلفظہ رقم کرتے ہین اور تشریح ضلالت حضرت بوجہ اتم **اعجاز محمدی** سنئے آیہ ووجدک
ضالا بر وجوہ کثیر ہست اول آنکہ یافت ترا ضال و ناوان از معالم نبوت و احکام شریعت و
این مرویست از ابن عباس وغیرہ و موید این ست آیت (ما کنت تدری ما الکتاب الخ
جواب بعد بلوغ عمر نبوت کے ناواقفی عین ضلالت ہے اور گمراہی پر دلالت خود انصاف
کرو کہ جو چالیس برس تک قرآن سے بیخبر رہا وہ کیونکر مخالف ملت جد وپدر رہا لاریب حضرت
مدت تک تعظیم اصنام کرتے رہے اور اسی کام مین عمر چہل سالہ تمام کرتے رہے چنانچہ اسی
امر کی تفصیل قرآن مجید مین ہے اور آیت ماکنت تدری بھی اسی بات کی تائید مین ہے
جو کوئی اول سے نبی آخر زمان کو ایماندار جانتا ہے وہ قرآن کو بیکار مانتا ہے بالیقین جناب
کعبہ کن کو مقابلہ مین مسلمان سرگشتہ ہین یا قرآن سے برگشتہ اس امر کی تفصیل اکثر بیان ہوگی اور
اون کی ہٹ دہرمی اون ہی کے گلے کا ہار ہوگی **اعجاز محمدی** ثانی آنکہ روایت
کردہ شدہ است کہ فرمود آنحضرت گم شدم من از جد خود عبد المطلب در حالت صغر تا نزدیک
شد کہ بکشد جوع مرا پس راہ نمود مرا پروردگار ذکرہ الامام فخر الدین کذا فی المواہب
منقولست کہ حلیمہ مرضعہ آنحضرت را از جاے خود بمکہ آورد تا بسپارد باہل وی پس خود در
راہ گم شد وظاہر آ مراد امام نیز ہمین ست **جواب** روایت کردہ شدہ بصیغہ مجہول ہے لہذا
بے اعتباری پر محمول ہے اگر آپ نے حضرت کے فرمانے پہ اعتماد کیا تو کس واسطے صیغہ مجہول پر اد

الخ مؤلف اعجاز محمدی نے اس ترانہ میں دربردہ انکار اقرار کیا ہے کہ پیغمبر اسلام نے چالیس
برس تک دین آبا و اجداد اختیار کیا ہے ۵ چشم فتانت بعضرا ایشان است سیکشدہ نظر
اقرار با از پردہ انکار ما **قولہ** و لیکن نقل و دلیل ہمی بران ست کہ این جا بنا بر توقع زیادہ
فقط و وضعنا عنک وزرک الخ اس آیت کی تفسیر میں سنی سے کہ عالم اہل سنت ہے روایت ہے
کہ یہاں وزر سے مراد شرک ہے جو جامۂ توحید کا چرک ہے کیونکہ محمد صاحب چالیس برس تک دین آبا
و اجداد پر عامل تھے اور کفار قریش میں شامل تھے پھر مسلمانوں کا دین پناہ حسن شاہ خلعت الیہود
میں تقریر راستی طراز کرتا ہے اور تکذیب صاحب اعجاز ہکذا عبارتہ قبل از نبوت نزدیک جمہور
اہل سنت جائز است کہ گاہے گناہے حقیقی صادر شود و مدتے مدید تضرع و زاری و نالہ و اشکباری
بکار رود و صفائے کامل حاصل شدہ رتبۂ نبوت دست دہد انتہی جبکہ یہی حقیقت حال ہے تو کس کی
مجال ہے کہ اسقدر آیات و روایات کو بیکار کرے اور کفر و شرک چہل سالہ حضرت سے انکار **قولہ** و انبیا
ہمہ معصوم پیش از نبوت الخ دلیل عقلی و نقلی اسی بات پر قایم ہے کہ ابراہیم و محمد وغیرہ ہر ایک رسول
سزاے لوم لائم ہے کہ یہ گروہ پشت کفار سے پیدا ہوا ہے اور مدت مدید تک ننگ گفتار و رفتار
پر شیدا ہیں کیونکہ بطرف ملت آبا و اجداد رجوع نہیں لایا اور کسطرح اوس جائز و توقع
نہیں پایا بیٹا باپ کا راز ہے چنانچہ حدیث صاحب اعجاز ہے الولد سر لابیہ سورہ جن کی ایک آیت
سے دریافت ہوتا ہے کہ بذاتہ انبیا کو عصمت سے کچھ نسبت نہیں ہے اور غرض ان حضرات کو گناہ سے
نفرت نہیں اگر اوتعالی چوکیدار انکے آس پاس نرکھے اور اسقدر نبوت کا پاس نرکھے تو پیغمبر
شب و روز حرکات شیطانی میں بسر کریں کسواسطے شرک و زنا سے در گذریں پس اکثر اہل
دنیا پیغمبروں سے اچھے ہیں کہ مدت العمر جرائم سے بچے ہیں باوجودیکہ کوئی نگہبان نہیں ہے
اور پاس چوکیدار درمیان نہیں وہ آیت یہی ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من
رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا یعنی وہ ہے جاننے والا غیب کا پس نہیں خبردار
کرتا اوپر غیب اپنے کے کسیکو مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے پیغمبروں میں سے پس تحقیق وہ چلاتا ہے

ہماری بات پر یقین نہیں ہی تو قرآن وحدیث پر ساتھ ومیرین اور کلام خدا ورسول سے ثابت
کرین کہ تا عمر چہل سالہ محمد صاحب یہود و نصارا تھے یا مجوس و قریش کی طرح آوارہ تہے **قولہ**
نقل کردہ ست ہیمکی از اہل اخبار الخ کل اہل اخبار نے لکہا ہی کہ اول مین ابراہیم کا یہو ہی مذہب
تہا کہ ہر ایک ستارہ اوسکا رب تہا مصنف سراج العارفین بہی صاحب اعجاز کی تکذیب کرتا ہی اور
تقریر آتی قریب بکذا اللفظہ بایزید بسطامی میفرماید کہ دوازدہ سال روح خود را خدا تصور میکردم
و ندانستم کہ این روح ست بازکہ از مقام روح گذشتم معلوم شد کہ این مقام روح ست و
مقام ذات باری برترست وہمین سبب حضرت ابراہیم را نیز درین مقام تشبیہ گشتہ اوگا انوار
ستارگان را از چشم ملاحظہ کردہ گفت کہ این خداست و باز مہتاب را کہ این نور غالب دیدہ گفت
کہ این خداست بعدہ آفتاب را دید وگفت این خداست الخ آپنے بہی ابراہیم کو حق مین
یہہ ہی بات گوارہ کی ہے اور اوسکی بیدینی بدفعات آشکارہ حال ابراہیم تو رقیم ہوا اور آویزہ
گوش ہفت اقلیم دوسری بار ہم اعادہ نہیں کرتی ناحق کتاب زیادہ نہین علاوہ بحث معنی کے
فقرہ ہذا مین جب تک کہ کلمہ از انہا کے بعد کاف نہو گا مفہوم فقرہ صاف نہوگا اسواسطے کاف بیانی
لائیے اور کاف معانی بنائیے اگر صاحب اعجاز کم استعداد نہوتا اور مدینہ فضل و امتیاز برباد
نہوتا تو اسقدر عبارت گندہ نہوتی اور بدست کعب کن بیخ صاحب اعجاز برکندہ نہوتی **قولہ**
معتزلہ برآنندکہ جائز نیست عقلاً الخ اگر بعضے معتزلہ مراد ہین تو یہہ کلمات لائق صاد ہین اگر کل
فرقۂ معتزلہ مقصود ہی تو فقرہ صاحب اعجاز مردود ہے کیونکہ ابو الہذیل و ابو علی کہ اعاظم مشایخ معتزلہ
کے ہین پیشتر از بعثت انبیا سے صدور کبائر تجویز کرتے ہین فرقۂ نجاریہ کہ شاخ معتزلہ ہی اوسکا یہہ ہی
مقولہ ہے کہ پیغمبر اسلام نبوت سے پہلے ایمان بخدا نہین رکھتا تہا اور مذہب آبا و اجداد اوسی
مذہب جدا نہین (ماکنت تدری ما الکتاب) اوسکے دین کی برہان قاطع ہی جوکہ رتبۂ
نبوت سے پہلے محمد صاحب کے ایمان کی مانع ہے تفصیل اسکی بار بار ہو چکی جسپر مسلمانی زار زار
رو چکی **قولہ** و نزد اہل سنت این ہم جائز ست کہ حق تعالی یکے را از چاہ ضلالت برآورد

تفصیلاً صاحب نے جو اس حدیث سے انکار کیا ہے وہ اپنے ارتداد کا اشتہار دیا ہے یہ فقیر اندرن
کی حق بیانی ہے جس سے جگر محمد علی پانی پانی ہے ۵ زبان پر نہ لاحرف انکار کا جو ہے یا حق
کسی سے تکرار اسکا مصنف اعجاز محمدی نے ہی ضلالت حضرت کا جواب دیا ہام و موسیٰ سرخاک بیلے ہے لہذا
بندہ کعبہ کن سامان بحث درست کرتا ہے اور عنان اشہب با خرجہت **اعجاز محمدی**
آنحضرت ہرگز پیش از نبوت و نہ بعد از وے متصف بضلالت نشده و نشار او بر توحید و ایمان
ست و ہمچنین تمام انبیا برآن ناشی اند نقل نکرده است ہیچکے از اہل اخبار کہ یکے از آنہا بہ نبوت
و رسالت اصطفا و اجتبا یافتہ اند موصوف و معروف بوده پیش از آن بکفر و ضلالت اختلاف
دران ست کہ آیا جائز ست عقلاً یا نہ معتزلہ برآنند کہ جائز نیست عقلا کہ آن موجب تجہید و تنفیر
ست و نزد اہل سنت این ہم جائز ست کہ حق تعالی یکے را از چاہ ضلالت برآورده بہدایت
رسانیده بمرتبہ نبوت رساند لیکن نقل و دلیل سمعی بران ست کہ این جائز بوقوع نیامده و نہ با
ہمہ معصوم بوده اند پیش از نبوت **جواب** اب جو کچھ موافق راستی صواب ہے اور جو کچھ اسکا جواب ہے بتفصیل
تحریر لاتا ہوں اور پیشانی صاحب اعجاز سے عرق تشویر بہاتا ہوں ۵ غرض بہ کم و کاست
لکہتا ہوں مین وجو ہے واقعی راست لکہتا ہون مین • فقرۂ اول کی ترکیب غلط ہے تو بنائے
نفی کی ترتیب غلط ہے صاحب اعجاز کو عبارت نویسی کا شعور نہین ہے اور حل مسائل کا تو کچھ
نہیں صرف کلمۂ شد کے اوپر نون چاہیئے عقل دو رہین نہ ہون چاہیئے اب رد اکثر فقرات صاحب
اعجاز کرتا ہون اور بعضی از ان قلم انداز **قولہ** و نشار او بر توحید و ایمان ست الخ بلا تامل نشائے
محمد صاحب شرک و بت پرستی پہ ہے و بادہ کشی و بت پرستی پر کیونکہ اونکے ماں باپ عبادت اصنام
کرتے تہے اور ہمیشہ سے کلفا مرقاعدہ کلیہ ہے کہ ابتدا مین ہر شخص دین آباء اجداد پر مداومت
کرتاہے اور اون ہی کے معبود کی ملازمت پس بالضرور محمد صاحب چہل سال تک حق جو نہین ہوئے
بلکہ کفر و شرک سے یکسو نہین ہوئے اسیواسطے حضرت نے اپنی دخترون کا کفار سے نکاح کیا تہا
حوران جنت سے شیاطین کو انشراح دیا تہا اگرچہ گفتگو بر خلاف عقیدۂ مخالفین ہے اور اونکو

رسول الله صلی الله علیہ وسلم کان رسول الله یبیت اللیالی المتتابعة طاویا ہو واہلہ لا یجدون عشاء و
کان اکثر خبزہم خبز الشعیر یعنی رسول الله گذارتا تہا راتون کو پے ہم خالی پیٹ وہ اور اہل بیت
اوسکے نہ پاتے رات کا کہانا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی فقط و قد کانت لہ درع عند یہودی
فما وجد ما یفکہا حتی مات یعنی بیشک تہا حضرت کا زرہ گرو یہودی کے پاس پہر نہ پایا اسقدر کہ
چہوڑاوین اوسکو یہان تک کہ وفات پائی انتہی اب ایک روایت ابوداؤد کا ترجمہ تحریر کرتا ہون
او رنقلسی محمد صاحب واضح راسے صغیر و کبیر کتاب ابوداؤد مین لکہا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا
ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون مین رو برو تیرے ایک بات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت کی اور تہی
فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکے اہل بیت مین سے اور تہی میرے پاس اور پیستی تہی چکی یہان تک کہ نشان
ہوگیا تہا اوسکے ہاتہون مین اور پانی لاتی تہی مشک مین یہان تک کہ نشان ہوگیا تہا اوسکے
سینہ مین اور جہاڑو دیتی تہی گہر مین یہان تک کہ خاک آلودہ ہوگئے کپڑے اوسکے اور پکاتی
تہی ہانڈی یہان تک کہ میلے ہوگئے تہے کپڑے اوسکے اور پہنچی تہی اوسکو بسبب ان چیزون کے
مشقت و محنت و ایذا اسنا مین نے کہ غلام لونڈی آئے ہین کسی غزوی سے حضرت کے پاس کہا
مین نے کہ جا تو اپنے باپ کے پاس اور مانگ حضرت سے ایک خادم کہ کفایت کرے تجہکو ان کامون سے
پس آئی فاطمہ حضرت کے پاس پس پایا اونکے پاس چند نوجوانون کو کہ بیٹہے تہے پس حیا کی
اور پہر آئی لیکن عایشہ نے یہ قصہ رو برو حضرت کے بیان کیا حضرت یہ قصہ سنکر فاطمہ کے
گہر تشریف لائے کہتے ہین حضرت علی کہ آئے حضرت ہمارے پاس اور ہم لیٹے ہوئے تہے اپنے
بسترون مین کپڑے اوڑہے ارادہ کیا ہم نے کہ کہڑے ہون فرمایا اسیطرح لیٹے رہو پس تشریف
لائے اور بیٹہ گئے درمیان میرے اور فاطمہ کے یہان تک کہ پائی مین نے ٹہنڈک دونون پاؤن حضرت
کی اپنے سینے مین الخ اس حدیث سے ثابت ہے کہ جیسے محمد صاحب مفلس رہے ویسے ہی
بیٹی مفلس تہی کہ جس جگہ داماد و دختر ہوتی تہے حضرت اونکے سر پر جلوہ گر ہوتے تہے ہم ذیل
داؤدی گلشن ابوداؤد سے چنا ہے آجتک ایسا کسی نے دیکہا کسی نے سنا ہے جواب جملہ ہند مین

مین محمد صاحب چالیس بیالیس برس کی عمر تک احکام شریعت سے آگاہ نہین ہوئے اور واقف عبادت اللہ نہین تو لاجرم استعداد تک ایمان سے خالی ہے اور ساتھ اجداد خود لا ابالی رہے بس انکی ضلالت مین کیا شک ہے اور صاحب ہدیہ کو حق سے روگردانی کرنا ہے فی الواقع اوس نے ہمارا اعتراض صحیح مان لیا اور دعوئی نبوت سے پہلے محمد صاحب کو کافر مطلق جان لیا لا کلام احکام شریعت سے نادانی ہی ضلالت ہے بلکہ بدرجۂ غایت بطالت ہے اگر آیت مذکور سچ ہے تو لامحالہ محمد صاحب ضلالت مین پڑے تھے اور اونکے میدان خاطر مین کفر کے جھنڈے گڑے تھے اگر مفہوم آیت جھوٹ ہے تو مصنف قرآن راستکار نہین ہے اور اوسکی تصنیف سے اعتبار نہین حال حضرت سب پر پوشیدہ ہے غنچۂ مسلمانی صرصر نادانی سے خوشیدہ ہے اب صاحب ہدیہ کے باقی ہفوات پر نگاہ کرتے ہین اور فداے محمدیہ کی عقل پر قاہ قاہ **قوله** تو یتیم بودی خدایتعالی برای پرورش تو ابوطالب را گماشت الخ کسی کو ماباپ کی جان لینا اور اوسکو پرورش کے لئے دوسرے کی گود مین دینا ہرگز انعام نہین ہے اور کرام کا کام نہین بلکہ بعید از انصاف ہے اور شیوہ اہل اعتساف ہے مدائحتم ازین کور باطنے انصاف گرگشتہ ست بمقاسم آشیان انصاف یہ معاملہ بلا دلیل انعام نہین ہے اور شریعت اکرام نہین شاید کہ عبداللہ و آمنہ کی جان و تن پر دست برد کرنیوالا عیب ہے اور محمد صاحب کو ابوطالب کے سپرد کرنیوالا عیر قطع نظر اس سے کہ صاحب ہدیہ امور مذکور کا نام انعام رکہے یا اونکو موسوم باکرام کرے جو کوئی ایزد سنان کہلاتا ہے وہ کب دنی امر کا احسان جتلاتا ہے ۵ بزبان خاتش مکن منت احسانرا پردہ شرم مکش شاہد پنہانی را خودستائی اوسے ہے اور خدائی اور **قوله** تو فقیر بودی خداے تعالی ترا غنی فرمود بغنا رامو ال الخ یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ بعد دعوئی نبوت بہی محمد صاحب مفلس رہے زر ہے اور رزع ذیر بہت بار بھوکے مرتے تہے اور اکثر اوقات نان جوین سے گذر کرتے تہے گاہ اپنے سلاح رہن دہرتے تہے اور تدبیر شکم و دہن کرتے تہے چنانچہ شمائل ترمذی مین ہے ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ یعنی نہین پیٹ بہر کھائی اہل بیت محمد کے نے جو کی روٹی دو دن برابر یہان تک کہ قبض کی گئی روح

ہم تجہکو البتہ نزدیک تہا کہ میل کری تو طرف اونکے کچہہ تہوڑا اوسوقت البتہ چکہاتے ہم تجہکو دوگنا عذاب
زندگانی دنیا کا اور دوگنا عذاب موت کا فقط حاصل آنکہ عنقریب تہا کہ محمد صاحب قبول دین حق سے
رک جاوین اور طرف کفار جہک جاوین تو اونکو ہم دنیا مین اضلال کرتے اور آخرت مین عذاب پاتے اور سورہ یوسف مین آیا ہے وان
کنت من قبلہ لمن الغافلین یعنی تحقیق تہا تو پہلے اس سے البتہ غافلون مین سے فقط بیان سے واضح ہے کہ محمد صاحب
پیشتر از نزول قرآن دین و ایمان سے بہرہ مند نہین تہے اور تابع حکم خداوند نہین اگر کوئی کہے کہ
آیت ہذا مین ارکان ایمان سے غفلت مراد نہین ہے بلکہ مقصود یہہ ہے کہ حضرت کو قصہ یوسف یاد
نہین تہا تو جواب اسطرح ہے کہ آیت سورہ اعراف اس تاویل سے انکار کرتی ہے اور سینہ اہل
تاویل سے پیکان تکذیب پار کرتی ہے مثلا واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول
بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین یعنی یاد کر پروردگار اپنے کو دل اپنے مین عاجزی اور
ڈر سے اور کم آواز بات سے صبح وشام کو اور مت ہو غافلون مین سے فقط یہہ آیت حجت ساطع ہے
کہ ابتدا مین محمد صاحب آیات حق سے غافل تہے اور جہل جبلی سے شاغل اسیواسطے سورہ ہذا مین
صحبت جہال سے حضرت کو پرہیز فرمایا ہے اور کنارہ کرایا ہے مثلا واعرض عن الجاہلین یعنی منہ پہیر لے
جاہلون سے فقط سورہ ضحی مین یہہ مطلب مفصل بیان کیا گیا ہے اور مخالفین کا متعقل ہے ان جبکہ
ووجدک ضالا فہدی یعنی پایا تجہکو گمراہ پس راہ دکہلائی فقط اس آیت سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب دعوی
نبوت سے پہلے خندق ضلالت مین پڑے تہے اور کوچہ جہالت مین اڑے تہے مخالفین نے اسکے
معنی مین طرح طرح کی تاویل کی ہے اور ہم بسبیل اب بندہ خداے ذوالمنن کچہہ کہن اوسمین سے فقط
حرف نقل کرتا ہے اور جوابکو قلم دخل **ہدیۃ الاصنام** خداوند تعالی جلائل انعام
وجلائل اکرام خود را بنسبت آنحضرت رسالت منزلت ارشاد فرمایا کہ تو یتیم بودی خدا تعالی
ترا پرورش کرد ابو طالب را گماشت و قوانین احکام شریعت غرا ناواقف و ناآگاہ بودی
خدا تعالی ترا واقف و آگاہ گردانید و تو فقیر بودی خدا تعالی ترا غنی فرمود انتہی اسوال
جواب اگر یہہ جواب قبول کیا جاوے تو مصنف ہدیہ کو اسطرح معقول کیا جاوے کہ جس صورت

تیسری فقط یہہ آیت دال ہوئی گناہان بار گناہ سے حضرت کی پیٹھ ٹوٹی تھی اور فراق عصیان سے
اونکی متاع عصمت لوٹی تھی بلا تامل اول مین محمد صاحب کا رد ہوا اور گناہ کبیرہ سرزد
ہونا اسیواسطے علماء محمدیہ نے لکھا ہے کہ حضرت بسبب نا ملایم سابقہ کے غم کیا کرتے تھے اور اشک
ندامت بہاتے تھے سورہ فتح کی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک اس آیت کی تفسیر معالم التنزیل مین
لکھا ہے کہ سورہ ہذا کے نزول سے پہلے ایام جاہلیت مین محمد صاحب سے جتنے کبائر صادر ہوئے اور ان
حضرت سے جتنے صغائر صادر ہوئے ہو کل اوتعالی نے معاف کیے اور دفاتر اعمال سے نقوش سئیات
صاف کیے اگر میان محمد علی اہل عبارت معالم کی گفتگو کرینگے تو ہم اسطرح پر اونکے مرغ باطل
کی وار د کرینگے فی الجاہلیۃ قبل الرسالۃ وما تاخر الی وقت نزول ہذہ السورۃ وقیل ما تاخر مما
یکون وہذا علی طریقۃ من یجوز الصغائر علی الانبیاء وقال سفیان الثوری ما تقدم ما عملت
فی الجاہلیۃ وما تاخر کل شیء لم تعملہ ویذکر مثل ذلک علی طریق التاکید الخ یہان سے یکر تمام
عبارت پر انظار التفات ڈالیے اور خاطر عاطر سے خار شبہات نکالیے سورہ انعام مین ہے
ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجاہلین یعنی اگر چاہتا اللہ البتہ جمع کرتا اونکو اوپر
ہدایت کے پس ہرگز مت ہو جاہلون مین سے فقط اس آیت سے جانا جاتا ہے کہ محمد صاحب بھی مؤمنین
تیر ملامت کا نشانہ کرتے تھے اور حرکات جاہلانہ جہالت کا جو کچھ انجام ہے وہ مشہور خاص و عام ہے
پھر اسی سورہ مین ہے وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنی اگر کہا مانیگا تو اکثر
اون لوگون کا کہ درمیان زمین کے ہین گمراہ کرینگے تجکو اللہ کی راہ سے فقط اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ عہد طفلانی مین درخت کفر بھی پہولتا پھلتا تھا اور پیغمبر اسلام گفتار و رفتار کفار
پر چلتا تھا اسیواسطے سورہ احزاب مین اونکو اطاعت کفار سے مکرر باز رکھا اور کیسے کیسے
پیرایہ خطاب سے باز رکھا چنانچہ یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین یعنی اے نبی ڈر اللہ سے اور
مت کہا مان کافرون کا فقط سورہ بنی اسرائیل مین آیا ہے ولولا ان ثبتناک لقد
کدت ترکن الیہم شیئا قلیلا اذا لاذقناک ضعف الحیوۃ وضعف الممات یعنی اگر نہ ثابت رکھتے ہم تجھے

واحدی گفتہ مفسرانیکہ بدون صلم اندو بروایت آنہا جمع کردہ شیود ہم گفتہ اند کہ حضرت
یوسف قصد صحیح کرد کہ مرتکب زنا شود و نشست میان دو ران زن ہمچنانکہ مرد وقت ارادہ
جماع مے نشیند علما ساہی البرہان من ربہ زالت کل شہوۃ عنہ بعد ازین روایت نمودہ انا امام
ثعلبی باسنادہا و از علی بن ابو طالب گفت طمعت فیہ وطمع فیہا وکان طمعہ فیہا وطمع یوسف با
زلیخا این بود کہ ارادہ نمود گرہ ازار بند بکشاید و از ابن عباس روایت کردہ کہ زیر جامۂ
زن را بکشاد وجلس فیہا مجلس الخاین وہم از و مرویست کہ شروع کردہ بود بہ برہنہ کردن
او وہم گفتہ کسانیکہ تابت کردہ اند کہ این فعل از یوسف بعمل آمد عارف تر اند بحقوق انبیا
وارتفاع منازلہم عند اللہ من الذین نفوا الہم عنہ انتہی یہان سے ظاہر ہے کہ فسق یوسف کا
مدار قول احادیث و تفاسیر پہ ہے نہ اہل تواریخ کی تقاریر پہ مولوی محمد علی نے برأت یوسف
مین جسقدر لن ترانی کی تہی اور داد سخن رانی دی تہی بالکل رد ہوئی اور ندامت طاجی ایک
سے صد ہوئی سے ذکر یوسف باختتام رسید و شہرتش تا بمصر و شام رسید بہ حاصل آنکہ
اگر پیغمبرون نے قصدا گناہ نہین کیا تو کیونکر روز قیامت ہر ایک پیغمبر مسلمانون کے سامنے اپنے
گناہ پہ معترض ہوگا اور کسواسطے شفاعت سے منکر حدیث قیامت بالا ترہم ہوئی اور مخالفین کے
حق مین سرمایۂ ندم یہان تک آدم وغیرہ انبیا کا حال تہا جن مین خاص خاص بات کا
کمال تہا اب ہند کامل عیار محمد صاحب میزان نظر مین تلتا ہے اور جو مسلمانی کہلتا ہے
حضرت مین ہر ایک بات کا کمال ہے جس سے رونق مسلمانی ماہ و سال ہے سے خوبی و شکل
و شمائل حرکات و سکنات + انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری بحسن و فجور مین مذکور ہین
اور مکر و زور مین مشہور چوری مین طاق ہین اور سینہ زوری مین شہرۂ آفاق یہہ حضرت وہ
ہی ہین کہ جو خدا سے مومنین کو حبیب ہین اور اونکو دل بیمار و حزین کی طبیب طرف معشوق کی
گناہ کی گہڑی باز اپکی اور عتاب عاشق سے بقدر آمرزش ہر ندیدار ہی ہے چنانچہ سورۂ الم نشرح مین ہے
ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک یعنی اوتار رکہا ہمنے بوجہ تیرا جس نے توڑ دی تہی پیٹہہ

سزا مفسرین سخت کہا اور بدرجۂ غایت کم بخت **قولہ** این سطور درین مقام محض بطرح
فریق خود نوشته ام الخ آپکی نصیحت کو کبھی مسلمان نہ سنیگا مثل عیسائیکے کوئی گل
زبان نہ چینیگا **ف** کون سنتا ہے کہانی آپکی * خوب ہے سب لن ترانی آپکی * **قولہ**
تمام از تواریخ ہیچ مضمون اخذ نکنند وہ رامور دین الخ کسی مسلمان نے قصۂ یوسف تواریخ
سے نہین لیا سب نے قول مفسرین سے اخذ کیا ہے مضمون تفسیر عزیزی و غزالی واضح ہو آگاہی
ہوا اور مقبول مسلمان جنوبی و شمالی ہوا علامہ زمخشری نے بھی مفسرین کی خوشہ چینی
کی ہے مگر آخر کار بمقتضائے تنکظرفی و اوکو تہ بینی دی ہے یعنی کلام مفسرین سے انکار کیا ہے اور
اونکو حشویہ و جبریہ قرار دیا ہے ایجب نقل ترجمۂ زمخشری ہے کہ و بیھی تحریری ہے کہذا اصحاب
ہم یوسف را تفسیر کردہ اند بانہ حل الہمیان و جلس منہا مجلس المجامع و بانہ حل تکہ سراویلہ
وقعد بین شعبہا الاربع وہی مستلقیۃ علی قفاہا و برہان را تفسیر کردہ اند باینکہ آواز شنید
کہ ایاک و ایاہا پس از آن بال نہ نماند پس مرۃ ثانیا شنید پس باز بمقتضائے آن عمل نکرد پس
دفع ثالث شنید کہ کسے میگوید اعرض انہا باز از آن خیال دست بردار نشد تا اینکہ حضرت
یعقوب بر او متمثل گشت کہ انگشت خود را بدندان میگیرد و قیل ضرب بیدہ فی صدرہ فخرجت
شہوتہ من اناملہ و بعضے گفتہ اند کہ صیحہ رسید باو کہ یا یوسف لاتکمن کالطائر الخ و بعضے گفتہ
اند کہ دستے از غیب آشکارا شد کہ بازو نداشت و در آن مکتوب بود اینکہ و ان علیکم لحافظین
کراما کاتبین و باوجود آن از آن کار ناشایستہ انصراف نہ نمود بعد دران دست مکتوب بود
لاتقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ و ساء سبیلا و پہمان از ان اعراض نہ نمودہ بعد از آن دید
کہ در آن نوشتہ شدہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ باز از آن ارادہ باز نیامد پس
حق تعالی بجبرئیل فرمود کہ دریاب بندہ مرا قبل از اینکہ مرتکب نا شود پس جبرئیل نازل گردید
و گفت اے یوسف میخواہی کہ عمل سفہا کنی و حالانکہ نام تو در دیوان انبیا مکتوب شدہ انتہی
اب تقریر فخر الدین رازی مرقوم ہوتی ہے جس سے یوسف کی خیانت بیدازی معلوم ہوتی ہے کہذا لفظہ

بن حسین آمده است یوسف گفت مرا کہ یہ آمد گفتم من کہ ہاشم کہ پیغمبر خدا بزیارت من آمده
است در این بودم کہ یوسف علیہ السلام از تخت فرود آمد و مرا در کنار گرفت و با خود بر تخت نشاند
بہ پہلوے خویش گفتم یا نبی اللہ من کہ ہاشم کہ با من این لطف کنی گفت در آن ساعت کہ دختر
بادشاہ عرب با غایت جمال خود پیش تو انداخت تو خود را بحق تعالیٰ سپردی و پناہ بدو
جستی خداے تعالیٰ بر من و جملہ ملائکہ عرض کرد و جلوہ فرمود و گفت بنگر اے یوسف تو آن
یوسفی کہ قصد کردی بزلیخا و آن یوسف کہ قصد نکرد بدختر شاہ عرب بجمیعت الخ بیان
سے لازم آتا ہے کہ فرید الدین عطار بھی از جنس کتاب ہوا و تذکرۃ الاولیا مانند عوعو
کلاب ہے **قولہ** زمخشری و امام رازی در تفسیر خود برایشان کس سخت نفرین کردہ اند
اقول اگر زمخشری و رازی نے چنان و چنین کی ہے تو مسلمانوں پر نفرین کی ہو اگر ایسا انکی راہ
مین خاک جہانین گے تو مسلمان آپکو لیاکب انہین سمجھے علاوہ اسکے مذہب زمخشری اعتزال
ہے مطالعہ تفسیر کشاف شاہد حال ہے و نیز عبارت اگر زمخشری تمام اہل سنت کی تکذیب
کرے تو کیا عجیب کر وقعت یہہ ہے کہ زمخشری و رازی نے اول عیب یوسف اپنے ہی
کی زبان سے تحریر کیا ہے اور دو اول کشاف و کبیر کیا ہی بعد از آن اون پر زبان طعن دراز
کی ہے اور سخن ہیں آماذ بخش مضمون کا یہہ گفتار و رفتار ہے اونکی بات کا کیا اعتبار کہ
لاریب عکرمہ و قتادہ و مقاتل و ضحاک و حسن بصری و مجاہد وغیرہ مین سے بعضے شرف
صحبت حضرت سے سرفراز ہین اور بعضے بزمرہ تابعین و علما ممتاز ہین چنانچہ تصنیف ابن اثیر
یعنی جامع الاصول ہے وہان ان صحابہ و تابعین کا ذکر ہین عبارت طول ہے مطالعہ
کتاب مذکور سے واضح ہے کہ یہہ اشخاص تابعین اصحاب ہین اور خدمت پنجتن و چار یار
فیضیاب ہین بارہ یوسف مین شاہ عبد العزیز کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ جائز عصمت یوسف
پسندیدہ ہے ملاحظہ تفسیر عزیزی فرمائیے اور ردّ او اپنے تمیزی کرائیے عبارت فتح العزیز و کرداوُد
مین مرقوم ہوئی اور کیفیت اوسکی من و عن معلوم ہے پس شاہ عبد العزیز آپکی راہ مین

دستگیر وہ بھلا تجھ پہ آفت بتا کیا پڑی وہ تو کرتا ہے آسان مشکل اڑی وہ کہا اوس نے تہا ایک خدا کا حبیب وہ نہایت ہی پاک مرد نہایت عجیب وہ بڑی مضمون سو کیا اوسکو رام وہ کہ کرتا ارادہ اوس سے کا حرام وہ خدا نے دیا بھیج جبرئیل کو وہ دیا روک اوس بندہ اہل کو وہ دیا پیٹھ پر ہاتھ کو اوس نے مل وہ پڑا ہاتھ میں اوسکے نطفہ نکل وہ گیا بھاگ وہ اٹھ کر وہان سے شتاب وہ میرا ہو گیا اوس کا سینہ کباب وہ کہا بعض نے ایک دیکھی تھی حد وہ ہوا حور پر قلب یوسف کا جد وہ کہا واسطے کس سبب ہے تو بتا وہ کہا اوس نے جو چھوڑ دیوے زنا وہ واحدی مصنف بسیط کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ مفسرین معتبرین کے نزدیک عصمت یوسف آفت رسیدہ ہے قول واحدی بالا تشریح ہوا جس سے انکار محمد علی بدرجہ اعلی مقدوح ہوا **قولہ** پس ہر کہ اینچنین خرافات بزبان آوردہ از اہل کذابست فقط اس سے لازم آتا ہے کہ عکرمہ وسعید بن جبیر وقتادہ ومقاتل وواحدی وغزالی وجامی وغیرہ صحابہ وتابعین وعلما ازین کذاب ہووین اوخمخانہ رحمان الیماہ سے مست وخراب ہووین مولوی محمد علی ابطال اسلام کی راہ چلے ہین جناب کے کیا خوب صلے ہین صحابہ وعلما کی مذمت کرتے ہین اور کعبہ کفر کی مرمت جسوقت مسلمان مولوی صاحب کی کلمات گوش کرینگے مخالفت کرکے کن فراموش کرینگے کل کے دم شکست ہونگے حوصلے پست ہونگے فرید الدین عطار مصنف تذکرۃ الاولیا نے ذکر یوسف بن حسین مین تشریح کی ہے کہ یوسف پیغمبر نے نیت صحیح کی ہے کہ زلیخا سے برا کام کرے اور مخالفت اسلام بہنا بلفظہ چون دختر امیر عرب یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ را بدید فتنۂ او شد کہ عظیم صاحب جمال بود آن دختر فرصت جست ناگاہ خود را پیش او افگند او بلرزید و دختر را بگذاشت و بقبیلۂ دور تر رفت و آن شب تخت سر بزانو نہادہ بود در خواب شد موضعے دید کہ در عمر مثل آن ندیدہ بود و جماعتے سبز پوشان دید و یکے بر تخت نشستہ بود بادشاہ وار یوسف بن حسین را آرزو کرد کہ بداند کہ ایشان کیانند خود را نزدیک ایشان افگند ایشان او را راہ دادند و تعظیم کردند گفت شما کیانند گفتند فرشتگانیم و اینکہ بر تخت نشستہ است یوسف پیغمبر است علیہ السلام کہ بزیارت یوسف

دی اسنے کہول ؛ نہ سمجہا لکہا وہ ہیلی کا بول ؛ اسی طرح کف پر یہہ دیکہا لکہا ؛ کہ یوسف اگر
تہنے کی یہہ خطا ؛ ترا نام نبیون سے کٹ جائیگا ؛ نبوت کا فرمان پہٹ جائیگا ؛ پہر اسپر بہی
اوسنے نہ کی کچہہ نظر ؛ وہ دی کہول چوتہی گرہ بے خطر ؛ وہی کف ہو پہر ظاہر تمام ؛ لکہا تہا
یہ جو زنا کا تو کام ؛ یہہ ہے فاحش اور یہہ بری راہ ہے ؛ اسے دیکہتا تیرا اللہ ہے ؛ کیا کچہہ نہ یوسف نے
اسپر خیال ؛ گرہ پانچوین کہول دی بے ملال ؛ لکہا دیکہا جو کچہہ کہ کرتے ہو وہ ؛ سمجہہ کر کرو اسکے ہم
ہین گواہ ؛ نہ اسکا بہی اسنے دیا کچہہ جواب ؛ چہٹی بہی گرہ کہولدی پہر شتاب ؛ اوسی کف پہ
دیکہا لکہا یہہ تمام ؛ کہ یوسف نکر یہہ تو فوتی کا کام ؛ تو اولاد ہے انبیا کی سمجہہ ؛ نصیحت ہے تجہکو خدا
کی سمجہہ ؛ اسے بہی وہ سمجہا کان لم یکن ؛ گرہ ساتوین کہولدی اوسکو سن ؛ ندا اوسکو دی
ہاتف غیب نے ؛ کہ تجہکو کہا عالم الغیب نے ؛ کہ اے بے خبر صدیق کر لے نظر ؛ پرندے کی جو ہے تو پامال
دیہہ ؛ یہہ دن کو تو قایم کر اپنے ضرور ؛ اگر ان مین آیا ذرا بہی قصور ؛ تو اوڑنے سے البتہ رہجائیگا
؛ بہت اوسکی ایذا بہلا پائیگا ؛ پرندے کے قایم ہین جب تک کہ پر ؛ ہوا پر اوڑے ہے یہہ باور تو کر ؛
گئے پر تو کر تیرہ تہیل بہیل ؛ ملے ہیگے تو آخر وہ لڑکون کا کہیل ؛ زنا گر کیا تو نے پیری جیب ؛
نبوت سے جائیگا تیرا نصیب ؛ روایت ہے یہہ بہی کہ اک جانور ؛ پرندہ کتف پر پڑا آنکر ؛ کہا
کان مین کیہو مت زنا ؛ لکہونا جو ہے دفتر انبیا ؛ پہر اسپر بہی بیٹہا وہ مردون کے طور ؛ زلیخا پہ
اور کچہہ نکی اوسنے غور ؛ خدا کا ہوا حکم جبرئیل کو ؛ کہ یہہ بندہ خاص ضایع نہو ؛ پلک کے جہپکتے
ہی روح الامین ؛ پہونچے تو تہے بس وہین ؛ گویا دانت مین اپنے اونگلی دئے ؛
یہہ کہتے ہین یوسف مین تیرے لئے ؛ بڑی دور سے قصد کر آیا ہون ؛ کہ اس کام سے مین تجہے
روک دون ؛ نہ قاصد ہون جس کام کے اولیا ؛ یہہ لایق نہین جو کرین انبیا ؛ اسے دیکہکر اوسکو
آئی حیا ؛ کہا دل مین ظالم تو کرتا ہے کیا ؛ روایت ہے یوسف نے جس وقت یہ ؛ زلیخا کی
آنکہ پہر نظر ؛ لگا رونے ابلیس آواز مار ؛ لگا پیٹنے سر کو کپڑے اتار ؛ ہوا جمع لشکر سب اوسکا
تمام ؛ کہا تجہہ کیسا پڑا سخت کام ؛ ہمارا تو مرشد ہے اور سبکا پیر ؛ ہمارا ہے سب تن بدن

بشدّت بہت ہو وہم بہا **ابیات** زلیخا نے یوسف پہ قصد آ کیا ٭ اور اوس نے بہی اوس پر
ارادہ کیا ٭ ارادہ کا یوسف کے تہا یہہ سبب ٭ بلا انبیا پر اوتارتے ہیں سب ٭ کہ تا یاد کر اوسکی
طاعت کریں ٭ عبادت میں اللہ کی وہ رہیں ٭ یہہ یوسف پہ گذری تہی جو واردات ٭ تجہے
اوسکی بتلاؤں میں ساری بات ٭ کہا اپنے دل میں تہا یوسف نے یوں ٭ بہلا بہائیوں سے
میں سنتے ہوں ٭ کہ وے ہیں گنہگار اللہ کے ٭ میرے قتل پر سارے طیار تہے ٭ گنہ ہوتے
میں ہوں بہت پاک صاف ٭ نہ مجھ سے ہوا کچہہ خدا کا خلاف ٭ خدا نے بلا میں کیا مبتلا ٭ زلیخا
نے جو بد ارادہ کیا ٭ جبلّت مرد کی اوس میں شہوت ہوئی ٭ اور سے اوس گہڑی سخت غفلت
ہوئی ٭ بچا اس عورتوں کی زلیخا میں تہی ٭ سو شہوت بہت اوس پہ غالب ہوئی ٭ ہوئے
جبکہ گہر میں وہ دونوں بہم ٭ رکہا آگے ابلیس نے وہاں قدم ٭ بدن کو لگا ہاتہہ سے روکنے ٭
وہ یوسف کی گرہیں لگا کہولنے ٭ رکہا دوسرا وہ زلیخا پہ ہاتہہ ٭ ہوا جمع آکر وہ دونوں کے
ساتہہ ٭ کیا جمع دونوں کو یک کام پہ ٭ کیا قصد دونوں نے یا مگر لولا ان رای برہانہ ٭ نہیں دیکہتا گر خدا کی
دلیل ٭ تو نسیا ان کے ہاتہوں سے ہوتا ذلیل ٭ کیا ہیگا برہان میں اختلاف ٭ کہ کیا تہے
تہی جس سے بچا اوس سے صاف ٭ دیا کعب احبار نے یوں یہہ کہہ ٭ کہ یوسف نے جو سات دی تہی گرہ
ارادہ کیا تہا کہ کہولے اوسے ٭ جو پہلی گرہ تہی سو کہولے اوسے ٭ جو دیکہا تو ہے سامنے ایک کف ٭
وہ تہی صاف شفاف مثل صدف ٭ ہتیلی ہوئی ایک ظاہر وہاں ٭ کسی ہاتہہ کا وہاں نہ تہا کچہہ نشان
کسیکا نہیں ہاتہہ ظاہر وہاں ٭ فقط اوس کف دست کا تہا نشان ٭ لکہا اوس پہ یہہ تہا
کرا تو نیکیاں ٭ وہ جانتا ہے جو کچہہ کہ ہے دل میں بات ٭ ہتیلی تہی جبرئیل کی جان تو ٭ لکہا
اوس پہ یہہ تہا اوسے مان تو ٭ نہ یوسف نے اوس پر کیا التفات ٭ دیا کہول اوسکو نہ سمجہی یہہ بات
٭ اسی طور سے ہاتہہ ظاہر ہوا ٭ لکہا تہا یہہ اوس پہ اور سنتے ہوا کہ جو شرم ہے تیری میں پوچہتا
٭ تو جو تہا اوسے جانتا ہے خدا ٭ اگر بانیج میں لگے ہو شرارت ٭ جینا ہو خدا اوسکو تو بہول تک
٭ وٹہا اوسنے اس پہ کیا التفات ٭ گرہ کہول دی دوسری سن یہہ بات ٭ کہ تیسری بہی وہ

حق بیانی پسند ہوگئی زبان بادخوانی بند ہوگئی کعبہ کن کو صادق جا ملنے لگے اور یوسف
کو فاسق ماننے لگے کیونکہ اوس نے سر عصمت قلم کیا اور لوح زلیخا پر غم رقم اب ہنسنے فقرات کا
رد استماع کیجئے اور مجتہدین اسلام کو اطلاع دیجئے **قولہ** یہ تہا آنکہ مرتکب دواعی اسباب
الخ بالتشبیہ یوسف مرتکب اسباب فسق و فجور ہوا اور بسوء آنکہ وہ یکے دور اندام نہانی زلیخا منزل
آلۂ تناسل کیا مگر بمشاہدہ برہان رب تامل کیا یہی مقصود قرآن ہے اور یہی تفسیر
مفسرین سے ہے ایک شعلہ حسینی ہے جسکی یہ تحریر تحسین ہے ولقد ہمت بہ وہم بہا یعنی ہر اینہ تحقیق قصد
کرد زلیخا بیوسف و قصد کرد یوسف بزلیخا میل طبع و شہوت غیر اختیاریست گفت ابن عباس
کہ گشادہ بند ازار و نشست میان ہر چہار شعبہ اوکہ نشینند مردان مر زنان را و مجاہد گوید حل
سراویلہ و میکشاید بند جامہ این قول اکثر متقدمین ست گفت سعید بن جبیر و حسن بصری کہ
جاری شد شیطان میان ہر دو و ابو عبیدہ گوید کہ شیطان یک دست انداخت در گریبان یوسف
و یک در جیب زلیخا تا کہ جمع کرد ایشان را انتہی اگر احقاق حق مقصود ہے تو مرادآباد میں تفسیر ملا حسین جو موجود
ہے ملاحظہ فرمائیے ہٹ دھرمی سے شرمائیے فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جن
مفسرین نے بطرف یوسف نسبت عصیان کی ہے برہان رب کئی طرح پر بیان کی ہے عکرمہ
و سعید بن جبیر و قتادہ و ضحاک و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ جس وقت یوسف درمیان دو ران
زلیخا کے استادہ ہوا اور دخل پر آمادہ جبرئیل نے اپنے تئیں صورت یعقوب آشکار کیا اور
سینۂ یوسف پر ہاتھ مار دیا پس منی یوسف انگلیوں کی راہ سے باہر نکل گئی اور موم کی طرح
پگھل گئی روایت ابن عباس میں ہے کہ ہر چند یوسف نے یعقوب کو دیکھا مگر اپنے ارادے سے باز نہ رہا
تب جبرئیل نے یوسف کے سر پر ایک لات ماری اور اوسکی دستار عصمت سنواری پس شہوت یوسف
دور ہوئی اور یہی جبرئیل مشکور ہیں تفسیر کبیر میں ہے کہ جن لوگوں نے عصمت انبیا میں سکوت کیا
ہے گناہ یوسف میں ثبوت دیا ہے آسمان اسلام کے مہر و ماہ ہیں اور ارتفاع منازل انبیا سے
آگاہ ہیں سورۂ یوسف کی ایک تفسیر تصنیف امام غزالی ہے اوس سے بھی یہی حال حالی ہے چنانچہ

اعتماد نکریگا اور سحاح کی خرافات پر کوئی صاد نکریگا بریں تقدیر جس شخص کو عصمت یوسف پیغمبر
ہے اور اوسکی معصومیت جس شخص کے ذہن نشین ہے وہ بمقدم محمد علی ہے اور اوس نے راہ مخالفت حق چلی
ہے **قوله** آنوقت زن عزیز بزبان صاف آورد فقط مشہور جوانب اطراف ہے کہ مولوی صاحب
کا تکیہ کلام کلمہ فضا ہے بے اختیار دہان سے نکلتا ہے جیسے شمار و بگدان سے نکلتا ہے اوسکے
لئے موقع درکار نہیں ہے جنون زدہ کو ہذیان سے عار نہیں **قوله** اکنون روشن شد حق
صرف من طلبگار شدم الخ یہ ترجمہ آیت نہیں ہے اور کلمہ ہدایت نہیں مولوی محمد علی نے بنایا ہے
اور وہابیوں کو بہکایا ہے خلاف مفسرین و مترجمین ہے اور برعکس دین و آئین کی دہشتی سے یہ ہے
نامربوط تراز گفتگوے کہ ہے ترجمہ رفیع الدین یہ ہے اور سلمہ تشفیع المومنین یہ کہ اب کھل گیا
حق مین نے طلب کیا تہا اوسکو جان اوسکی سے اور تحقیق وہ سچون سے ہے **قوله** یعنی ہنگام این ادعا
سن کرا ارادہ بکردہ الخ یہ تفسیر بافیدہ مولوی محمد علی ہے خر زہرہ حماقت کی کلی ہر ساختہ
وہابی ہر اسلام کی خرابی ہے لہذا مسلمانون کو نسخہ سوط الجبار گوارا بمنزلہ تریت نگان شربت
دیدار کا شوربہ ہجر سے گذارہ نہیں برائت یوسف کی دلائل مانند رقص ابلیس خوارہ نہیں بلکہ
تو سیل تر از موسے (۲۱۳) اب اوسکا بقیہ رقم کرتا ہون اور مخالف کا ناک مین دم **سوط الجبار**
پس چون ازین آیات بینات واضحا متحقق شد کہ یوسف از ارادہ گناہ ہم بری بودہ چہ جائے
آنکہ مرتکب دواعی و اسباب آن گردیدہ بمبادرہ صدرت یعقوب از ان باز ماندہ باشد پس
ہرکہ ہمچنین خرافات بر زبان آوردہ از بس کذاب ست زمخشری و امام رازی در تفسیر خود
برا ہمچنین کس سخت طعن کردہ این سطور درین مقام محض بنظر نصح فریق خود نوشتہ ام کہ الدین
النصیحۃ تا از تواریخ ہیچ مضمون اخذ نکنند و در امور دینیہ پابند اصول مذاہب خود باشند **جواب**
دروغ زنی کرتے ہوا ہمنی کر تم یہ دروغ کسیکو فروغ نہوا آگ کو دود سے کبہی فروغ نہوا
سه قدر انسان کی بڑہاتا نہیں حرف دروغ ، شمع تصویر کو ہوتا نہیں ہرگز فروغ
جو ابہی تک آپنے کسی آیت سے تحقیق نہیں کیا کہ یوسف ارادہ زنا بری ہے اور سزا پیغمبری تحقیق سے ہو

نہین ہوتی ھ جنس باید کہ جنس را داند پیغمبر کاتب نوشتہ کہ خواند ۞ **قولہ** چون و دیگا
لفظ سور کہ نکرہ است الخ سیانجی فہم و فراست سے تمام کیجئے ساقی عقل و دانش سے جام لیجئے
کہ ارادۂ بدی مین بھی نہین ہے کہ کنارۂ بدی مین بدی نہین عمل اور اوراوسکا ارادہ اور ہے
دونون مین تفاوت مثل انصاف و جوب ہے **قولہ** یعنی ہیچ بدی خواہ از قسم عمل باشد
الخ لفظ خواہ کے ہمراہ خواہ ہی تکرار پاتا ہے اور کلمۂ یا کے ساتھ یا ہی دوسری بار آتا ہے
چنانچہ حافظ کے دیوان مین ہے اور سعدی کی گلستان مین ھ من ایجہ شرط بلاغ
ست با تو میگویم ۞ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ھ یا مکن با پیل بانان دوستی ۞ یا بنا
خانۂ در خورد پیل ۞ غرضکہ اجتماع خواہ و یا کو زبان فارسی سے بیگانگی ہے یہہ کم عیارِ زبان
بیچاراون کی بانگی ہے علاوہ اسکے عمل و ارادۂ عمل مین اتحاد نہین ہے لہذا آپکا یہہ
فقرہ لایق داد نہین عمل و ارادۂ عمل مین بہت فرق ہے تفاوت غرب و شرق ہے بس حاصل
آیت وہی ہے کہ اگرچہ یوسف بدکاری سے محفوظ ہے مگر نا ہنجاری سے محفوظ ہے کہ اوسنے
پہلے بر جیسا پر سر رکھا اور موضع نہانی زلیخا پر ذکر رکھا ارادۂ زنا کیا اور بیت اللوامہ ہوا
بنا کیا **سوط الجبار** سادسا چون بعد ازین بشہادت زنان شہرِ عصمت یوسف
بر ہمگنان بدرجۂ یقین رسید آنوقت زن عزیز بر زبان صفا آورد قالت حصحص الحق انا
راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصادقین یعنی اکنون روشن شد حق صرف من طلبگار او
شدہ بودم نہ او و بدرستیکہ او از صادقان ست یعنی ہنگام این ادعا من کہ او ارادۂ بد
کردہ و او از ارادۂ خود انکار آوردہ بود در انکار خود صادق ست **جواب** اگر قرآن
موجود ہے اور احقاق حق مقصود تو مفہوم شہادت مرقوم کیجئے اور حقیقت حال معلوم
ہرگز اسطرح مضمون گواہی نہین ہے کہ یوسف عازم روسیاہی نہین علاوہ اسکے
عورتون کی بات کا اعتبار نہین ہے کہ او نکو راستی سے سروکار نہین ھ نہین کچھ
عقبہ عورت کی ہی بابہ نہ اوسکی بات کا ہرگز ہے اثبات ویس شہادت عورات بیکوئی

پیچون **سوط الجبار** زنان مصر بہنگام استفسار تقسیم بیان کردند کہ ما ہیچ گونہ
بدی بیوسف پنداریم و از نیکہ در محل خود قرار یافتہ ست کہ چون نکرہ در حیز نفی مے آید فایدہ
تعمیم میدہد و چون بر آن نکرہ لفظ من داخل شد زیادہ تر مفید استغراق و شمول افراد
میکرد و چون در ینجا لفظ سوء کہ نکرہ است بعد از من در حیز نفی واقع شدہ فایدہ تعمیم
و نفی جمیع افراد بدی کہ از انجملہ ارادہ بد ہم ست بخشید یعنی بیوسف ہیچ بدی خواہ از قسم عمل
باشد یا ارادہ نمے پنداریم چنانکہ گفتہ ما علمنا علیہ من سوء **جواب** اگر فی الحقیقت زنان
مصر کا بیان بسوگند ہوتا تو بالضرور قرآن مین قلمبند ہوتا اگر قران مین ذکر قسم ہے تو بیچ
تو نور علی نور ہے عبارت قرآنی ایراد فرمایئے چشم ایمان روشن و دل مسلمانی شاد فرمائیے
قولہ کہ ما ہیچگونہ بدی بیوسف نمے پنداریم لفظ پنداریم پنداشتن سے بنایا جاتا ہے اور
پنداشتن بمعنی غلط جاننے کے آتا ہے چنانچہ **ع** پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد ٭ بر گردن او
بماند و بر ما بگذشت ٭ **ع** ما زیان چشم یاری داشتیم ٭ خود غلط بود انچہ مے پنداشتیم
پس عبارت سامی کا یہی حاصل ہے کہ زنان مصر نے اپنی غلطی پر اقرار کیا اور یوسف
کو بد کار قرار دیا بلا شبہہ آپکا یہی مقصود ہے کہ عصمت یوسف مردود ہوئے **قولہ** از نیکہ در محل
خود قرار یافتہ ست الخ فرمایئے لفظ از نیکہ کسی کلمہ سے متعلق ہے یا مہمل ہے میان جی
نے مہمل الفاظ لا کر کتاب بنائی ہے اور ہرزہ درائی مین طبع آزمائی ہے اب بے ربطی
لفظی سے قطع نظر کرتا ہون اور قباحت معنی سے خبر اوس محل خفیہ کو آشکارہ کیجئے اور
اشارہ و کنایہ سے کنارہ کسی کتاب مین قرار پایا ہے یا آپکی افکار ابکار مین سمایا بر تقدیر اول
اوس کتاب کا نام لیجئے اور نشان مقام دیجئے بر تقدیر دوم مردان معنی کو اپنی افکار ابکار
دکھلایئے اور منظور نظر کرایئے **قولہ** و چون بر آن نکرہ لفظ من داخل شد الخ عرض
کیا ہے کہ جسوقت نکرۂ مذکور پر لفظ من داخل ہوگا تو فایدہ نفی افراد حاصل ہوگا مگر ایک
جنس کی افراد مین دوسری جنس شامل نہین ہوتی مگر بس مسلمانی بار ابلیس کی حامل

لفظ ارادہ اور پانچ بار اوسکا اعادہ تغیر قرآن ہے اور تحقیر مفسران راستی کی ہے بیجا اور
مضمون آیت ہذا پر نگاہ کیجئے وان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت وہو من الکاذبین
وان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت وہو من الصادقین فلما رای قمیصہ قد من دبر قال انہ من
کیدکن یعنی اگر ہے کرتا اوسکا پھٹا ہوا آگے سے پس سچی بولی یہہ عورت اور وہ ہے جھوٹوں
سے اور اگر ہے کرتا اوسکا پھٹا ہوا پیچھے سے پس جھوٹی ہے یہہ عورت اور وہ ہے سچوں سے
پس جب دیکھا کرتا اوسکا پھٹا ہوا پیچھے سے کہا تحقیق یہہ مکر تمہارے سے ہے فقط یہان سے
ثابت ہے کہ سیاقی نے نفی ارادہ از خود بنائی ہے اور قرآن میں اصلاح فرمائی ہے
حاصل یہہ ہے کہ اگرچہ یوسف نے عین زنا نہیں کیا مگر ارادہ خطا بالیقین کیا تا غنی
زلیخا پر اپنا آلۂ تناسل لگایا اور زر عزیز پر اپنا سکہ ٹھہایا اگر برہان رب نہ حائل ہوتا زنا
کا ان کا مل میں شامل ہوتا **سوط الجبار** رابعاً بعد این واقعہ زن عزیز خود پیش
زنان شہر باعلان حال عصمت یوسف وا نمودہ چنانکہ گفتہ ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم یعنی
طلبگار او شدم پس او پرہیز کرد **جواب** اگر زلیخا نے یہہ ہی کہا کہ یوسف نے زنا سے
پرہیز کیا اور بطریق گھنگ کہہ دیا تو اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ یوسف ابداً خطا سے بری ہے
اور روایا ہو تو زبان بری بلکہ اوسکے یہہ ہی معنی ہیں کہ اول یوسف نے زنا کا ارادہ کیا اور کمر بند
زلیخا کشادہ اوسکی جا مستعد ہو کے اپنا آلہ تناسل رکھا اور صورۃ تنگ سنکر چھپا بعد از آن جبکہ وقت
برہان سب پر نظر کی قربت زلیخا سے راہ فرار لی انسان کا ایک طور پر حال نہیں ہے
اور نہ ایسکی بابت سالہاسال نہیں گاہے انسان سے ملکیت ظہور فرماتی ہے اور گاہے
شیطانیت ظہور پاتی ہے **ع** ہر لحظہ ہر ساعت ہر دم ؛ دگرگون میشود احوال آدم
؛ اگر مدت العمر انسان کا ایک شعار ہوتا تو انجام کار برصیصا کیونکر فی النار ہوتا اسیطرح
آخر … مبتلا ہوا اور رحمت سے محروم اول میں بندۂ نیک تھا اور فرشتوں کا
اوستاد جبوقت نافرمانی کی اور راہ شیطانی لی تا ابدالآباد ملعون ہوا اور راندۂ درگاہ

قعلت کذا الخ غلط محض ہی کیونکہ فایدہ معنی وجود لفظ پر مقصور ہی بلا بنا لفظ دہلی معنی مدد دہی
اگر فایدہ قصر و تخصیص بدون الفاظ حاصل ہے تو وضع لفظ محض وصف وحید و لا طائل ہو
ہوئیگی ہو کہ جس صورت مین واسطے معنی قصر و تخصیص کے الفاظ کی ضرورت نہین ہو تو کاغذات
شرعی سے تحقیق معاملات کی کوئی صورت نہین ہے لہذا یہان پر جو کچھ آپکی تقریر ہو کون
مسلمانی مین سوت کا تیرہوان سلیج مسلمانی اختتام پائیگی اور صدیث تیرہ صدی کی تکمیل
تمام حسن اتفاق سے کہ حسن محمد علی کی بدولت رونق اسلام ہوئی اون ہی کے ہمنام کی
باعث ترکی تمام ہوئی **قوله** وہمچنان معنی ہی راودتنی عن نفسی این ست الخ اگر
یہ معنی مفسرین کو مقبول ہوتے تو کسی تفسیر مین منقول ہوتے چونکہ کسی تفسیر مین نہین ہین کشاف کو بیرین
نہین تراشیدہ ملا ہیمہ اون ہین اوبستل سے تو خرس ناہمایون اگر آپ مسلمانون کو رو برو یہ
تقریر کرینگے تو وہ آپکو عرق عرق تشویر کرینگے اگر آپ سے کوئی مسلمان دریافت کریگا کہ
مفہوم قصر کہان سے بنایا اور ترجمہ (عن نفسی) کسواسطے اوڑایا تو کیا جواب دوگے کیونکہ راہ صواب
دوگے **سوط الجبار** وچون مطابق شہادت شاہد مملکہ برین قرار یافتہ کہ اگر قمیص
او از پیش دریدہ باشد آن زن در دعوئی ارادہ یوسف صادق ست و یوسف کہ منکر
ارادہ خود ست کاذبست و اگر از پس دریدہ شد زن در دعوئی ارادہ یوسف کاذبست و او صادق
ست و بالآخر زن در دعوئی خود کہ صرف نسبت ارادہ بسوے یوسف بود کاذب قرار یافت
پس انتفاء ارادہ بد از یوسف تحقیق و ثبوت رسید **جواب** اول تو اس مین کوئی
دلیل نہین ہو کہ وہ شہادت صحیح تھی اور اوس محاکمہ کو محاکمہ رحمان الہامیہ پر ترجیح تھی
اگر کوئی اصل کتب محمدیہ مین مرقوم ہووے اور آپکو معلوم ہووے تو بیان کیجئے دوسرے وہ محاکمہ اسی
بات پر قرار پایا تھا کہ اگر قمیص یوسف آگے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹا ہے عورت سچی ہے
اور بہر راستی اور اگر قمیص یوسف پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ سچا ہے عورت جھوٹی ہے اور راستی
راستی اوس سے جھوٹی ہے قرآن مین اس سے زیادہ نہین ہو اور ذکر ارادہ نہین پس

تو یہہ بہی لکہتی کہ یوسف نے بہی یہہ حرکت شیطانی کی ہے اور یہہ بیل دوسر مردانی حجرہ مباشرت کا ہو
نکالا ہے اور مصدوقہ مالکین کو مرڈالا ہے کیونکہ اس صورت مین یوسف کو سزا زناکاری ملتی
مصیبت ذلت وخواری ملتی اہل انصاف کی راے مین زلیخا بگلا تہی اور یوسف نے نیت زنا کی تہی **قولہ**
تو یوسف از دعوئ وے کہ ارادہ فعل بد بود انکار کردہ بجواب گفتہ فقط یوسف نے دعوی زلیخا سے
انکار نہین کیا اور برخلاف اوسکے انکار نہین دیا قرآن سے روگردانی کرتے ہو اور آبروے
مسلمانی پانی آپکی شستندہ آیت کیواسطے ایراد کی گئی ہے اور اوس سے یہی مراد لی گئی
ہے کہ یوسف نے زلیخا کی بات قبول کی اور خاطر انکار طول **قولہ** قال ہی راودتنی عن
نفسی فقط آیت ہذا کا ترجمہ صحیح ترین یہہ کرا ادبلہ مفسرین یہہ کہ کہا یوسف نے اس عورت نے
طلب لیا مجکو جان میری سے فقط ظاہر ہے کہ جس شخص کو کوئی عورت اوسکی جان طلب کریگی
اور امیدوار سیف قتن ولیستاب کریگی تو بعید نہین ہے کہ وہ ایسی عورت کی خواہش ہر سے اور
اوسکی محبت مین اپنی جان وتن کی کاٹ نکرے پس یہان سے واضح ہے کہ یوسف نے دعوی
زلیخا سے انکار نہین کیا اور آپکی طرح جہوٹی بات پر اڑا نہین **قولہ** یعنی این زن طلبگار ما
شدہ بود الخ یہہ دونون فقرے آپکے تراشیدہ ہین قلم غلط رقم جناب سے عقیدہ ہین ترجمہ قرآن
نہین ہین اور ایسے مسلمان ہنین اگر مولوی صاحب برائے نام ہوتے تو مطابقت مفسرین کر
کسواسطے کنارہ جو ہوتے **سوط الجبار** از روے قواعد علم معانی در محل خود مہبد شدہ کہ ترکیب
انا فعلت کذا او ہو فعل کذا وانت فعلت کذا فائدہ قصر وتخصیص میدہد چنانکہ گوئی انا سعیت
فی حاجتک معنی آن این ست من ومن وحدہ سعی کردہ ام یعنی غیر من نکردہ وہمچنان معنی
(ہی راودتنی عن نفسی) این ست کہ صرف این زن طلبگار من شدہ بود نہ من **جواب** اسلامی کم
بدنام کرتے ہو اور علم معانی پر اتہام اوس محل مخفی کو مکشوف کیجیے اور یہ قاعدہ کوئی موقوعہ
علم معانی کی کس کتاب مین ممہد ہے اور کس عالم کی زبان قلم سے سرزد ہے نام کتاب لیجیے
اور نشان باب بتایئے لنترانی سے کام نہین چلتا آگ سے پانی نہین نکلتا **قولہ** کہ ترکیب انا

سراسر منافی اخلاص ست **جواب** اگر بالفرض قرآن کلام الٰہی ہے تو بھی آپکی غلطی خوب
ظاہر ہے کیونکہ ویسا آدمی کا ایک انداز نہیں رہتا اور ہر دم کوئی بافضیلت سا نہیں کبھی
بطرف نیکوکاری رجوع کرتا ہے اور کبھی گنہگاری شروع کرتا ہے برصیصا بامدت ... آمادہ
عبادت پروردگار ہوا آخر الامر زناکار ہوا اسیطرح اگر یوسف کسیوقت مخلصین میں مشہور رہا اور
کسیوقت مرتکب فسق و فجور تو بعید نہیں ہے اور مخالف قرآن مجید نہیں بلکہ یہی مقصود قرآن ہے
عیان کا کیا بیان ہے **قوله** اخلاص کہ از عبادات مطلب ست فقط لفظ اخلاص مبین و مبتدا ہے
اور اسکی خبر ناپید ہے یہ مولوی صاحب کی کم استعدادی ہے اور مدینہ فضل و ہنر کی بربادی خبر تبدیل
نہیں ہے مگر مولوی جی کی ابتدا نہیں ہے بحث لفظی سے ہمکو کیا کام ہے رد اسلام منظور ہے
ہے **قوله** اگر یوسف ارادۂ آن میکرد زنہار باخلاص متصف نشدے الخ جسوقت یوسف نے
ارادۂ زنا کیا اوسوقت خدا نے اوسکو رسوا کیا اور جسوقت یوسف نے ارادۂ اخلاص کیا اوسوقت
اوتعالیٰ نے اوسکو برگزیدہ اختصاص کیا چنانچہ ہرگاہ آدم نے کار خلافت کو انجام دیا اوتعالیٰ
نے اسکو مسجود انعام کیا اور ہرگاہ اوس نے اطاعت شیطان کی خدا نے اوس سے سلطنت جنان
لی غرضکہ اوقات متغایر میں دو امر مخالف کا وجود ممکن ہے جیسے کہ امکان زیان و سود ممکن ہے
ایک سے دوسرے کا ابطال باطل ہے ہمت تراشی محمد علی لاحاصل ہے **سوط الجبار** ثالثاً
زن عزیز دعوی این نکرده بود که یوسف با وی فعل بد کرده دعوی او همین بود که او اراده بدی
با من کرده چنانکه گفته ما جزاء من اراد باهلک سوءا یعنی چیست سزا آنکه با اہل تو ارادۂ بد کرده
وزنہار آن زن این نگفته که با اہل تو کرده و یوسف از دعوی وے که ارادۂ فعل بد بود انکار
کرده بجواب گفته ہی راودتنی عن نفسی یعنی این زن مرا طلبگار شده بود و من طلبگار او نشده
بودم **جواب** لاریب زلیخا صادق ہے اور یوسف فاسق کہ اوسنے ارادۂ کار بد کیا
اور اپنے لئے سزاوار حد اپنی مالکہ پر چڑھا ہوا اور زنا کے لئے تیار اپنا آلۂ تناسل فرج زلیخا
سے ملایا آتش حجاز کو چاہ زمزم پر پہنچایا اگر زلیخا جھوٹ بولتی اور یوسف پر ورا فضیحت کھولتی

ست ٭ دست بیچون کیرد صورت ناخوش ست ٭ **قوله** چنانکہ شیخ رضی علیہ الرحمہ در شرح کافیہ تشریح بیان کردہ فقط علماء اسلام مین ایک ملا جامی ہے جو شیرون مین گرامی ہے اوس نے بھی کافیہ پر شرح کی ہے جسکی استاد آپنے طرح دی ہے شرح ملا کا اسقدر درس جاری رکہا ہے جملہ شیوخ ماری ہے جس جامی کی یہہ شان ہے اوسکا یون ہی بیان ہے کہ یوسف نے زنا کا ارادہ کیا اور ازار بند زلیخا کشادہ اپنا آلت تناسل اوسکے اندام نہانی پر رکہا تشنہ تہ نے چشمۂ آبحیات کا مزہ چکہا ناگاہ یوسف کو ایک پردہ نظر آیا پس زلیخا سے فرمایا کہ یہہ پردہ کیسا ہے اور اسکے اندر کیا ہے اوس نے جواب دیا کہ معبود اصنام ہے جسکی عبادت مین بندی مصروف سحر و شام ہے چارناچار اوس پر پردہ ڈالا ہے اپنی پردہ پوشی کا ڈہب نکالا ہے **ه** زنا آئین بیدینی نہ بیند ٭ درین کارم کسے بینی نہ بیند ٭ یوسف یہہ بات سنتے ہی بدستی سے ہوش مین آیا اور مثل خم بادہ جوش و خروش ہین کہ جس صورت مین تجہکو پتہر سے شرم ہے اور زید سے آزرم تو مجہکو پروردگار دانا کیونکر نہ دیکہے اور اس کار ناز یبا کیونکر نہ نظر ہو پس یوسف نے خوف خدا کیا اور اندام نہانی زلیخا سے اپنا آلۂ تناسل جدا کیا **ه** الف کردار دو مکان لام الف شد ٭ تا انداز کار سیمین شرح کا فور ٭ **قوله** نعوذ منکہ باتفاق مفسرین از ہمین آیت پیدا ست انح کیون صاحب دروغ بیانی کہوٹے ہو کسواسطے عرق شرم مین بدن مسلمانی ڈہولتے ہو **ه** کوئی کذب مین تیری ثانی نہین ٭ سخن راست ہے لن ترانی نہین ٭ کسی مفسر نے بیان نہین کیا کہ یوسف نے ارادۂ عصیان نہین کیا جملہ مفسرین و محدثین کا اتفاق ہے کہ یوسف خلیل اوباشی مین طاق ہے کہ اوسنے اپنی مالکہ سے ارادۂ زنا کیا اور بیت الحرام فسق بنایا فرج زلیخا سے اپنے آلۂ تناسل کو اتصال دیا حوالۂ بیت الحرام حرام دجال کیا چنانچہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین کہا ہے کہ واحدی نے کتاب بسیط مین لکہا ہے کہ مفسرین مجہل متفق ہین کہ یوسف نے قصد صحیح کیا کہ زن عزیز سے زنا کرے اور اپنے تئین فاسقون مین گنا کرے اور بیٹہا درمیان دو ران زلیخا کے جیسے کہ مرد وقت جماع کے بیٹہتا ہے پس جبکہ طبیعت

ازاربند کہولے اوسمیں ان صحبت مین متاع لذت تولے پہر تفسیر کبیر مین ابن عباس سے مروی ہے کہ یوسف نے زلیخا کو برہنہ کرنا شروع کیا اور بطرف بیت الحرام ارادۂ رکوع کیا ایسی گفتگو کہ مفسرین قرآن آفسیا این آیت بدینطور میفرمایند محض لغو بنیان ہے اور بخلاف تفسیر سنیان ہے، گو شیعہ تاویل بسیل کرین اور شاہد ہی کو دلیل مگر آپکے لئے مفید نہین ہے کہ تفسیر قرآن مجید نہین **قولہ** یعنی برہان رب علم ومعرفت وعصمت نبوت ست فقط یہ بھی دو وجہ سبب سے بے اصل ہے ایک خلاف عقل ہے دوسری برعکس نقل کیونکہ قرآن سے یہہ ہی ثابت ہے کہ ناگاہ برہان رب یوسف کو نظر آئی اور اونسے بچشم غور ملاحظہ فرمائی اور رویت کے لئے اینیت ضرور ہے بدون رنگ سیاہ وسرخ وغیرہ رویت بالکل معذور ہے حالانکہ معرفت الہی وعصمت نبوت لون ورنگ سے بری ہے بلکہ اوسکے لئے حواس خمسہ سے برتری ہے پس آپکی سخن تراشی صدق سے خالی ہے گویا مسیلمہ کذاب کی خوش مقالی ہے اگر برہان رب سے معرفت الہی وعصمت نبوت مراد ہے تو چشم محمد علی کو ہدول مسلمانی ناشاد ہے اگر مولوی صاحب کی چشم باطن مین بیرد ال نہین ہے تو کسو اسطے الفاظ قرآن پر خیال نہین فقرہ (ان رای) کے کیا معنی ہین کلمات قرآن آیا لایعنی ہین علاوہ اسکے تقریر یہ بھی مخالف تفسیر مفسرین ہے لہذا لایق اعتماد نہین ہے اگرچہ مفسرین نے تفسیر برہان رب مین اختلاف کیا ہے مگر آپکی غلطی پر اظہار رضا کیا ہے اہل تفاسیر نے برہان رب سے معرفت الہی وعصمت نبوت ہرگز مراد نہین لی اور خوش فہمی محمد علی کی کسی نے داد نہین دی دل کعبہ کن مسرور وشادمان ہے کہ مخالف اپنے کئے سے پشیمان ہے **قولہ** دیکھئے کہ درنحات ورجواز وعدم جواز تقدم معمول ادات شرط واقع شدہ الخ اگر آپکے نحویون مین سوائے نزاع لفظی بحث معانی نہین ہے تو مخالفت مین کوئی اونکا ثانی نہین نحویان محمدیہ نے بحث نہین کی ہے لاریب مخالفت خردہ بین کی ہے جبتک کہ نزاع معنی سے نشان نہین ہے بحث لفظی شایان نہین بلکہ مردود ارباب معقول ہے اور یکلخت فضول ہے **س** پلے معنی گیرد صورت بنا خ شہ

اصلا ارادۂ فاسد ہے کہ مباشرت وانجاح مرام زن عزیز نکرده وتائیدش بتصریحات کلام مجید
ہویداست **جواب** کیون جہوٹے بولتے ہو کسواسطے میزان زبان مین لحم الخنزیر تولتے
ہو مفسرین ذوی اعتبار کو یہود کہتے ہو شعلۂ نار کو دود کہتے ہو جملہ مفسرین سنی نے سطور کیا ہی
کہ یوسف نے ارادۂ فسق و فجور کیا ہے اگر تمنے پہر بہی آپ سوء نیت یوسف سے انکار کرینگے تو ہم
آپکے سامنے اسما مفسرین شمار کرینگے اب مولوی صاحب کی ابکار افکار مقابل ہوتی ہین اور
ہر ایک پیر بلیات شترم وعار نازل ہوتی ہین **قوله** لہذا بمقتضائے مقام ما را مناسبت کہ سطرے چند
درین باب تحریر داریم الخ جو کچھ آپکی تحریر ہے وہ عین تمویہ ہے برخلاف آیت قرآن سے
اور برعکس درایت مفسران تغیر و تبدیل آیت ہے بدبختۂ غایت غوایت سے اگر اسکا نام تفسیر
قرآنی ہے تو خوبیٔ تقدیر مسلمانی ہے **قوله** مفسرین قرآن تفسیر این آیت بہ نظر میفرمایند قطع
کیون مفسرین کو بدنام کرتے ہو کسواسطے ترکی مسلمانی تمام کرتے ہو کسی مفسر نے اسطرح تفسیر
آیت نہین فرمائی اور جرأت تبدیل و تغیر نہایت نہین پائی تفسیر شیعہ کا اعتبار نہین ہے
کہ اونکو سوائے تاویلات بعیدہ کار نہین جو کوئی تاویل بعیدہ سے مسرور ہو وہ معنی اصلی سے دور ہے
قوله کہ میل کرد زن عزیز بیوسف و میل کردے یوسف الخ یہ ترجمۂ قرآن نہین ہے اور
کلمۂ ایمان نہین لاکلام تاویل امامیہ ہے اور رکیک تر از ویل کرامیہ آیت مذکورہ کا وہی اصلی ترجمہ
ہے جو ترجمین سنی کا مسلم ہے چنانچہ ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان رأ برہان ربہ یعنی البتہ
عورت نے قصد کیا اوسکا اور اوس نے قصد کیا عورت کا اگر نہوتا یہ کہ دیکہی اوس نے
برہان رب اپنی کی فقط یہ ترجمہ عبد القادر ہے جو کہ سنیون کا معاون و ناصر ہے اگر مولوی
محمد علی ملت اہل سنت سے انکار کرینگے خاطر شیعہ باغ و بہار کرینگے یہ ہی ترجمہ پسندیدہ نبی
وولی ہے کہ مطابق روایت امر تضی علی ہے رد اعلی احادیث سنیہ کی درۃ التاج ہوئی ہے
تفسیر کبیر مین اندراج چنانچہ طمعت فیہ وطمع فیہا وکان طمعہ فیہا یعنی طمع کی زلیخا نے بیچ
یوسف کے اور طمع کی یوسف نے بیچ زلیخا کے اور تہی طمع یوسف کی بیچ زلیخا کے انتہی زلیخا سے طمع یوسف یہی کہ گرہ

ہوئی یہان تک عبید اللہ کی وہ گفتگو کہ انبیا چوری نہین کرتے مردود ہوئی اور تکذیب محمد علی بھی
سو اب گفتگوے آیندہ عبید اللہ مین گفتگو ہوتی ہے اور تکذیب تجویز محمد علی دو بدو **قولہ**
غرضکہ پیغمبرون سے قصداً کوئی گناہ نہین ہوتا فقط یہان تک مؤلف تحفۃ الہند کا یہ دعوی
تہا کہ پیغمبر تمام عمر گناہ نہین کرتے اور ابداً گر روے عصمت سیاہ نہین اب کہتا ہے کہ انبیا بقصد
عصیان کرتے ہین گویا نسیان کرتے ہین مگر یہ محض بے اصل ہے اور مردود عقل کیونکہ گندم
کہانا اور اطاعت خدا سے ہاتھ اوٹہانا کہ فعل آدم ہے اور مذموم عالم بالضرور از روے ارادہ ہے
اور آدم عصیان پر آمادہ ہی قتل طفل قبطی واوریا کہ حضرت موسی وداود نے کیا بلا ارادہ نہین ہے
اور کسیکا آئینہ خاطر نقش گناہ سے سادہ نہین بہر یوسف مرتکب فعل نامعقول ہوا اور ارادہ خاص
مالک مین آمادہ دخول بارادہ گہر بابی زلیخا پر چڑہ گیا اور فسق و فجور مین بڑہ گیا اوسکی جای
مخصوص پر آلہ تناسل رکہدیا وہین دیگ شہوت بالکل ڈہکدیا عنقریب تہا کہ دخول کرے اور اپنے
کو محذول کرے اس اثنا مین عالم غیب سے برہان رب مکشوف ہوئی اور اوسکو دیکہتے ہی شہوت
یوسف موقوف ہوئی فقط خود بخود یہ کام نہین ہو سکتا اور بے ارادہ اسکا سر انجام نہین ہو سکتا
محمد علی یوسف کی تنظیف کہتے ہین اور معنی آیت مین تحریف فضا خواری شیوہ کرتے ہین اور
اتباع پریشان گفتاری امامیہ **سوط الجبار** در قول او تعالی بعضے از ناد انان قصہ
منحۃ مات یہود بر زبان می آرند لہذا بمقتضا مقام ما را مناسب است کہ سطرے چند درین باب تحریر
در آریم قولہ تعالی (ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان را برہان ربہ) مفسرین قرآن تفسیر این
آیت بدین طور میفرمایند کہ میل کرد زن عزیز بیوسف ومیل کردی یوسف بسوے زن عزیز
اگر ندیدے برہان ربخود ومعنی برہان رب علم ومعرفت الہی وعصمت نبوت است بمجو کہ در کلام
درجواب وعدم جواب تعلیم معمول او آنہ شرط واقع شدہ محض بسوے ترکیب لفظی راجع است و
ثمرہ خلاف در معنی ہیچ نیست چہ من حیث المعنی جزاے شرط عدست چنانکہ شیخ رضی علیہ
الرحمہ در شرح کافیہ تصریح بر آن کردہ غرضکہ باتفاق مفسرین ازہمین آیت پیداست کہ یوسف

کہ اودہیا سیزدہم مین اسیقدر مذکور ہے کہ برہما نے سری کرشن کی عظمت شان کا امتحان
کرنے کے لئے بچھڑون اور لڑکون کو ایک جگہ سے اوٹہایا اور دوسری جگہ بٹہایا چنانچہ

सायं भोजनमजनि स्तदंतरगतो मायार्भकस्येशितु द्रष्टुं
मंजु महित्वमन्यदपि तद्वत्सानितो वत्सपान्नी
त्वान्यत्रकुरूद्वहांतरदधात्खेऽवस्थितो यः पुरा दृ
ष्ट्वाऽघासुरमोक्षणं प्रभवतः परम विस्मयम् ९

بہاگوت مین یہہ ہی عبارت ہے اور امتحان کرشن پر اشارت ہے دل چاہے جس سے ایک ایک
کلمہ پڑہ لیوے اور دل چاہے جس سے ترجمہ کروا لیوے جب مولوی صاحب دزدی یوسف کا جواب
نہ دے سکے تو بقول شخصے دیوانہ را ہوے بس ست حیلہ ڈہونڈنے لگے **قولہ** اودہیا نہم بہاگوت
ملاحظہ کرو جب کرشن بڑے ہوئے تو ایکدن دودہ ماکہن کی چوری کو گئے الخ یہان بہی
وہ ہی آش در کاسہ ہے اور خیانت مولوی صاحب بلاشبہہ ہے یہہ عبارت بہاگوت نہین ہے اور
چکیدۂ قلم معرفت نہین کسی گنوار کی ساختہ ہے یا محمد علی تحصیلدار کی پرداختہ بہر دو صورت
لائق اعتماد نہین ہے اور مطابق اعتقاد نہین ہم قسمیہ کہتے ہین کہ اگر آپ اس عبارت کا ایک فقرہ
بہی بہاگوت مین دکہلا دینگے تو آپکے سارے عذر قبول کئے جائینگے جسوقت اہل حق آپکی مصنوعی
عبارتون پر نگاہ کرتے ہین بے ساختہ قاہ قاہ کرتے ہین اور جسوقت بہاگوت مین اونکی جستجو
فرماتے ہین فی الفور تمکو لو لو بناتے ہین مہربان من آپکو فہم و فراست نہین ہے للوجی کی واہیات
بہاگوت نہین بہاگوت و پریم ساگر مین تفاوت آسمان و زمین کا ہے اور فرق میان و قرآن
ہے ؎ کب برابر ہین صادق و کذاب ۔ فرق ہے درمیان دو دو حساب ۔ یہان آپنے
جسقدر چوپائی بحوالۂ بہاگوت رقم فرمائی ہین وہ بالکل للوجی نے بنائی ہین بہاگوت مین
اونکی اصل نہین ہے اور آپکو نیک و بد کی عقل نہین ہے دزدی یوسف مشروح ہوئی اور
عصمت نبوت مقدوح جبکہ محمد صاحب کی چوری و سینہ زوری بیان ہوگی مسلمانی سر در گریبان

مولف ہدیۃ الاعلام نے جو دزدی یوسف سے انکار کیا ہے وہ اوسکی ہرزہ درائی ہے
یا قرآن و تفسیر سے بے پروائی کیونکہ اوسکی مستند تفسیر حسینی سے ہے پایا کہ یوسف کو بہائیون
نے خیانت گر کہا اور یوسف نے بہائیون کو اپنے سے بڑھکر کہا بس معلوم ہوا کہ دونون
خیانت گر ہین دزد و دزد تر ہین اصل عبارت حسینی یہ ہے (انتم شما شر مکانا بد ترا ید از جہت
منزلت دزدی کہ پسر را از پدر دزدیدہ ہو یا کردید انتہی جس شخص نے کہ اس جہت سے برادران
یوسف کی طرف نسبت سرقت کی اوس نے بالضرور راہ تہمت لی کہ بنی اسرائیل نے یوسف
کو چرایا کہان تہا بلکہ یعقوب کی اجازت سے اوسکو کہلایا بیا بان تہا مولف اعجاز محمدی نے
تنزیہ یوسف سے گزشتہ حمول لیا اور ہمارا اعتراض قبول کیا کان نہ ہلایا اور دنان نہ بنایا
اب مولوی محمد علی تہری برہما و تہری کرشن پر بہتان کرتے ہین اور مخالفت وید و پران
سوط الجبار ورادہیا سہ سکند دہم بہاگوت مرقوم ست بکذا بلفظہ تس سمی
برہما آدسب پوتا اپنے اپنے بواون ہین بیٹہے گوال منڈلی کا سکہہ دیکہہ رہے تہے کہ
تن ہین سے آسے برہما بیب بڈے چرالیگیا الخ ورادہیا نہم بہاگوت ملاحظہ کند جب کرشن
بڑے ہہئے تو ایکدن دودہ ماکہن کی چوری کو گئے **چوپائی** سونے گہر مین ہونڈ
ملے ہو جو پائے وسکو دکہا چنہین کہرین سوتے پادین ٭ تن کی دہری ڈہکی دہینڈ ہی اوٹہا
لادین و الخ **جواب** ایراد کلمہ بکذا بلفظہ بجا نہین ہے اور بہاگوت میں اس معمون کا
پتا نہین کہ برہما نے چوری کی یا دادینہ زوری دی یہ خرابی مسلمانی ہے اور سامان
بے ایمانی لابد آپ ملعون ہوئے اور خرد و کلان کے نزدیک ملعون ہرزہ گوئی سے کام مین نکلا
دریا جہالت کا ڈوبا نہین اوچہلتا ہے ہرزہ گو کو حاصل قسمت یہی تردامنی ہے ہرزہ
گوئی سے ہمیشہ رعد تر دامن رہا ٭ جو کچہہ آپنے بحوالہ بہاگوت لکہا ہے وہ نہ بہاگوت ہے
نہ ترجمہ بہاگوت فی الحقیقت ہے بلکہ جہوٹی کہانی ہے موافق عادت مسلمانی ہے اگرچہ بہاگوت
کتاب ملہمہ نہین ہے لیکن برہما کی نسبت وہان چوری کی معنی کا کوئی کلمہ نہین ڈہونڈ سکتے

اوسکو نظر نہ لیا سامنے اوس کے اوس بت کو دیکھا یہہ یوسف کی مان نے کہا جلد جا لے
بت کو آگے سے اوسکے اوٹھا تو اوٹھا کا ہی ہرگز نہو تیرا نام کیا یہہ یوسف نے پوا یہہ کام ہوئی
جب فراغت عبادت سے تب کیا اوسکی نانی نے بت کو طلب لگی ڈھونڈہنے اپنے معبود کو
ولیکن پہنچی وہ مقصود کو دیا اسکے بہائی نے اوستاد کو کہیں اوسکا پایا نہ ہرگز پتا
تفسیر بحر مواج مین آیا ہے کہ یوسف نے خانۂ خالہ سے بکری کا بچہ چورایا ایک روایت مین ہے
کہ یوسف نے اپنی نانی کے گھر سے مرغی چرایا اور اپنی مان کے حوالہ فرمایا اسیطرح دوسرے مفسرین
تفسیر کرتے ہین سرقہ یوسف تشہیر کرتے ہین جو کوئی عصمت یوسف پر افتخار کریگا وہ تکذیب
مفسرین چار ناچار کریگا اگر مولوی محمد علی اپنے دین کا پاس کرینگے تو ابطال تفاسیر سے
ہراس کرینگے **قولہ** تہا نہایت شریر اند فقط فکر مولوی جی صاحب نہین ہے اور انکو تمیز حاضر و
غائب نہین طفل دبستان پر بہی ظاہر ہے کہ اند ضمیر غائب ہے تہا ضمیر حاضر ہے ان دونون مین
میل نہین ہے اور عبارت نیچی میل نہین اگر مولوی جی کو عقل و شعور ہوتا تو بجائے شریر اند شریر
اید مذکور ہوتا اسے کہ بہ کن بحث لفظی متروک کر اور راہ معنی مسلوک **ع** اتحاد یار با یاران خوش
است پای پیچی گیر و صورت سرکش است میانجی یہان بہی بعد لفظ شریر کلمہ تر ملحوظ کیجیے
اور مخالفت ماقبل و مابعد دور کیجیے وگرنہ لوگ آپکو دیوانہ کہینگے اور چراغ جنون کا پروانہ آپکو
پیش و پس کی خبر نہین ہے اور ماقبل و مابعد پر جناب کی نظر نہین اگر اپنے گہر سے آپ چیر والے
ہوتے تو کسواسطے باربار تیر ملامت سے فگار ہوتے شاید کہ یہان بجائے لفظ تر کلمہ نہایت ہے پس
غایت غوایت ہے بہرصورت اس سے یہہ ہی ثابت ہے کہ یوسف شریر ہے اور شرارت برادران
کثیر ہے امام غزالی نے بہی تفسیر (قال انتم شر مکانا) مین یہہ ہی تحقیق کی ہے کہ یوسف نے
بہائیون کی تصدیق کی ہے چنانچہ (قال انتم شر مکانا) **ابیات** کہا چوری کرنے مین
تم سب ہو بد بسبب تمہارے دلون مین حسد چرایا تہا یوسف نے گہر مین صنم نہین
تم بہی چوری مین یوسف سے کم تمہاری ہوئے کار ظاہر تمام نہ نسبت ہے پوشیدہ یوسف کا کام

ترجمہ مرقومہ شرجمین یہہ ہے اور سلسلہ اہل دین یہہ کہ کہا اونہون ذی اگر چرایا اوسے یہہ پس چوری کی تہی
تہا ایک بہائی اوسکے نے پہلے اسکے پس چہپایا اوسکو یوسف نے درمیان دل اپنے کے اور نہ
ظاہر کیا اوسکو واسطے اونکو کہا کہ تم بدتر ہو جگہہ مین فقط مولوی جی نے ازراہ خیانت ترجمہ
فقط کم کیا اور بیجا آن کلمہ عجب نیست منم کیا تحریف قرآن کرتے ہو اور خلاف مختار ان یہہ ترجمہ
لفظ سکا ماور کیا اور اپنے تئین خیانت لپسند مشہور کیا **ف** راستی پیشہ خود کن کہ خیانت
کردن بدرد ویوا جہان را بسے میساند **قولہ** تہا شریر تر اید فقط لفظ تر سے ظاہر ہے
کہ یوسف نے ان آیات مین اور ہماری بات مین تطبیق دی اور اپنے بہائیون کی تصدیق کی
کیونکہ جس وقت بنی اسرائیل نے کہا کہ ابن یامین و یوسف بائی شر ہین اور یوسف نے اوسکے جواب
مین کہا کہ آپ شریر ہین تو اس سے یہہ ہی ظاہر ہوا کہ یوسف نے اپنی شرارت پر اقرار کیا اور
بہائیون کو اپنا سردار کیا یعنی اونکی بات صحیح کی اور اپنی ذات پر اونکو ترجیح دی اگر یوسف
کو قول برادران سے انکار ہوتا تو اسطرح پر گرم گفتار ہوتا کہ تم صادق نہین اور ابن یامین
سارق نہین جبکہ بہائیون نے یوسف کو خیانت گر کہا اور یوسف نے اونکو شریر تر کہا تو یہہ امر
ثابت ہوا کہ سرقت یوسف صغیرہ ہے اور سرقت بنی اسرائیل کبیرہ **قولہ** یعنی یوسف اصلیت
آن تہمت سرقہ را الخ یوسف نے چوری کی یا نہین بر تقدیر اول کسواسطے کلام بنی اسرائیل کا
نام تہمت دہرتے ہو اور کیونکر واسطے تکذیب برادران یوسف کی تہمت کرتی ہو بر تقدیر دوم
کسواسطے مفسرین ثبوت دزدی یوسف مین روایا نقل کرتے ہین اور کیونکر اپنے پیغمبر پر خلاف
آیات دخل کرتی ہین چنانچہ تفسیر امام غزالی سے ہے جسکی نسبت عالی ہے قالوا ان یسرق فقد سرق
اخ لہ من قبل **ابیات** کہا بہائیون نے کہ اسنے جو اب چرایا نہین کچھہ ہے اسکا عجب
کہ بہائی نے اسکے جو گم ہو گیا کچھہ اسباب پہلے چرایا ہی تہا کہا انکو یوسف نے اوسکا بیان
چرایا تہا کیا تم کہو سب عیان کہا ایک سونے کا بت تہا تمام وہ خالہ کے پاس اوسکی رہتا
مدام کہا بعض نے اوسکی نانی کا تہا عبادت وہ کرتی تہی اوسکی سدا کم آتا تہا آنکہون سے

خشمگین شود این تا ماند بهانه بهر حق ۵ تا رود انصاف ما را در حق ۵ از ترازو کم کنی من کم
کنم ۵ تا تو با من شوخی من روشم ۵ همچنین تاج سلیمان میل کرد ۵ روز روشن را بر او چون لیل کرد
۵ گفت تاجا کژ مشو بر فرق من ۵ آفتابا کم شو از شرق من ۵ راست میکرد او بدست آن تاج را
باز کج می شد بر او تاج ای فتا ۵ هشت بارش راست کرد و گشت کژ ۵ گفت تاجا چیست آخر
کژ مغژ ۵ گفت اگر صد ره کنی تو راست من ۵ کژ شوم چون کژ شوی ای موتمن ۵ پس سلیمان
اندرون را راست کرد ۵ دل بر آن شهوت که بودش کرد سرد ۵ بعد از آن تاجش همان دم
راست شد ۵ آنچنانکه تاج را میخواست شد ۵ حاصل بیت یہ ہے کہ جب سلیمان نبی بادرجہ عالیہ
باوہ غوایت کہائی تو باد و تاج نے اوسکو راہ ہدایہ کہائی خدا کی قدرت ہے کہ جو نبی اسرائیل
کا سلطان ہے اور جسکا نام نامی سلیمان ہے اوسکا ہادی شئے بیجان جسکی شمار اربعہ عناصر کی
درمیان ہے یہانتک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا کسی پر ظلم نہیں کرتے دروغ ہوا اور جواب
اوس کا محمد علی بخیر و خوبی اقوال آیندہ عبید اللہ ایراد کرتا ہون اور آیت دزدی یوسف
یاد **قوله** ایک لقمہ کی چوری بہی اون سے درست نہیں ہے فقط یعنی عبید اللہ تو مسلم کہتا ہے
کہ انبیا ایک لقمہ نہیں چوراتے اور مال حرام نہیں کہاتے مگر یہ صحیح نہیں ہے اور طایفہ دزدان پر
انبیا کو ترجیح نہیں چنانچہ قرآن کے درمیان ہے اور برادران یوسف کا بیان کہ یوسف
چور ہے اور دیدہ نبوت کو اب تک محمد علی چون چرا کرتے ہین اور مصنف قرآن پر افترا
سوط الجبار تمام آیت اینست کہ (قالوا ان یسرق فقد سرق اخ له من قبل
فاسرها یوسف فی نفسه ولم یبدها لهم قال انتم شر مکانا) یعنی برادران یوسف گفتند کہ اگر این
یامین دزدید عجب نیست کہ دزدی کردہ است برادریکہ بود او را پیشتر پس پنہان کرد این قصہ
را یوسف در دل خود و نہ ظاہر کرد برایشان و گفت شما شریرتراید یعنی یوسف اصلیت آن
تہمت سرقہ را اگر برایشان وا میکرد پردہ از روے کار برمے افتاد لہذا بہمین قول
اکتفا کرد کہ شما نہایت شریراند **جواب** ترجمہ آیت سراسر خطا ہے مصنف قرآن پر افترا

کیا استغراق مشغول حسن وخوبی اسپان رہا کہ وقت یاد الہی رایگان کیا بس سپاہی کس منہہ سے کہتے ہین کہ سلیمان نے حسن وخوبی اسپان پر نگاہ نہین کی اور سوا یاد اللہ کسی چیز کی چاہ نہین **قولہ** پس محل اعتراض نیست غلط بیشک فعل سلیمان محل اعتراض ہو اور آپکی ہر ایک بات سے خاطر عدل ناراض ہو کہ آپ ظلم وجہل کی تعریف کرتے ہین کینہ کا نام شریعت دہرتے ہین یہ عجب ہے لایق ہو کہ علما کی نیت اور سے اور ہے رجیع بمعنا وجود ہے ۵ این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینیم ✽ ہمہ آفاق پر از فتنہ وشر مے بینیم ✽ **قولہ** بلکہ محل ستائش ست الخ اگر اسیکا نام ستائش ہو تو مولوی جی کو فہمایش ہو کہ جن اشیا سے اونکو رغبت ہے اور جن اشخاص سے محبت سب کو فی النار کرین اور جو الخجوا بدار تاکہ سزا سے ستائش ہووین اور جا آزمایش **قولہ** اگر اعتراض محض کشتن جاندارست بیجا غلط سلیمان اس سبب سے مورد کلام ہے اور خاص وعام کے نزدیک بدنام کہ اوسنے بے سبب بدون حکم رب جانداروں پر ستم کیا اور سلسلۂ عدل برہم اسطرح کا کشت وخون اور فعل زشت مذہبون مخالف دین انبیا ہے اور برعکس رضا کبریا اگر کہین لکھا ہو تو ثبوت دیجئے ورنہ سوط ابطال پر سوت دیجئے **قولہ** چہ در مذہب ما تعرض کشتن اسپان در جنگ طاعت وعبادت غلط است فقط بلکہ مین گھوڑون کا مارنا ہرگز عبادت نہین ہے بیجا اسپ عدا یا دلفظ اسپان سوے عبادت نہین مخالف عجب ہے اور یہ اوسکی بے ادبی ہے اگر بلکہ مین کشتن اسپ طاعت ہے تو بہی مسلمان کے واسطے شناعت ہے کہ فعل سلیمان موافق مذہب مسلمان روا نہین ہے اور ظلم وجہل کے سوا نہین اسکا تو کیا ذکر ہے کہ طاعت ہو اور قابل شناعت جو کہ میان محمد علی پیر مخدوم مولوی روم ہے اوسکی مثنوی کے دفتر چہارم مین مرقوم ہے کہ سلیمان نے شہوت پرستی اختیار کی اور کبھی آنکا مگر مسلمان شہوت رانی وکجروی سلیمان سے انکار کرینگے ہم اونکے سامنے یہ اشعار پڑہینگے **ابیات** باد بر تخت سلیمان رفت کژ ✽ پس سلیمان گفت بادا کژ مغژ ✽ باد ہم گفت اے سلیمان کژ مرو ✽ ور روی کژ از کژم

الغ حاصل بیت یہہ ہی ہے کہ یاد دوست سے روگردان کرنیوالا طاغوت ہے اور مثل جن اور بہوت عاقل
کو قرب دوست سے باز رکہتا ہے اور منصور کو ذکر ہمہ اوست سے مگر یہہ تو فرمایئے کہ دوست سے مراد مثل
گل اندام کے یا زن دلارام کیونکہ صوفیہ محمدیہ رنڈی یا لونڈے کے عشق مین بیتاب ہوتے ہین اور
مثل ماہئی بیآب اون ہی کے ذکر مین اشعار کہتے ہین اور مانند بلبل زار غزل سرا گلزار رہتے
ہین بہرکیف اس بات سے یہہ ہی لازم آتا ہے کہ یاد دوست سے باز دارندہ کو شیطان جاننا چاہیئے
اور دشمن دین وایمان ماننا چاہیئے مگر قتل شیطان برا ہے اور خلاف مرضی خدا کیونکہ خدای
محمدیہ نے ابلیس کو زندگی ابدی دی اور مسلمانون کی جناب مین بدی کی علاوہ اسکے اگر گہوڑون
کو شیطان جانوگے قرآن کو بے بنیان مانوگے کہ مصنف قرآن نے نسل سلیمان منظم ٹہرائی
ہے حتی کہ اوسکی قسم کہائی ہے پس سلیمان نے کیونکر گہوڑون کو شیطان ٹہرایا اور کسواسطے
نقارۂ مخالفت قرآن بجایا قطع نظر ازین قتل شیطان ناروا ہے مخالف رضا خدا ہے اگر خدای
اسلام قتل شیطان پسند کرتا تو کسواسطے اوسکی عمر اسقدر چیند کرتا **قوله** ہرگاہ در دل حضرت
سلیمان خطور کرد الخ بلاشبہہ خطرۂ سلیمان خطا ہے کیونکہ دین اسلام مین خیر و شر جناب الہی سے
عطا ہے فاعل نیکی و بدی آفریدگار ہے اوسکی دست قدرت پر خیر و شر کا مدار ہے پس سلیمان نے
کیونکر دین اہل سنت سے انکار کیا اور کیونکر محبت اسپان کو فاعل فوت نماز قرار دیا شاید کہ
وہ اہل مذہب امامیہ ہوا ایک سنی شیعہ ہوا اگرچہ سلیمان نے سنیون کے برخلاف کیا اور درستی دین
شیعہ پر اعتراف مگر گہوڑون کا کیا تقصیر ہے طویلہ کی بلا بندر کے سر ہے اگر سلیمان عدل کرتا
اپنے تئین قتل کرتا کسواسطے کہ اپنا ہی قصور تہا گہوڑون کا کیا قصور تہا اگر دل سلیمان
حسن وخوبی اسپان پر مائل نہوتا وقت نماز زائل نہوتا سلیمان نے بڑا ظلم کیا کہ بیگناہون
کو عوض جرم دیا **قوله** و بمقابلۂ یاد الہی التفاتے بر حسن وخوبی دگران بہائی اسپان
نکرد فقط یہہ سر بسر غلط ہے اور مخالف قرآن سراسر خبط ہے کیونکہ آیت قرآن و حدیث اعالمان
سے یہہ ہی ثابت ہے کہ سلیمان نے حسن وخوبی اسپان پر التفات کیا اور اپنا تضییع اوقات

سرکار سے آپکا جلد جسل دور ہوگا سزای دروغ حلفی پاوگے سات برس تک کم نجاؤ گے اگر
حکام بالادست حادار ہوتے تو آپسے ورو نکو کبہو تحصیلدار ہوتے اب کذبات مولوی محمد کی
تشریح کیجاتی ہے اور انکو دروغگویان دنیا پر ترجیح دیجاتی ہے **قوله** مطابق تفسیر بعضی از مفسران
مراد کشتن اسپان باشد فقط عنقریب آپ ہی کی زبان سے ثابت ہوچکا کہ مفسرین میں سے
صرف فخرالدین رازی معنی آیت میں تبدیل و تغیر کرتا ہے اور برخلاف جماعۂ اہل تفاسیر تحریر
کرتا ہے پس ایک فخرالدین کے مقابلہ میں تمام مفسرین کو لفظ بعض کے ساتھ تعبیر کرنا مکر و فریب
ہے تابع ابلیس سے سیکھے کہانتک نیابت مسلمہ کذاب کروگے اور مخالفت سنت و کتاب و [illegible]
ذلیل و خوار ہوتا ہے صبح کاذب کا کیا اعتبار ہوتا ہے ؎ نہووے کذب کا کوئی خریدار ✽ گلِ کاغذ
نہووے زیب دستار ✽ **قوله** ہم اعتراضے وارد نشود فقط اگر قتل اسپان بد نہیں ہے ور سزاوار
نہیں تو کسواسطے فخرالدین رازی اوس سے بیزار ہوا اور تاویل آیت پر تیار جس شخص کو عقل
وشعور ہوگا فعل سلیمان پر اعتراض بالضرور ہوگا چونکہ آپکو چندان عقل وادراک نہیں ہی سلیمان
کے جناب میں سفاک نہیں **قوله** چہ نزد کاملین و عارفین آنچہ از یاد الہی میگرداند مانع
یاد الہی زن و فرزند ہیں اور تعلقات چند چنانچہ قول سعدی ہے ؎ شب چو عقد
نماز بر بندم ✽ چہ خورد بامداد فرزندم ✽ آج تک ہمنے نہیں سنا کہ کوئی عارف و کامل محمدیہ
در پی استیصال آل و عیال ہوا اور نعوذ از تلاش مال و منال بلکہ ہر ایک نبی و ولی تا وقت
مرگ طالب زن و فرزند رہا اور محو آسائش جان و تن اگر قول محمد علی راست ہوتا تو یعقوب
جدائی یوسف میں کسواسطے روتا بلکہ یوسف سے جدا رہتا اور روز و شب محو یاد خدا کہ یوسف
اوسکے لئے مانع یاد الہی تہا اور باعث تعلقات خواہی نخواہی محمد صاحب کا بہی یہہ ہی حال تہا
جمال عائشہ مانع یاد خدای ذوالجلال تہا اگر حضرت حرکت سلیمان پر عامل ہوتے تو لابد عائشہ
کے قاتل ہوتے کہ یاد الہی سے باز رکہتی تہی اور مشغول ناز و نیاز ؎ لے خامہ ختم کر تو
اب یہ داستان ✽ قصہ ہے طول اسکی کہانی دراز ہے ✽ **قوله** آنچہ میگرداند از یاد دوست

خیانت الغرض یہ بلند فکر فخرالدین رازی ہے تو بھی آپکے لئے کیا جا سرفرازی ہے کہ
اوسکی بزرگی شہرۂ آفاق ہے اور جمیع مفسرین کی نگاہ مین لایق طلاق ہے اگر یہ راستی سا کہ
فخرالدین بااتفاق زاہد ورند ہوتا اور کوئی محدث و مفسر شاہد ہوتا تو بھی وہ سنا کی التفات
نہین تھی اور سوا لغویات نہین کہ وہ آپکے مخدوم ملاے روم کے نزدیک ملعون ہے اور
اوسکی گردن پر عرفان کا خون ہے جسوقت مثنوی شریف کا اول دفتر دیکھو گے اپنے تئین
عرق ندامت سے تر دیکھو گے **قولہ** و قدوۃ العارفین شیخ محی الدین ابن عربی الخ اگر محی الدین
ابن عربی نے اپنی کسی کتاب مین تبدیل معنی قرآن کی اور تاویل ظلم و جہل سلیمان ترجمہ اوس
باب و کتاب ضرور ہے ورنہ مولوی صاحب کی امانت و دیانت مین فتور ہے سوا اسکے محی الدین
ابن عربی وغیرہ مفسرین نہین ہین اور واقف رموز دین نہین ہیں اونکی تاویل کا کیا اعتبار ہے
بوزنہ سے کار نجار دشوار ہے آپنے اونکو کیونکر مفسرین مین شامل فرمایا اور کسواسطے کرمک
شب تاب کو ماہ کامل ٹہیرایا آپکو چندان عقل و شعور نہین ہے اور تمیز روز روشن و شب دیجور نہین
اب مولوی صاحب تاویل فخرالدین سے عدول کرتے ہین اور ظلم و جہل سلیمان قبول **سوط الجبار**
بر تقدیریکہ مطابق تفسیر بعضے از مفسران مراد کشتن اسپان باشد ہم اعتراضی وارد نمیشود چہ
نزد کاملین و عارفین انچہ از یاد الٰہی میگرداند در استیصال آن میکوشند **ش** انچہ میگرداند
از یاد دوست • بالیقین پندار کہ طاغوت اوست • ہرگاہ در دل سلیمان خطور کرد کہ محبت
این اسپان مرا از یاد الٰہی میگرداند اسپان را بکشت و بمقابلہ یاد الٰہی التفاتے بر حسن
و خوبی و گران بہائی اسپان نکرد و ندیش محل اعتراض نیست بلکہ محل کمال ستائش ست
اگر اعتراض محض بسبب کشتن جانداران ست بیجا ست چہ در مذہب معترض کشتن اسپان
در جنگ طاعت و عبادت عظمی ست **جواب** اول آپنے اظہار کیا کہ سلیمان نے گھوڑون
سے پیار کیا اب اوسکی بخلاف اظہار کرتے ہو اور اپنی دروغ حلفی پر آپ اقرار کہ سلیمان
نے گھوڑون کا خون کیا اور روز مین گلگون اگر گورنمنٹ ہند کو عدل منظور ہوگا تو کا ...

دوست سمجھا نہ بیت جدائی یاد کے پس الفاظ عن ذکر ربی اس تاویل کو مانع ہین اور انوالس
مولوی صاحب اضافہ الخ **قوله** چون در رشد نداز نظر فرمود الخ اس فقرہ کا ترجمہ نفحات کا نسخہ خود نکر
ہوا تحصیلدار فلان قاضی جونپور ہوا اگرچہ اوسکے لئے موت کا مقام ہے مگر حیا و شرم سے کیا
کام ہے **قوله** بہ کسے کہ قضائے سید جان لسپردہ تعجب آنکہ بقاضی قضا رسید و نمرد
وہ درآیت ولکن شمش ذکر سیف اصلا نیست الخ اگر انصاف مزاج مبارک مین ہو تو اسکا جواب تفسیر
مدارک مین ہے اگر وہ نظر جناب مین نہ آئیگا تو بندہ آپکو کتاب مین دکھلائیگا قطع نظر ازین
جیسے آیت مین شمس و سیف مذکور نہین ہے ویسے ہی اعوان جہاد کا کم وکیف مسطور نہین ہے
پس تاویل میاں جی کیونکر صحیح ہو اور کس لئے اوسکے لئے ترجیح ہے **قوله** ہمین طور تفسیر کردہ
است آیت را امام متکلمین فخرالدین رازی مقتداء امام متکلمین یعنی علم کلام کا سر گروہ نہ معروف حق
امام ہے حالانکہ علم کلام محققین محمدیہ کے نزدیک نہایت مذموم ہے چنانچہ نفحات جامی مین قوم ہے
کہ شیخ شہاب الدین سہروردی گفتہ کہ در جوانی بعلم کلام مشغول بودم و چند کتاب در آن یاد گرفتم و عم من
مرا ازان منع میکرد روزے عم من بزیارت شیخ عبدالقادر درآمد و من با وے بودم مرا گفت
حاضر باش کہ بحضور مردے درآئیم کہ دل وی از خدا تعالی خبر میدہد و منتظر باش برکات دیدار روئے
چون بنشستیم عم من گفت یا سیدی برادر زادہ من بعلم کلام مشغول ست ہر چند ویرا میگویم ازان باز
نمے ایستد شیخ گفت کہ کدام کتاب حفظ کردہ گفتم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک خود را
بسینہ من فرود آورد واللہ کہ یک لفظ ازان کتاب حفظ من نماند و ہمہ مسائل آنہا بر خاطر
من فراموش گشت انتہی کتب محمدیہ مین علم کلام کی جسقدر برائیان دستیاب ہونگی عنقریب
رسالہ ہذا مین بیان بالاستیعاب ہونگے چونکہ محققین اسلام متکلم سے راضی نہین ہین لہذا
فخرالدین رازی وغیرہ ناجی نہین ہین جسکی نجات جا کلام ہے اوسکی تحقیقات بے اصل ہے علاوہ
ازین اگر امام فخرالدین رازی نے تاویل کی تھی اور یہی صورت تبدیل تو کسواسطے آپنے عزم
فریب ہی کیا اور نقل عبارت اوسکی سے پہلو تہی بلا شبہ یہ آپکی خرابی دیانت ہے بلکہ عین

اس فقرہ کی نسبت جو کچہ بالیاقت منقول فرمایا ہے یادداشت اسلام مین آیا ہے اوسکا جواب
مستعمل پایا یہان اوسکی تکرار منظور نہین ہے یادداشت اسلام یاد نہین ہے **قولہ** آپنا
دین پر چلنا بہار مرقوم ست الخ راجا دشرتہہ نے رامچندر کو بن جانے کے لئے زبانہ نہین کہا
بلکہ کیکئی کو ماتا سے ن کہا پس آپکا الزام ٹہیک نہین ہے اور مطابق روایت بن پرابرت راماین
بالمیک ہین جہوٹ کا نام الزام نہ دہریئے خواہ مخواہ موت حرام نہ مریئے کذا بکا سیاہ نہیر ہوتا
پیشانی کا نہین ؎ دروغ و کذب سے انسان کامیاب نہو ؛ گل چراغ سے پیدا کبہی
گلاب نہو ؛ یہان تک بیان واقع ابراہیم ہے جس سے خاطر مخالفین دونیم ہے ہرچند طول
کلام ہے مگر مقبول انام ہے اگر مخالفین اسپر عیب کرینگے مخالفت علما منجر لاریب کرینگے ؎
دگر بطول مقالم مکن مخالف عیب ؛ نفس درازی غواص راہنر گیرند ؛ ظلم موسی اوپر مذکور
ہے سوختن خانہ نمل و قتل قبطی ظاہر ہے اس فصل زبون یعنی کشت و خون مین حضر تمام انبیا سے
ممتاز ہے جسکی عرفان و ایقان پر مسلمانون کو ناز ہے اس خضر کے ہاتہ سے ایک مسلمان
کا نونہال نذر تیر ہوا اپنا سر و عمر خضر سے بیرہا ؎ جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پہولتا پہلتا نہین ؛
سبز ہوکی کہیت ہی دیکہا کہین شمشیر کا ؛ طائفہ انبیا مین ایک داؤد ہے جسکا ظلم مشہور
اہل اسلام مین ہے بالااول مرقوم ہوا دفی و اعلی کو معلوم ہے تکرار مضمون خوشنما نہین ہے اور
پسندیدہ فصحا نہین لہذا ہم مکرر ذکر نہین کرتے اور حنا بستہ کو بلند ہنے کی فکر نہین ؎ بستن
مضمون رنگین باردیگر خوب ست ؛ رنگ ندہد اسکے نبدد حنا بستہ بار ؛ اس داؤد کا سلیمان
نامی ایک پوت ہے جو کہ ظلم ستم کا فوت ہے چنانچہ حدیث و قرآن مین آیا ہے اور مفسرین کی زبان
مین سنا ہے کہ ایک دن چالیس سب پایا بیکر خدمت سلیمان مین حاضر ہوا اور سلیمان اونکی
لطافت و خوبی پر ناظر اسی شغل مین سہ پہر سے شام ہوئی اور ترک نماز عصر کا ناکام ہوئی
سلیمان نے اس بات سے گہوڑون پر غضب کیا اور سپاہ اونکو ہلاک کیا یعنی شمشیر ستم میان سے نکالی اور
بیگناہون کی جان ابدان سے نکالی بیچارون کی ساق و گردن قطع کرنی شروع کی

معلوم ہوا کہ اونہون نے بہی قبول کیا کہ ابراہیم نے عدالت سے عدول کیا اگر وے ظلم ابراہیم
سے احتراز کرتے تو لاجرم گفتگو سے دراز کرتے چونکہ اونہون نے دم بند کیا اس سے ظاہر ہوا کہ
ہمارا اعتراض پسند کیا اب آپکو اختیار ہے خواہ یہہ جانین کہ ابراہیم نے بحکم خدا رسوائی ہاجرہ
کرائی خواہ یہہ مانین کہ برضا جوئی سارہ جا بہانی بیچارہ کتوائی اگر میانجی کو بجز سخن فہمی مین
عبور ہوتا اور نکتہ سنجی کا شعور تو ہم گوناگون نکات ترقیم کرتے اور اس کتاب کا نام نامۂ ابراہیم
دہرتے **س** آنکس ست اہل بشارت کہ اشارت داند ٭ نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست
٭ اب مولوی صاحب کو حوصلہ تمام ہے پیدا ز گنجینۂ تالیف تمام ہے **سوط الجبار** ابراہیم ہاجرہ را
دنہار بپاس خاطر سارہ بہ بیابان نگذاشتہ آری بحکم الہی آنچنان کردہ نہ آنچنانکہ شری رامچندر
محض از راہ جہالت با وجود ثبوت عصمت سیتا اورا در بیابان پرخطر انداخت چنانکہ در [illegible]
بیہ مہابہارت نوشتہ نہ آنچنانکہ در بن پرب مہابہارت مرقوم ست کہ راجہ دشرتھ بپاس خاطر کیکئی
رامچندر را بصحرا نوردی تعزیت داد **جواب** بلا تامل ابراہیم نے بپاس خاطر سارہ اپنے عزیزہ خویش
کو بیابان مین ڈالا اور یوسف اندھے کو چاہ فقدان مین ڈالا خدائے تعالی ہرگز کسی پر ستم نکریگا
بیگناہ کے سینہ پر اصلا سنگ الم نہ دہریگا اگر خدا ایسا کرتا تو دعوی عدالت کیا کرتا ظلم سارہ
خدا پر ڈالتے ہو سائیں جیو ہمارے ڈالتے ہو یہہ آپکی نا انصافی ہے عدالت کی منافی ہے **قولہ**
نہ آنچنانکہ شری رامچندر الخ اشومیدہ پرب مہابہارت مین اصلا ذکر رام نہین ہے بلکہ سیتا وغیرہ کا
نام نہین ہے یہہ آپکا اشومیدہ پرب اتمام سے [illegible] کی تمام ہے جب تک مہابہارت کے اشومیدہ پرب
مین یہہ بات نہ دکہلاؤگے مکافات دروغگوئی سے نجات نہ پاؤگے جہوٹ بولنا بہت برا ہے جہوٹے
پر لعنت خدا ہے دروغگو کے لئے دنیا و آخرت مین عذاب ہوگا محمد علی و مترجم کا ایک حساب
ہوگا اگر یہہ جہوٹ مترجم نے بولا تو آپنے اوسکے فضلہ سے روزہ کہولا اسواسطے دونون کو
برابر گوشمال ہوگا مترجم و مولوی جی کا ایک عمل ہوگا اس جہوٹ پر نہ پہولئے گہوارۂ مسیلمہ
مین نہ جہولئے **س** دروغ بر نہ ہونا زان عبث خراب نہو [illegible] نقش سر آنجہ

مغلوب غضب نا کارہ کرتی تہی اور ابراہیم کو اشارہ کہ ہاجرہ کو آوارہ کرے اور قتل اسمعیل تیر جانا
جبکہ سارہ عیارہ کے دل مین استقدر فتنہ و فساد تہا تو کب اوسکو سبق صلاح و سداد یاد تہا **قولہ**
ابراہیم از آن انکار کرد الخ یہہ محض غلط ہے کیونکہ ابراہیم دائما سارہ کی اطاعت کرتا تہا اور اوسکے
سامنے ہاجرہ بیچارہ کی شفاعت اوس سے ممکن نہ تہا کہ خلاف حکم سارہ کرتا اور بدو اتباع ظالم
گذارہ **قولہ** آخر کار حکم الہی رسید الخ یہہ ہرگز حکم الہی نہیں ہے اور مقتضی عدالت نامتناہی نہین
کہ معصوم کو ذلیل و خوار کرائے اور آوارہ دشت و کوہسار شاید کہ ابراہیم نے وحی کا بہانہ بنایا ہوئے
اور اپنی برائت کا ٹہکانہ لگایا ہووے تا لوگ جانین کہ وہ فرمانبردار سارہ ہے اور پرستار عیارہ
اگر یہہ حکم خدائے محمدیہ کیطرف سے نازل ہوتا تو نظم قرآن مین داخل ہوتا یقین تو یہہ ہے کہ ابراہیم
نے ایسا نہین کہا فرمانبرداری سارہ کو حکم خدا نہین کہا شاہ عبد العزیز نے برائت ابراہیم
کے لئے بات بنائی ہے اور اپنے پیغمبر اولی العزم کی واہیات چہپائی ہے لیکن شاہ عبد العزیز نے
کار عقل نہین کیا اور مطالعہ کتاب عقل نہین کسواسطے کہ اگر مضحکات ابراہیم بطرف الہی منسوب
ہوگی تو ذات نامتناہی معیوب ہوگی کہ سارہ نے خدائے محمدیہ کو خرسند کیا اور اپنی رضا جوئی کا
پابند تب اوس نے ابراہیم سے اسمعیل پر شمشیر ستم چلوائی اور سارہ کے ہاتہ سے فرج ہاجرہ قلم
کرائی اگرچہ شاہ عبد العزیز مسلمانون مین ممتاز و مشہور ہوا ہے مگر ابراہیم سے بمدت دراز
و دور ہوا ہے پس اوس نے کیونکر جانا کہ ابراہیم نے اطاعت حکم رب العالمین کی اور خوشنودی سارہ
نہین کی **قولہ** معترض کہ دیگر واہیات درین قصہ الخ مسلمانون کا ہر ایک قصہ بے ثبوت ہے
اور مثل عصمت ہاروت و ماروت ہے واہیات کی بنیاد ہے اور جعفر زٹلی کی ایجاد معترض
یہ بہتان نکیجئے اور مخالفت حدیث و قرآن نہ کیجئے معترض نے جو کچہہ سنت و کتاب مین قابل
اعتراض پایا اوسی پر اعتراض جمایا ابراہیم نے ہاجرہ کے کان مین سوراخ کروایا اور اوسکا
اندام نہانی کتروایا یہہ بات آپکے امام مؤلف خلعت الہنود و ہدیۃ الاصنام نے بہی تسلیم کی ہے
اور زبان ترسیم دو نیم یعنی یہہ قصہ تحفۃ الاسلام سے نقل کیا اور چون و چرا کو دخل ندیا اس سے

اور خطاے یوسف کسواسطے قلم انداز کر گئے ہو لیکن جیسے فتح العزیز مین حال سارہ و ابراہیم موجود ہے ویسے ہی ذکر خیر ہاروت و ماروت و یوسف و داؤد کا بیان بہی وہی ماجرا ہے کہ اگر مضمون تفسیر عزیزی ہماری حسب مدعا تہا افترا ہے اور اگر مولوی جی کی حسب مدعا ہے تو سزای اعتماد ہے مقصود آنکہ میان محمد علی کو تفسیر عزیزی پر بہی اعتماد کلی نہین ہے اور اعتقاد کلی نہین **قوله** خلاصہ آنست الخ مولوی صاحب ذرہ بہر شدہ بدہی سارہ خط نہین کی سو واسطے بجنسہ عبارت فتح العزیز مسطور نہین کی نقل مطابق اصل مین ابراہیم و سارہ کی ذلت ہے یہی اس خلاصہ کی علت ہے اگرچہ وہان مین کلام نہوتا اور مولوی جی نے شراب انت مین نمک ڈالا نہوتا تو حرف گاف نقل مدعا کر تا کسواسطے عبارت غیر مین تصرف بیجا کرتے اصل تو یہ ہے کہ مولوی جی سے امانت داری دشوار ہے خیانت کاری اونکا شعار ہے اگر آپ بلفظہ مضمون تفسیر عزیزی تحریر کرتے تو ہم چار سکو عالم مین عصمت سارہ شہیر کرتے چونکہ آپنے متاع کاسدہ سارہ کی عیب پوشی کی اور گندم نمائی و جو فروشی لہذا ہم بہی زیادہ تر توہین سارہ نہین کرتے بینائی محمد علی پر بین آشکارہ نہین **قوله** ہاجرہ را با براہیم بخشید فقط یہان سے جانا جاتا ہے کہ ہاجرہ بہت شخصون کے پاس رہی تہی اور آخر کار خدمت ابراہیم مین گئی تہی ابراہیم کے لئے بے نکاح مباح ہوئی تہی کب ترتیب بزعم نکاح ہوئی تہی حاصل آنکہ ہاجرہ بہت شخصون کی مخولہ تہی اور ابراہیم کی مقبولہ یہ مسلمانون کی دادی ہے اور مدینۂ اسلام کی آبادی **قوله** وچون اسمعیل از بطن ہاجرہ متولد شد فقط اس سے یہی مراد ہے کہ جد محمد کنیزک کی اولاد ہے پس محمد اصل انبیا بنی اسرائیل نہین ہے کیونکہ شرفا پیر اولاد پرستار زادہ کو تفضیل نہین ہے جس محمد کی شرافت پر مسلمانون کو اتنا غرور ہے وہ کنیزک زادہ ابراہیم کا پوتہ ہے **قوله** روزے ابراہیم اسمعیل را در کنار گرفتہ بود الخ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خود سارہ حاسد تہی اور اوسکی نیت فاسدہ اوسکو اپنی بات کا پاس نہین تہا اور مخالفت قول و فعل کا ہراس نہین کہ خود باعث آل ابراہیم ہوئی اور خود دشمن عیال ابراہیم **قوله** و از ابراہیم خواست کہ او را الخ اس فقرہ سے واضح ہے کہ سارہ نہایت بے ادب تہی اور

کی کیا ضرورت ہے **قولہ** وابناطوبنا آنست کہ معترض بر آن کا بند شدہ الخ معترض تو بات
بات میں قرآن وحدیث سے سند لاتا ہے اور ردمخالفین میں کہ فرماتا ہے اگر ہمنے کہیں آپکی طرح
غلط ترجمہ پیش کیا ہووے تو اول حوالہ دیجئے بعدہ گلہ کیجئے معلوم نہیں کہ معترض نے آپکے ساتھ کیا حرکت
ناکردنی کی ہے کہ ناحق اوس بیچارہ کو الزام دیتے ہو اور طرح طرح کے دشنام **قولہ** بلکہ دابِ
مناظرہ آنست کہ چنانکہ ما اقوال الخ خود ستائی نکیجئے اور داد بیحیائی نہ دیجئے خود فروشی سے
سے نوشی بہتر ہے اور اس عقل تھوڑی سے مونچھی بہتر **ع** مے خوار و رند باش ولی خود نما مباش
ع مے نوش و طریقت حق بہ زخود فروش ۔ مخالف اپنے تئین عالم عامل جانتا ہے اور فاضل و کامل
مانتا ہے حالانکہ پیرایۂ علم وفضل سے عاری ہے اور غریق دریائے ناداری لہذا اوسکی ساری شیخی بیکار
ہے بلکہ باعث عار ہے **ع** زشت باشد دبیقی و دیبا ۔ کہ بود بر عروس نازیبا ۔ **قولہ** معترض اقرار
اعتبار ان کردہ الخ جھوٹ چند در چند نہ بولئے صراحی دروغگوئی سے بند نہ کھولئے یہہ جھوٹ آپکو
بہت خراب کریگا ہمنام وہم انجام مسیلمہ کذاب کریگا کذب بڑا عیب ہے اور سبب کوری باطنی کا ہے
ع چشم بینش کذب سے ہوتی ہے کور ۔ چشم کا گل چشم سے کھوتا ہے نور ۔ تم نے ہماری مستند
کتب سے ایک فقرہ بھی نقل نہیں کیا کسی جگہ وید وبہارت سے دلیل نہیں کیا اگر ہماری کتابوں
سوا آپنے کوئی عبارت لی ہو کہ اوراہل حق کو بشارت دی ہووے تو حوالہ دیجئے الکہدباری وغیرہ کی
واہیات وید وبہارت نہیں ہے آپکو تمیز حق وباطل میں مہارت نہیں جو کچھ آپکی تحریر ہے وہ عین
تزویر ہے ہماری مستندہ کتابوں سے ایک کلمہ نہیں ہے واہیات الکہدباری وغیرہ ترجمہ نہیں جیسے
کہ ہمنے اصل آیت وروایت سے رد اسلام کیا ہے اور اس میں جد وجہد تمام اگر اسیطرح آپ
بھی سند وید وبہارت ہی پر کفایت کرتے تو ہم کسواسطے آپکی شکایت کرتے اگر مخالف ترجمہ
صحیح رقم کرتا اور دست افراط وتفریط قلم تو بھی خالی از شناعت ہوتا اور لائق شماتت **قولہ**
اینجہ درین باب در تفسیر فتح العزیز مرقوم ست فقط اگر آپ فتح العزیز کو قبول کرتے ہو تو سراج ایکی
وثبات ہستی ہاروت وماروت ہے کیونکہ عدول کرتے ہو اور ظلم داد دیتے ہو کسواسطے احتراز کرتی ہو

نکالیے اور ہو سکے تو جواب الجواب پر جان لڑائیے **قوله** در بیضاوی و کشاف الخ فرض کیا ہم
نے کہ مطالب مذکورہ بیضاوی وغیرہ مفسرین ذی ترقیم نہین لیکن مگر یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ اونہون نے
تسلیم نہین کی کیونکہ ہزارہا باتین ہین کہ ان مفسرون کے نزدیک داخل دین ہین مگر انکی تفاسیر مین شامل
نہین ہین مثلا احادیث بخاری و مسلم بیضاوی وغیرہ مفسرین کے عقیدہ مین بالکل معتبر ہین بلکہ
بعض امور مین قرآن سے بہی بڑہکر ہین حالانکہ اشخاص مذکور کی کتابون مین اول سے آخر تک
اصلا مذکور نہین ہین اور مرقومۂ تفسیر بیضاوی و کشاف و کبیر و نیشاپوری نہین پس موافق کلیہ آپکے
ہم کہہ سکتے ہین کہ بخاری و مسلم کے اکثر مضامین و مطالب افترای عظیم ہین اور مانند ابکار افکار
محمد علی عقیم ہین علاوہ اسکے جسوقت کوئی مضمون آپکی موافق ان تفسیرون سے بر آتا ہے اوسوقت
آپکو یہہ مجموعہ معتبر نظر آتا ہے اور جسوقت کوئی مضمون ہمارے مطلب کا نکل آتا ہے اوسوقت اس مجموعہ
کا خاصہ بدل جاتا ہے یعنی بے اعتبار ہوتا ہے اور مانند اوراق خزان قابل تاراج چنانچہ آپنے حملۂ ہند مین
لکھا تہا کہ تفسیر کشاف کے ایک مقام سے ظاہر ہے کہ محمد سے جبرئیل بزرگ تر ہے اوسکے جواب مین یہہ قول
محمد علی ہے کہ صاحب کشاف معتزلی ہے ہمارے علما کا معتزلہ سے خلاف مشہور ہے اور حنفیہ موافقت بر
سنگ مفتور ہے غرض کہ میانجی کے نزدیک ان تفسیرون کا معتبر ہونا اور غیر معتبر ہونا یکسان ہے
ایک کو دوسرے پر ترجیح کہان ہے پہر معتزلہ قائل دیدار خدا نہین ہین اور اس مسئلہ مین شیعون سے
جدا نہین اگر آپکا کشاف پر دار و مدار ہوگا تو دیدار الہی سے انکار ناچار ہوگا پہر صاحب
کشاف شفاعت انبیا کا قائل نہین ہے اور اوسکی رائے مین عدالت الہی لا طائل نہین پہر
صاحب کشاف کا عقیدہ ہے کہ نیکی خدای بیچون سے ہے اور بدی نفس دون سے پہر صاحب کشاف کہتا ہے
کہ مرتکب کبائر نہ انسان و جن ہے اور نہ کافر و مومن اسیطرح معتزلہ کے صدہا مسائل ہین کہ اہل
سنت کے حق مین زہر ہلاہل ہین پس جو کوئی تفسیر کشاف پر یقین کریگا وہ ملت سنت و
جماعت کو پیوند زمین کریگا عجب معاملہ ہے کہ میانجی کچہ ان کے مقابلہ مین ہرگز جد و جہد نہین کرتے
جبتک سنیون کا رد نہین کرتے اگر آپکی تحریر بعض تقریر کی یہہ ہی صورت ہے تو ہمکو رد اسلام

بے دریغ چھوڑنا تفصیل اسکی سنت وکتاب میں ہے اور روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب میں ہے بیان
واقع میں ہماری کوئی غرض نہیں ہے انکار اوس سے خالی از علت و مرض نہیں میاں جی کو چاہیے
کہ علاج مزاج سقیم کرائیں اور ظلم علیل تسلیم فرمائیں ۵ نے عرض یابی چو حرف نگفت ہے ز بر
منہ چہ حاجت سواک کہ باشد دہان پاک ۴ مولوی جی کی عقل پر کیا پتھر پڑے کہ اپنے بزرگوں
کے کلام میں شک کرتے ہیں اور لوح دل سے کلمۂ حق حک **سوط الجبار** این افترائیست عظیم
در بیضاوی و کشاف و تفسیر کبیر و نیشاپوری و دیگر تفاسیر معتبرہ آنچہ نوشتہ اصلا ذکر نیست داب
مناظرین نہ این ست کہ معترض بر آن کار بند شدہ بلکہ داب مناظرہ آنست کہ چنانکہ اقوال پیشوایان
ہنود را از ہمان کتب ہنود کہ معترض اقرار اعتبار آن کردہ نقل میکنم آنچہ درین باب در تفسیر فتح العزیز
مرقوم ست خلاصۂ آن این ست کہ ہاجرہ کنیز سارہ بود سارہ را چون آرزوی حصول اولاد
ابراہیم در دل جا گرفت ہاجرہ را با براہیم بخشید و چون اسمعیل از بطن ہاجرہ متولد شد روزے
ابراہیم اسمعیل را در کنار گرفتہ بود کہ سارہ را خوش نیامد و از ابراہیم خواست کہ او را و مادرش را
در صحرائے کہ نہ زرع و آب باشد برساند ابراہیم از ان انکار کردہ و بگفتۂ وے عمل نکرد آخر کار حکم
الہی رسید کہ ہاجرہ و اسمعیل را در چنین موضع باید رسانید ابراہیم آن ہر دو را بحکم الہی در بیت
رسانیدہ و عاقر سود معترض کہ دیگر واہیات درین قصہ از طرف خود افزودہ سراسر افترا است و
دروغ **جواب** جو کچھ ہمنے اپنی کتاب میں ترقیم کیا ہے وہ بیان حل حال ابراہیم کیا ہے
اگر مولوی جی اوسکا نام افترا دہرینگے تو ہم اونکو بہت رسوا کرینگے مخالف کی عادت ہے کہ اپنے بزرگوں
کو مفتری کہتا ہے اور یاد نکر دیوے یہ وہ دری رہتا ابراہیم نے سارہ کو گستاخ کیا اور سارہ نے
ہاجرہ کے کان میں سوراخ کیا ہاجرہ بے ستر کی اور اوسکی ستر پوشی نہانی کر دی ابراہیم نے اسمعیل ہاجرہ کو
گھر سے بے قصور نکالا اور بیابان میں دھر دیا الایہ تمام حال تفسیر زاہدی و معدلت آبادی و
مواہب علیہ وغیرہ میں منقول ہے اور سچے مسلمانوں کے نزدیک مقبول ہے آپ سے نامقلد تو بسیار ہیں اور اسمعیل
اسلام پر بنیاد ہیں مگر کون اعتبار کرتا ہے ہر شخص مار بار کرتا ہے اب اپنے فقرات کے جواب پر کان

کس پر اتہام ہے اور باسدیو کسکا نام ہے تو آپ اس لائق نہین کہ بحث دینی کرین اور بزرگان
ہنود کی عیب بینی باوجودیکہ آپکو اہل دانش کی صحبت شدید ترین تہی پہر بہی غباوت نہین گئی صحبت
کی ایسی جگہہ تاثیر ہے کہ جہان استعداد ہو اور لیاقت خداداد ہو ٥ باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ٥ مہربان من جن پر آپکا اتہام ہے اونکا بسدیو نام ہے
البتہ شری کرشن کا نام باسدیو ہے جو کہ دین و دنیا کا خدیو ہے جسکے بیم سے جن و ملک عرق ریز ہوتے
ہین اور جسکی ہیبت سے دیو و فرشتے ترک مکر و ریو بہرحال یہہ آپکا افتراے عظیم ہے بلکہ برتر از کذب
ابراہیم ہے بسدیو دیوکی نے کنس کے سامنے ہرگز خلاف واقع کلام نہین کیا آپنے ناحق اپنا نام
شمیل مفترین کیا اگر آپ مفترین نہین ہین اور سرمایہ مدبری نہین تو کتب ہنود سے سند لائیے اور اپنی
برائت مین کد فرمائیے ورنہ اوتعالی اول آپکا نام کذاب ہو گیا بعدہ حساب کریگا اوسوقت آپکی
دروغ پردازی کا گل کہلیگا سواے خار خار سرزنش کیا ملیگا ٥ نہو دروغ سے جز سوزش جگر
حاصل ٥ سواے دود نہ آئے گل چراغ سے بو ٥ **قولہ** تعجب است کہ این حدیث وضع را الخ
یہہ بہی محض بے بنیاد ہے بلکہ سراسر بہتان ہے آپ نے صدق و راستی کا خون کیا اوسنے آئین ملعون
کیا آج تک کسی ہندو کے دماغ مین یہہ خیال خام نہین سمایا اور کسی نے آپکی طرح وہ اتہام نہین
بجایا میا بجی ہر زمان جنگ تہمت طرازی نلیجئے اور آہنگ افترا پردازی نکیجئے خلاصہ مقام اور حاصل
کلام آنکہ یہہ راگنی نہ تال کی نہ سر کی ہے ایجاد محمد علی لڑکی ہے یہان تک عبید اللہ کا وہ قول کہ انبیا
کبہی جہوٹ نہین بولتے مردود ہوا اور انکار مولوی محمد علی بے سود اب عبید اللہ کے قول آیندہ کا
رد قلمبند کرتا ہون او تحصیلدار بلاری کا دم بند **قولہ** کسی پر ظلم کرین فقط اس قول کے یہہ ہی
معنی ہین کہ انبیا ستمگر نہین ہین اور کسیکے لئے باعث عذر نہین مگر یہہ محض خطا ہے کہ ظلم انبیا مشہور اور ضو
دستیاب ظلم آدم او پیدا کو ہے اب تفصیل ستم ابراہیم منظور ہے جیسے کہ ابراہیم جہوٹون کا بادشاہ تہا ویسے
ہی ظالمون کا پشت و پناہ تہا چنانچہ ہاجرہ پر اوسنے شمشیر ستم چلائی یعنی سارہ کے ہاتہ سے اوسکی
جا بجا قطع ظلم کرائی پہر ابراہیم نے عدل و عقل کا طریق چہوڑا اور اسمعیل و ہاجرہ کو صحراے لق و دق مین

بایدگفت کہ این کلمات ابراہیم محمول برحسن نیت وعدم مضرت دیگرے ومحتمل صدق ست یا
گفتار شری کرشن ونیز دروغگوئی باسدیو دیوکی با راجہ کنس بوا نمادختر جشودا کہ این دختر از بطن
ہشتم دیوکی متولد شدہ است شہرۂ ہندست وتعجب این ست کہ این فریب ودروغ را ہنود در
ستایش ومدح باسدیو دیوکی بادوت مفنے میسر آیند **جواب** ذرا دیر ہوئی کہ مولوی صاحب
دروغ ابراہیم کو دروغ کہتے تہے اب تو کہنے لگے دم بدم آپکا قول وفعل ادلا ہے اور ہر ادلا ولایتی غور
ہے ۵ ازین پیشا بودی بکجے دگر ۴ کنون میکنی عزم سوئے دگر ۴ **قولہ** باکذب شری کرشن
الخ اس جہوٹ کا آپ جواب پاچکے اور ندامت بیحساب اٹھا چکے جہوٹ بولنا اچہا نہین ہے اور
دروغگو سچا نہین تحصیلدار سرکار دو آبدار شہریار اگر جہوٹ بولیگا او شربت مین زہر گہولیگا تو سزاے
اعمال پائیگا اور قرار واقعی گوشمال کہائیگا اسواسطے آپکو خورشید روئی چاہیئے اور صبح صادق کی
مانند راست گوئی ۵ بگیتی باید خورشید روئی ۴ چو صبح دومین کن راست گوئی ۴ **قولہ**
کہ این کلمات ابراہیم محمول برحسن نیت وعدم مضرت دیگرے ومحتمل صدق ست فقط دین مجوس کے
ساتہہ تمسک کرنا حسن نیت نہین ہے اور آتش پرستی کی اصلا اصلیت نہین جو کوئی دین حق سے انحراف
کریگا وہی حیت کلمات ابراہیم پر اعتراف کریگا البتہ جو بہو کو بہن کہنے سے ابراہیم کی رسوائی
تہی دوسرے کو لیے کیا برائی تہی کیونکہ ابراہیم ہی بہن سے ہمبستر ہوا اور ابراہیم ہی عرق ندامت سے
تر ہوا دوسرے مسلمان کا نقصان نہین ہے زید کی رسوائی سے بکر پشیمان نہین ہم بہت دلایل سے
ثابت کرچکے کہ ابراہیم نے سارہ کو حقیقی بہن آشکار کیا اور اپنے تئین کبروں سے متقرن قرار دیا
پس قول ابراہیم قطعًا صدق پر محمول نہین ہے اور اصلا مقبول ارباب عقول نہین **قولہ** یا
گفتار شری کرشن فقط شری کرشن نے کبہی دروغگوئی نہین کی بلکہ ہمیشہ کاذب پر نفرین کی آپکو
خوف خدا نہین ہے کہ شری کرشن پر اتہام کرتے ہو اور حق سے اختصام اگر جہوٹ بولنا ثواب
ہوتا تو کسواسطے لقب مہلک کا کذاب ہوتا ۵ ملی ہے کذب سے توقیر کسکو ۴ گل خر زہرہ سے
حاصل نہو بو **قولہ** ونیز دروغگوئی باسدیو دیوکی باراجہ کنس الخ جبکہ تمکو یہہ بہی خبر نہین ہے کہ تمہارا

نثار کیا اور اپنے کو اوسکی خواہر حقیقی آشکار کیونکہ خواہر دینی کہنا بیفایدہ بات تہی خواہر حقیقی
کہنے مین اوسکی نجات تہی کہ شاید بادشاہ اپنے دین کے مسئلہ پر غور کرے اور سارہ کی رہائی
فی الفور کیونکہ دین مجوس مین خواہر حقیقی بہائی کے لئے مخصوص ہے چنانچہ شاہرحق مین منصوص
ہے بلحاظ اعبارت نہ اعتراض کیا ہے علمار نے کہ کیون نہ کہا ابراہیم نے کہ یہہ بی بی میری ہے حالانکہ
بی بی کو اوسکے میان کے ہاتھہ سے کم لیا کرتے ہین اور یہہ بہی ہے کہ ظالم کہان پاک رکہتا
ہے بی بی ہو یا بہن لیلیتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اوس ظالم کی عادت یہہ ہی تہی کہ بی بی کو
میان سے لے لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا
بہائی احق و اولی ہے ساتھہ اوسکے بہ نسبت غیر کے پس چاہا ابراہیم نے کہ تمسک کرے ساتھہ
دین اوس ظالم کے باوجود اسکے اوسنے رعایت اپنے دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا
اوسکے لینے کا انتہی علاوہ اسکے آپکی عبارت مین لفظ معانی کیا شے ہے اور بصیغہ جمع
کسواسطے ہے شاید کہ کذب ابراہیم کے بہت معانی ہین مثل توجیہات قرآنی ہین لفظ مفہم سہو
کہ صفت معانی ہے یہہ ہی بات جانی جاتی ہے کہ وے معانی بعیدہ ہین اور دیدۂ فہم و فراست سے
پوشیدہ **قولہ** بالفرض درین مقام اگر ابراہیم دروغ ہم میگفت موافق اصول ممہدۂ بالا
روا بود فقط اب مولوی صاحب راستی پر آئے اور اپنے کئے ہوئے سے پچہتائے آپکی یہہ ہی مثل
ہے اور اسی پر عمل ہے **سہ** آنچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از قبول رسوائی ٭
اگر اول ہی آپ ابراہیم کو جہوٹون مین شامل کرتے اور مدینۂ کذب کا عامل تو کسواسطے
اسقدر طول کلام ہوتا اور ابراہیم رسوا سے خاص و عام آیندہ کو جہوٹی بات پر اصرار نکیجے اور
برعکس قرآن و حدیث گفتار یہہ بحث و مباحثہ اوسیوقت رونق پائیگا کہ دل مین احقاق
حق سمائیگا جب تک کہ مد نظر ابطال باطل نہوگا مدعا حاصل نہوگا اب مولوی صاحب عقل و
دانش کو سلام کرتے ہین اور ارادۂ الزام **سوط الجبار** تو رہا ابراہیم و سارہ را
بالکذب متہم کردن کہ برائے گرفتن اسپ با جبور الدرم گفتند سوا زینہ باید کرد و از رو انصاف

لینا کسب جانی ناموس تہا پس بلا شبہ ابراہیم نے شق دوم اختیار کیا اور سارہ کو اپنی خواہری
نمودار کہ بادشاہ اپنے دین پر خیال کرے اور ابراہیم کا رفع ملال یہہ ہی وجہ ابراہیم کی نجات
کے لئے مناسب تہی اور بادشاہ کی اسکات کے لئے واجب ابراہیم کو شعور نہ تہا کہ آپ اپنی
موت کی تدبیر کرتا اور سارہ کو دشمن کے ہاتھ مین اسیر پس سخن تراشی میان جی خلاف مدعای
ابراہیم ہے بلکہ خطائے عظیم ہے ہر ایک کام مین مشورہ عقل واجب ہے بعدہ دخل مناسب ہے اسواسطے
یک من علم را دہ من عقل مے باید مثل مشہور ہی اور کتب فلاسفہ مین مذکور ہی اگر میان محمد علی گلشن حکماء
علماء سے تحمل نصیحت حقیقت تو کسواسطے کارگاہ ہرزہ درائی مین گلیم نصیحت قولہ حق تعالی
ترا از دست آن ظالم محفوظ خواہد داشت فقط اگر ابراہیم کے نزدیک خدا کی کچہ حقیقت ہوتی تو کسواسطے
تعلیم دروغ کی حاجت ہوتی اس کار ناکارہ سے یعنی تعلیم سارہ سے یہہ ہی معلوم ہوا کہ ابراہیم
کو حق تعالی پر اطمینان نہ تہا اور سوائے دروغ اوسکی راہ مین کوئی نگہبان نہ تہا اگر ابراہیم کا
خدا پر تکیہ ہوتا تو کس لئے اسقدر قضیہ ہوتا یہان سے یہہ ہی جانا گیا کہ وہ قائل تدبیر تہا اور منکر
تقدیر اسواسطے یہہ دونون فقرے بخاری و مسلم مین نہین ہین ساختہ میان جی کوتاہ بین ہین یا
سو بہنین ہو سنتے ہین اور تواریخ محمدیہ سے چنے ہین اصل یہہ ہے کہ در باطن میان جی تواریخ محمدیہ کا
اعتماد کرتے ہین بلکہ بات بات مین اوس سے استمداد کرتے ہین بظاہر کہتے ہین کہ تواریخ محمدیہ
معتمد نہین ہے اور قابل سند نہین ہم مولوی جی کی عادت طفلی اور خصلت سفلی سے خبردار ہین
اور قدیم الایام سے محرم اسرار مگر لب پر نہین لاتے زبان نہین ہلاتے ع راز عالم ہو ہر رنگ
بوے گل دل مین نہان ہے یک مثل غنچہ گل بند ہے مرا دہان ہ قولہ ناموس مرا ہم ضایع
نخواہد کرد فقط اگر بادشاہ اول ابراہیم کو قتل کرتا اور بعدہ سارہ سے وصل تو زندگی سے مایوسی
تہی نہ جاے بے ناموسی کیونکہ شریعت اسلام مین بعد مرگ واسطے زوجیت چہوٹ جاتا ہے
اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے قولہ چنانچہ سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخت ابراہیم کہ بایاد گان
آن ظالم عا نمود و بسبب معانی مضمرہ دروغ نبود فقط بلاشبہ سارہ نے تعلیم ابراہیم پر گوہر صدق

مانند پیدا ہوئے نسخ ہوئین پس اسی عورتون کو وہ کیا کرتا تا شاید کہ ہمسری خاتم الانبیا کرتا قطع
نظر ازین بادشاہ مذکور صرف مسافرون کی عورات لیتا تہا یا اپنی رعیت کی بہی زوجات لیتا
تہا بر تقدیر اول وہ ہفت اقلیم میں مشہور ہوتا ابراہیم کو اوسکے حال سے وقوف ضرور ہوتا پس کسواسطے
اوسکے ملک مین جاتا اور کسواسطے ناحق اپنے لئے بلا مین پہنساتا اگر ابراہیم نے دیدہ و دانستہ اپنی تشئیر
آوارہ کیا تو کار ناکارہ کیا بر تقدیر دوم ملک تباہ ہوتا کیونکہ انتظام رعیت و سپاہ ہوتا سلطنت
مین زوال آتا اور شیشۂ دولت مین بال آتا سپاہ و رعیت اپنی راہ لیتی اور دوسرے بادشاہ کی
پناہ لیتی ظالم اکیلا ہوتا کون آقا اور کون چیلا ہوتا **قولہ** الخ اگر شوہرش با دے بود اور کشتنی
الخ برادر و غیرہ وارث سے کسواسطے روگردانی کرتا تہا اور شوہر بیچارہ کی کسواسطے تلف زندگی
کرتا تہا ترجیح شوہر بیان کیجیے ورنہ اس فقرہ کو بہتان جان لیجیے اگر آپ ترجیح بلا مرجح سے خبردار
ہوتے تو جناب پر اس کلام سراسر اتہام کے جوہر نمودار ہوتے لہذا آپ کی بات بے اعتبار ہے
اور مثل تار عنکبوت ناپائدار علاوہ اسکے امیر یا فقیر ہووے برنا یا پیر ہووے ہر ایک کو اپنے کام سے
کام ہے اور اپنے آرام سے آرام دوسرے کی مخالفت مین کیا سود ہے گناہ بے لذت مین کیا بہبود
ہے اگر بادشاہ اپنی عادت سے مجبور ہوتا اور نشۂ شہوت مین چور تو عورت خوشرو سے صحبت کرتا
کسواسطے گناہ بے لذت کرتا قطع نظر ازین آپکا یہ قول قابل اطمینان نہین ہے کہ روایت اصحاح
و آیت قرآن نہین ہے آپ تو صرف قرآن و حدیث پر اعتبار کرتے تہے اور تواریخ و تفاسیر محدثین
کو فی النار آپ ہی کا قول آپکے اسکات کے لئے کافی ہے اور عہد شکنی جناب کے اثبات کے لئے
وافی **قولہ** کہ باعتبار دین برادر تو ہستم الخ ابراہیم نے جو سارا کو بہن بتلایا اور سارہ نے
جو ابراہیم کو بہائی بنایا تو اس سے غرض انکی یہہ تہی کہ بادشاہ اخوت اسلامی و دینی سمجہے
یا مراد یہہ تہی کہ اخوت حقیقی و عینی سمجہے ہے شق اول خلاف مقصود ابراہیم و سارہ ہے اور محض فعل
ناکارہ کیونکہ ابراہیم کی خواہر دینی پر تصرف کرنا شریعت بادشاہ کے خلاف نہین تہا اور
وہ اذ انقضا نہین کسواسطے کہ بادشاہ مجتہد دین مجوس تہا لہذا اوسکے نزدیک پہلی خواہر

وسارا تہا تو جواب یہہ ہے کہ وجہ الارض یعنی روے زمین ہر جسمین تخصیص کسی جگہ کی نہین کرتی
(لیس علی وجہ الارض مومن غیری وغیرک) کے یہہ ہی معنی ہین کہ روے زمین پر میرے اور تیرے سوا
کوئی مسلمان نہین ہے اور کہین ایمان کا نشان نہین حالانکہ یہہ خلاف قرآن ہے جیسے مسلمانون کا
ایمان ہے کیونکہ سورۂ عنکبوت مین مرقوم ہے کہ جسوقت ابراہیم نے آتش نمرود سے امان پایا
لوط اوسپر ایمان لایا چنانچہ فامن لہ لوط وقال انی مہاجر الی ربی یعنی پس ایمان لایا واسطے اوسکے
لوط اور کہا تحقیق مین وطن چہوڑنیوالا ہون طرف رب اپنے کے فقط اکثر مفسرین و مورخین کا یہی
قول ہے کہ لوط ہمراہ ابراہیم و سارہ سفر کرتا تہا اور محنت و مشقت مین عمر بسر کرتا تہا غرضکہ جن بخاری
مسلم پر مسلمانون کا اعتماد ہے اونکی خوب مستعدا ہی کہ قرآن سے بہرہ نہین رکہتے اور مقابلہ کبہی کا نہ
نہین اب جو مولوی محمد علی ابراہیم کا تیسرا دروغ تسلیم کرتے ہین مگر تعلیم کذب سارہ مین ترمیم کرتے ہین

سوط الجبار ہرگاہ ابراہیم در مصر رفت اتفاقاً آنجا بادشاہے جبار بود کہ ہر زن خوشرو را
بجبر میگرفت اگر شوہرش با وے بود اورا میکشت و اگر برادر یا دیگرے از اقربای بود اورا نمیکشت
لہذا ابراہیم با سارہ گفت کہ اگر پیادگان آن جبار برائے آوردن تو بیایند و از حال من پرسند
بگو کہ برادر من ست کہ باعتبار دین برادر تو ہستم حق تعالی ترا از دست آن ظالم محفوظ خواہد داشت
و ناموس مرا ہم ضایع نخواہد کرد چنانچہ سارہ مطابق ارشاد ابراہیم عمل فرمود پس معلوم شد کہ
سارہ مطابق ہدایت ابراہیم اخوت ابراہیم کہ با پیادگان آن ظالم وانمودہ بحسب جانی مغفرہ و دروغ
نبود و بالفرض درین مقام اگر ابراہیم دروغ ہم میگفت موافق اصول ممہدۂ بالا روا بود

جواب چونکہ مولوی صاحب نے دروغ سوم ابراہیم مین کچہہ عذر و حیلہ نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ آپ
نے کذب ابراہیم پر یقین کیا **ع** غنیمت در انباد کہ این ہم غنیمت ست ؛ اگر اسیطرح مباحثہ قایم
رہا تو آپ حق و باطل کو جدا کرینگے اور لیئے کئے ہوئے سے خدا خدا کرینگے اب اپنے فقرہ جو
کا جواب گوش کیجئے . و شراب ہوش پیجئے **قولہ** عادتش چنان بود کہ ہر زن خوشرو را بجبر میگرفت
فقط اگر وہ ہر عورت حسین بجبر لیتا اور زن ترسا کو بہ لیتا تو اوسکے ہزار ہا عورت جمع ہوتین

گیا اوس ظالم کو کہ اجگہہ ایک مرد ہے اوسکے ساتھہ ایک عورت ہے حسن وجمال مین بہترین لوگون
سے پس اوس نے کوئی آدمی ابراہیم کی طرف روانہ کیا پس گیا ابراہیم نزدیک اوسکے پس سوال
کیا اوس نے ابراہیم سے کہ کون ہے تیری یہہ عورت کہا ابراہیم نے یہہ بہن میری ہے پس آیا ابراہیم
سارہ کے پاس پس کہا سارہ کو کہ اگر یہہ ظالم جانیگا کہ تو بی بی میری ہے تو مجہہ سے تجکو زبردستی
چہین لیگا پس اگر تجہہ سے دریافت کرے تو یہہ ہی خبر دینا کہ تو بہن میری ہے اسلام مین اور یہہ بات
ہے کہ نہین ہے روے زمین پر کوئی مسلمان سواے میرے اور تیرے فقط یہہ حدیث اسی امر مین ممد
ہے کہ ابراہیم کو دروغگوئی مین بڑا کد ہے ورنہ واجب بطال ہے کہ غلط گوئی بخاری ومسلم پیدا
ہے مثلا **قولہما** اختی فی الاسلام فقط غلط محض ہے کیونکہ دینی بہن کہنے سے مطلب ابراہیم حاصل
نتہا اور لوح دل سے نقش خوف وبیم زایل نتہا ابراہیم کی دینی بہن سے بادشاہ کو کب
اعتراض تہا البتہ حقیقی بہن سے اعتراض تہا کیونکہ کسی کی سگی بہن چہینا خلاف دین بادشاہ
تہا کہ وہ مجوسی بلا اشتباہ تہا شریعت مجوس مین یہہ ہی بند ہے کہ خواہر برادر حقیقی کی نکاح سے بندہے
برادر حقیقی کے ہوتے کوئی بہن کا خواستگار نہین تہا اور کسی کے ساتھ اوسکا عقد سزاوار نہین
بنابرین ابراہیم نے خداکی خدائی مین تشکک کیا اور دین مجوس مین تمسک کہ بادشاہ اپنے
دین کے مسئلہ پر دہیان کرے اور ابراہیم کی مشکل آسان سارہ کی رہائی کرے آفرین ابراہیم کی
عقدہ کشائی یہہ توحید ابراہیم کا امتحان ہے جو مسلمانون کا پیرستان ہے **قولہما** لیس علی
وجہ الارض مومن غیری وغیرک فقط یہہ بہی غلط محض ہے کیونکہ اوس وقت لوط بہی مسلمان تہا
بلکہ پیغمبر حق سبحان تہا قرآن مین سورہ عنکبوت ہے اوس مین غلط گوئی بخاری ومسلم کا ثبوت ہے
اگر یہہ محدث سورہ عنکبوت پڑہے تو کیونکر امر خلاف قرآن گڑہتے یا ان محدثون کو سورہ مذکور
ازبر نہین تہی اور اوسکی تفسیر سے خبر نہین یہا آئی بخاری ومسلم کی کمیت اتنی اور آشکار ہے بہ
شیعون کو بڑا افتخار ہے ان محدثون سے ہمارے وقت کے نداف ولوزباف بہتر ہین کہ اونکو
اکثر سورہ قرآن ازبر ہین اگر کوئی کہے کہ جہان یہہ ماجرا گذرا تہا وہان کون مومن سواے ابراہیم

مین ایک فصل ترتیب ہو چکی اس کتاب کے اوراق بالا پر نظر کیجیے اور اپنی کو مولوی جی ہم تم اپنے جو
سیاق ترجم متعلق نہین ہے کہ جواب دندان شکن پاتے ہو اور سیر سخن بناتے ہو آخر کتاب مین بہی ایک فصل
ترتیب دینگی مسلمانون کو تکذیب بخاری و مسلم کی ترغیب دینگے یہان تک براہیم کے تین جھوٹ واضح ہوئے
مخالفین بہی اور مولوی محمد علی کے ساتھ عدد تیرہ تین ہوئے اب یہ تیسرے جھوٹ کا بیان کرتا ہون اور
حواس خمسہ مسلمان پریشان جبکہ جلائے نمرود سے ابراہیم کو فکر ہوئی توجہ بملک مصر ہوئی پس سارہ
کو ساتھ لیا ماہ پارہ کے ہاتھ مین ہاتھ دیا دونون خچر پر سوار ہوئے اور آوارہ ناموس کوہسار منتقر
مصر مین داخل ہوئے اور بوقلمونی روزگار سے غافل کہتی ہین کہ سارہ بہت حسین تہی رشک لعبتان
چین تہی وہان شہرت حسن سارہ دوبالا ہوئی گوش زد اونکی داخلی ہوئی بادشاہ عاشق زار ہوا
تیر مژگان سے دل فگار ہوا حضار مجلس کو حکم دیا کہ سارہ کو حاضر دربار کرو اور روداد دل بیمار جبکہ
بادشاہی لوگ براہیم و سارہ کے پاس آئے یہہ دونون بیقیاس گہبرائے اول ابراہیم درگاہ
بادشاہ مین داخل ہوا اور بادشاہ اوس سے سائل کہ یہہ عورت تیری کیا لگتی ہے ابراہیم نے
کہا کہ خواہر میری ہے، بادشاہ نے ابراہیم کو آزاد کیا اور سارہ کو یاد کیا ابراہیم نے سارہ کو راہ
حیلہ جوئی دکہلائی اور دروغگوئی سکہلائی کہ جسوقت بادشاہ تجہ سے دریافت کرے کہ تیرا اور
ابراہیم کا رشتہ کیا ہے تو یہی کہنا کہ ابراہیم میرا بہائی ہے سارہ نے ہدایت ابراہیم پر عمل کیا اور
رشتۂ زوجیت کو اخوت سے بدل دیا یعنی جب بادشاہ نے سارہ سے پوچہا کہ ابراہیم تیرا کیا لگتا ہے
سارہ نے کہا کہ بہائی میرا ہے یہان حدیث مسلم و بخاری کی سند کافی ہے جسکی کچہ عبارت ختم ہوئی اور کچہ
باقی ہے چنانچہ (وقال بینا ہو ذات یوم و سارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل لہ ان ہہنا
رجلا معہ امراۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسالہ عنہا من ہذہ قال اختی فاتی سارۃ فقال لہا
ان ہذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام
لیس علی وجہ الارض مومن غیری وغیرک یعنی فرمایا محمد صاحب نے درمیان بیان تیسرے جھوٹ
ابراہیم کے کہ ناگہان آیا ابراہیم ساتھ سارہ کے نزدیک ایک ظالم کے ظالمون مین سے پس کہا

نازل ہے جو کہ بیت سے ابراہیم کے حق مین لکہا وہ عین ثواب ہے اور موافق سنت و کتاب ہے جو کہا پ
نے کرشن اور باون کی شان مین رقم کیا وہ سر بسر غلط ہے اور لایق سو ہے **ع** سخن غلط ہرگز
نگوییم آنچہ بود ہم بار ہا ٭ تو خود امروز آنچہ گوئی میشود فردا غلط ٭ **قولہ** علی ہذا القیاس فقط تقیس
تقیس علیہ کا بیان کیجئے اور اپنی استعداد کا اعلان اگر آپنے آفتاب دانش سے نور اقتباس کیا ہے
تو فرمائیے کس چیز کو کس چیز پر قیاس کیا ہے تف ہے آپکے وہم و خیال پر اور قیل و قال پر کہ بار بار
مدد و روح پرداز ہی باز کرتے ہو اور قصہ دم بازی آغاز **قولہ** سب حکایات کو ہم غلط کہہ سکتے
ہین فقط آپکے تو کیا اصل ہے اگر خود محمد علی گور سے نکل آوینگے اور دستار علم و فضل افلاطون و ارسطو
سے بدل آوینگے تو بہت ندامت اوٹہاوینگے اور بطعنہ ملامت کہاوینگے اپنا ہاتہ قلم کرینگے اور بنام کرنے
فتحنامہ رقم کرینگے کس کی مجال ہے کہ اہل حق کی کسی بات کو غلط کہہ سکے اور عزت و آبرو سے کسی محفل
رہ سکے **قولہ** اگر ہم ایسا کہین تو پہر آئندہ قول ہمارا گنجایش رکہتا ہے فقط مولوی صاحب کی عمر خود
ستائی مین تمام ہو جاویگی اور پہر نہ . رائی مین صبح سے شام ہو جاویگی **ع** صبح ہو جاویگی شام
ہو جاویگی ٭ عمر یون ہی تمام ہو جاویگی ٭ چونکہ نادانون اور مسلمانون نے سورۃ الجبار پر گہر تنا
نثار کئے ہین اور صلہ مین درم و دینار دئے ہین مولوی جی پیراہن مین پہولے نہین اور اپنی
اصل کو بہولتے ہین اپنی کتاب کو لاثانی جانتے ہین سراب کو پانی مانتے ہین مگر یہ اونکی نادانی
ہے اور حماقت کی نشانی ہے **ع** مشو غرہ چون گفتار خویش ٭ بہ تحسین نادان و پندار خویش
٭ **قولہ** ہنوز کوئی کتاب ہنود کی بسند مرفوع متصل مروی نہین ہے فقط یہ کس خر کا کلام ہے
اور مرفوع متصل کس جانور کا نام ہے اگر مرفوع متصل کوئی چیز ہے اور بخاری و مسلم کی تجویز ہے تو بہی
اوسکی کچہہ اصل نہین ہے کہ مسلمانون کے پاس دسوین سو برس کے راویون کے صدق بیان و
درستی ایمان کی کوئی دلیل نہین ہے پس نیوتا مرفوع متصل کو دوسری روایات پر ہرگز تفضیل نہین ہے
تشریح اسکی کئی بار ہو چکی اور ہو جاویگی مسلمانی زار زار رو چکی اور رو جاویگی **قولہ** اور صحابہ تو
تو بلحاظ رواۃ کے بے اصل محض ہے فقط آپکے اس دعوی کی مدد اصل تکذیب ہو چکی بلکہ اس بحث

کرو کہ اپنی خطا پر آپ اعتراف کرو گے **قولہ** ہم بہی کہسکتے ہین اے ہم تمہارے لیے عجیب رہنا ہی سرا ہے اور اور
کچہہ کہنا خطا کیونکہ سیتا ابراہیم وسارہ کی طرح جہوٹی نہین تہی اور اوسنے راہ راستی جہوٹی نہین
پس وہ کسواسطے جل مرتی اور کیونکر اوس پر آگ عمل کرتی بالیقین جہوٹے کو آگ جلائیگی اور اپنا
جوہر دکہلائیگی جو کوئی راہ حق پر چلتے ہین اون سے چارون عناصر کے پر چلتے ہین جو کوئی رستگار ہین
وے کامگار ہین جو کوئی گنہگار ہین وے ذلیل و خوار ہین **قولہ** کرشن جب نو صد بار مرتبہ جہوٹ
بولا النحراب سیانجی بالعنر و لعین ہوئے اور مخیل مفترین اگر جہوٹ بولنا بہتر ہوتا تو کسواسطے
بدنامی کا ٹوکرا آپکے سر پر ہوتا کرشن نے ان مین سے کوئی کام نہین کیا آپنے کبہی راستی کے
ساتہہ کلام نہین کیا **ع** عمر گذری کہ نہ حال راستی وغلگوئی مین بسر کی زندگی جیسے
کہ آپنے کذب بتمسک ابراہیم آیت و روایت سے مدلل کیا اور اپنا دعوی بشہادت قرآن و حدیث
مکمل اسیطرح اگر آپ بہی عبارت وید و بہارت داخل کتاب کرتے تو کسواسطے اپنے تئین بہنام
مسلمہ کذاب کرتے سری کرشن کا خلاف شریعت کبہی عمل نہین ہوا لہذا اونکے ہاتہہ سے کنس ہشت
سالگی مین مقتول بیقین ہوا یہ معجزہ کرشن مہاراج کا ہے ورنہ پہلوان رومین تن کے ساتہہ طفل
شیرخوارہ کی کیا طاقت تہا ہے اگر آپ تیرہ جین کاذب کی تصدیق نکرتے تو ہم آپکی تحقیق نکرتے
غرض آنکہ آپنے حدیث و قرآن پر بخوبی دہیان کیا اور دروغ ابراہیم بوجہ احسن بیان کیا آپ
نے وید و بہارت سے روگردانی کی اور دادِ دروغ بیانی دی پس ہماری اور آپکی بات مین تفاوت
بسیار ہے اور عداوت آشکار ہے **ع** خیال حق بسرم و ہوسِ سر سودا ہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا **قولہ** باون اوتار نے جو بار اولہ النحر اول بار جو کلمہ ارادہ کیا وہ محض زیادہ ہے مولوی صاحب
بار بار الفاظ فاضل لاتے ہین اور اپنے تئین سودائیون مین داخل فرماتے ہین علاوہ اسکے فقرہ ہذا مین
اور بہی غلطی ہے جو باون کی تامل جانی جاتی ہے ہم بحث لفظی کو طول دیتے نہین ہین اور آپکو زیادہ شرمندہ
نہین جیسے آپنے سری کرشن پر اتہام کیا ویسے ہی باون اوتار کے حق مین جہوٹا طول کلام کیا دروغگو کی
آپکی سرشت مین ہے تصرف ابلیس بہشت مین ہے دروغگو کے لیے کیا ماحصل ہے سوا اسکے کہ آیت لعنت

ترجمہ کرایہے اور تیرہ حق و باطل فرمایئے اگر میاجی اسنے پر بھی شری کرشن پر اتہام کرینگے تو حیا و شرم کی تمام کرینگے **س** منکران چون دیدہ شرم وحیا بہم زنند ﴿ تہمت آلودگی بدامن پاکان زنند ﴿ **قوله** ازا اب تا الخ سوط الجبار مین کئی جگہ لفظ اب تا رقم کیا ہی اور ہر جگہ املا اوسکا وہم برہم لکہا ہی کیونکہ اس لفظ کے آخر ہاے مختفی ہے اور وہ حالت جمع مین قایم نہین رہتی ہی پس اوتار ہا چاہئے آپکے لئے ذرا فہم وذکا چاہئے جبکہ مولوی صاحب کا املا ہی نادرست ہے تو تقریر کب حجت ہے **س** تو جو سمجہا ہے وہ سرتا پا غلط ﴿ خود غلط انشا غلط املا غلط ﴿ بحث لفظی لایعنی ہے کہ سد راہ معانی ہے **س** پاے معنی گیر و صورت ناخوش ست ﴿ صلح کل خوشتر کدورت ناخوش ست ﴿ اب میاجی حصہ سوم سوط الجبار مین اوتارون پر اتہام کرتی ہین اور نام محمد وعلی کو بدنام **سوط الجبار** رسالہ جی جو قصۂ نمرود کو غلط بتاتی ہین یہ اقوال اونکی سب واہیات ہین اگر ایسا ہی ہی تو ہم بہی کہہ سکتے ہین کہ سیتا فی النار ہوئی اور جل مری کرشن جس نے صدہا مرتبہ جہوٹ بولا اور فسق وفجور مین مبتلا رہا ممکن نہ تہا کہ کنس کو مار ڈالتا بلکہ وہ خود کنس کے ہاتہہ سے مارا گیا باون اوتار نے جو بارادۂ فریب ودغا کے ارادۂ جلاوطنی راجا بل کا کیا تہا بل کی ہاتہہ سے مارا گیا اور کچہہ اوس سے خرق عادت ظاہر نہین ہوئی علی ہذا القیاس سب حکایات کو ہم غلط کہہ سکتی ہین اور اگر ہم ایسا کہین تو ہمارا قول ہر آئینہ گنجایش رکہتا ہی کیونکہ کوئی کتاب ہنود کی بسند مرفوع متصل مروی نہین ہی اور مہابہارت تو بلحاظ حال رواۃ کے بے اصل محض ہے **جواب** بلاشبہ قصۂ نمرود کا کچہہ ثبوت نہین ہے اور مسلمانون کے پاس کوئی دلیل غیر مسکوت نہین ہی بلکہ اوسکی ابطال مین دلائل بسیار ہین اور رسائل تیار جبوقت تم بہی اوس قصہ پر نظر انصاف ڈالوگے غلطیان ضرور نکالو گر اب ہم طبیعت حق طلب کو تحقیق مسالہ مین لگاتی ہین اور آپکی ابکار انکار کرو آپ غبالت مین بہلاتی ہین **قوله** اگر ایسا ہی ہی فقط بالضرور ایسا ہی ہے اور آپکے بزرگون کی خطا ہی جبوقت تم انصاف

سلاح تن کی کہولو اور سواریون سے نیچے اترو یہی اسکی تدبیر اگر تمہاری قدرت ہے جو
کوئی بر ہتیار سے جنگ جدل کریگا وہ اپنے تئین نشانہ خدنگ اجل کریگا جو کوئی اوسکے سامنے
بے ہتیار ہوگا وہ کامگار ہوگا سب شری کرشن کے حکم پر کاربند ہوئے اور جمل اسکے
بر وسند شری کرشن نے یہہ حکم ہرگز نہین دیا کہ لباس تذلل و خواری در بر کرو اور بخضوع و
خشوع آگ کو آگے سر دہرو اب اصل عبارت مہابہارت حوالہ قلم کرتا ہون اور ترجمہ
کاذب کو شرمسار کاذب سیوقت تک کا سیاہ ہے کہ آفتاب راستی در حجاب ہے بود آن
زمان تاب صبح دروغ کہ از صبح صادق نباشد فروغ

एवंब्रुवति कौंतेये दाशार्हे स्त्वरितस्ततः निवार्य सै
न्यं वाहुभ्यामिदं वचनमब्रवीत् ॥१॥ शीघ्रं न्यस्यत श
स्त्राणि वाहेभ्यश्चावरोहत एष योगोऽत्र विहितः प्र
तिघाते महात्मना ॥२॥ द्विपाश्वस्यंदनेभ्यश्च क्षितिं
सर्वेऽवरोहत एवमेतन्न वो हन्यादस्त्रं भूमौ निरायुधा
न् ॥३॥ यथा यथा हि युध्यन्ते योधा ह्यस्त्रमिदं प्रति
तथा तथा भवंत्येते कौरवा बलवत्तराः ॥४॥ निक्षे
प्स्यंति च शस्त्राणि वाहनेभ्योवरुह्य ये तान्नेतद
स्त्रं संग्रामे निहनिष्यति मानवान् ॥५॥ ये त्वेतत्प्र
तियोत्स्यंति मनसापीह केचन निहनिष्यति तान्स
र्वान् रसातलगतानपि ॥६॥ ते वचस्तस्य तच्छ्रुत्वा
वासुदेवस्य भारत ईषुः सर्वे समुत्स्रष्टुं मनोभिः
करणेन च ॥७॥

یہہ مہابہارت کی عبارت ہے اور باقی ترجمہ پر عبارت کی شرارت ہے اب دل چاہے جس سے

اور اہ نیافت الخ محض غلط ہے کیونکہ اگر ابراہیم کو عنایت بیبی درکار یا اعتبار ہوتا تو اسواسطے
خوف بادشاہ جابر ہوتا ہر گز دروغگوئی گوارا نکرتا اور سارہ کو بطرف کذب نسبت نکرتا جبکہ
اوسنے راستی سے انحراف کیا اور خلاف انصاف تو معلوم ہوا کہ وہ بندۂ تدبیر تہا نہ تابع تقدیر
قولہ از کمال معرفت بد حید سیدہ بود فقط اگر ابراہیم معرفت خدا مین کمال رکھتا تو
اسواسطے گفتگو بہ بازی دین مشتغال رکھتا اس سے واضح ہوا کہ ابراہیم بیرایہ معرفت عاری
تہا اور ستارہ پرستی و شرک مین ہفت ہزاری **قولہ** کہ عناصر بحکم رب العزت تابع او شدہ بودند
الخ اگر عناصر اطاعت ابراہیم کرتے اور قدم خلیل پر سر تسلیم و مرقی تو نمرود کیونکر اوسکو گرفتار
کرتا اور کیونکر نفی النار کرتا اسواسطے بادشاہ مصر داد ابراہیم نہین دیتا اور اسواسطے اوسکی جورو
چہین لیتا کیونکہ بادشاہون کی بہی عناصر سے سرشت ہے خواہ خوب ہے خواہ زشت ہے
بر تقدیریکہ عناصر ابراہیم کے تابع ہوتے تو ضمائر انس و جان بجانب خلیل راجع ہوتی کل
عالم مین ایک دین ہوتا اور نبوت ابراہیم پر سبکو یقین ہوتا کیونکہ تمام دنیا کی عناصر ہی سے
بنیاد ہے اور سارے جہان کی اصل خاک و آب و آتش و باد ہے جس شخص پر حقیقت معرفت فاش
ہے اوسکی راے مین پانچوان آکاش ہے چونکہ مسلمان واقف کار نہین ہین لہذا آکاش
اسرار نہین **قولہ** تا آنکہ مطابق قول مہابہارت درون پرب ہرگاہ آتشے الخ مہابہارت
مین یہہ کہین نہین ہے اور جہوٹے کی بات کا کسی کو یقین نہین یہہ مطلب ہمکو مہابہارت اصلی مین
دکہلائیے ورنہ اپنی لغت پر حد اتمام لگوائیے آپکے سوا دروغگوئی کسی کا دین نہین ہے اور
کوئی مستحق آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین نہین جو کوئی جہوٹ بولتا ہے وہ اپنے مسن زراندود
کی قلعی کہولتا ہے آیندہ کو اوسکی بات کا اعتبار نہین رہتا اور اوسکے قول پر کسی امر کا دارومدار
نہین **س** خوبی آدمی دروغ نہین ❊ شمع تصویر کو فروغ نہین ❊ اشوتہاما نے جو
شاعسانہ کیا تہا اور پانڈون پر تیر آتشی کا نشانہ کیا تہا اوسکا ذکر درون پرب کے ادہیاے
صد و نود و نہم مین اسطرح ہے کہ جسوقت وہ تیر پانڈون کو نظر آیا تو سری کرشن نے فرمایا کہ

اورا او نیافت وچون از کمال معرفت بدرجهٔ رسیده بود کہ عناصر بحکم رب العزت تابع او
شده بودند از آن آتش عظیم آزارے بر جسد مبارک وے نرسیده ونیز چنانکہ مطابق قول
مباہات مردم بیب ہر گاه آتش از تیر اشو تہا بایدا گردیده شتری کرشن اندو فع آن بہ
لا بہ پیش آتش آمدند و پانڈوان را امر نمودند کہ وزرا بہ باخود آمده ولباس شاہی را
از تن بر کشیده لباس تذلل وخواری در بر کرده بخشوع وخضوع تمام با آتش توجہ کرده بسر
پیش او نہند پانڈوان مطابق ہدایت شری کرشن بجا آوردند **جواب** میان محمد علی نے
میدان مباحثہ سے فرار کیا اور بیابان بیحیائی مین قرار لیا مگر بقول **سعدی** ہر کہ دست
از جان بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید یہہ بھی بیجا ہیہ کر یہہ ہی کہتے ہین کہ ابراہیم شرک ستارہ
پرستی سے بری ہوا اور سزا وار نبوت وپیغمبری فی الحقیقت ابراہیم نے اسقدر ستارہ پرستی وبت
پرستی کی بہوم ڈالی کہ حقیقت معرفت وخدا شناسی روئی کی طرح توم ڈالی چنانچہ اسکی
کیفیت بالاحوالہ قلم سن وعن ہوئی اور واضح رائے انسان وجن ہوئی اب ہمارا قلم تو ہر قم
مولوی صاحب کی ابکار افکار پر دست اندازی کرتا ہے نہین نہین ایک ایک کر لئے تجویز خلعت
سرفرازی کرتا ہے **قولہ** چون کفار عہد او آتش عظیم برا سوختن او افروختند فقط وہ آتش
عظیم نہین تہی اور لایق سوختن ابراہیم نہین بلکہ کمتر از شرر تہی بس کیونکہ جا خوف وخطر
تہی اسیواسطے اونی جانور اسکے پاس جا سکتا تہا اور اوسکو پہونک پہونک بہڑکا سکتا تہا
چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہے کہ جب ابراہیم کو آگ مین ڈالا تہا تو سب جانور آگ کو بجہاتے
تہے لیکن گرگٹ پہونک پہونک بہڑکاتا تہا سواسطے اس بدذات کے قتل مین ثواب ہے
فقط اگر وہ آتش عظیم ہوتی تو حرباو غیرہ حشرات کو اوسکو پاس جانے سے بیم ہوتی حالانکہ کل
جانور اوسکے گرد جمع تہے شل پروانہ شمع تہی علاوہ اسکی ہر ایک بجہاتا تہا ایک گرگٹ بہڑکاتا
تہا پس ابراہیم اسقدر آگ سے کسواسطے خوف کرتا اور کیونکہ ڈرتا بس اس مین ابراہیم کے
لئے کچھ کرامت تہی نہ کوئی علامت **قولہ** املا از آن باعتماد بیہوده گار خود بلکے بر دل

मुपास्ते द्वितीयवान्ह भवति नास्माद्गणश्छिद्यते
॥११॥ स होवाच गार्ग्यो य एवायं छायामयः पुरुष
एतमेवाहं ब्रह्मोपास इति स होवाच जानशत्रुर्मा
मैतस्मिन्संवदिष्ठा मृत्युरिति वा अहमेतमुपास
इति स य एतमेवमुपास्ते सर्वं हैवास्मिंल्लोक आयु
रेति नैनं पुरा कालान्मृत्युरागच्छति ॥१२॥ स होवाच
गार्ग्यो य एवायमात्मनि पुरुष एतमेवाहं ब्रह्मोपा
स इति स होवाच जानशत्रुर्मा मैतस्मिन्संवदि
ष्ठा आत्मन्वीति वा अहमेतमुपास इति स य एत
मेवमुपास्ते आत्मन्वी ह भवत्यात्मन्विनी हास्य प्रजा
भवति स ह तूष्णीमास गार्ग्यः ॥१३॥ स होवाच जात
शत्रुरेतावन्नू इत्येतावद्धीति नैतावता विदितं
भवतीति स होवाच गार्ग्य उप त्वा यानीति ॥१४॥

دل چاہے جبر سے ترجمہ گوش کیجے اور دل چاہے جس طرح سے کہ ہوش پہنچے یہان تک
بیا ہین منین سے اور قول مفسرین و محدثین سے ثابت ہوا کہ ابراہیم تادم آخر خدا کی خدائی
مین شریک کرتا رہا اور سلسلۂ شرک کی تحریک پس یقین نہین ہوتا کہ آگ وسکے تابع
ہوئی اسکی نمرود ضایع منصب ابراہیم خلیل ہوا اور لقب مبارک خلیل مشرک پر لاجرم
شورش تہمت ہوگی کب بارش رحمت ہوگی اب مولوی محمد علی بعبارت ابراہیم کا سامان
کرتے ہین اور تیری کوشش پر بہتان کے جا کرتے ہین اور ملک خطا کو جاتے ہین
سقوط الجبّار ابراہیم اینچنین حساب معرفت خدا شناس ست کہ چون کفار عجب
و آتش عظیم برای سوختن او افروختند اصلا از ان با اعتماد بپروردگار خود باک نکرد و دل

सहोवाचाजातशत्रुर्म्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाविषा
सहिरितिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपा
स्ते विषासहिर्हिभवतिविषासहिर्हास्यप्रजाभव
ति॥०॥सहोवाचगार्ग्योयएवायमप्सुपुरुषए
तमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्म्मा
मैतस्मिन्संवदिष्ठाःप्रतिरूपइतिवाअहमेतमुपास
इतिसयएतमेवमुपास्तेप्रतिरूपंहैवैनमुपग
च्छतिनाप्रतिरूपमथोप्रतिरूपोऽस्माज्जायते॥
सहोवाचगार्ग्योयएवायमादर्शेपुरुषएतमेवाहं
ब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्म्मामैतस्मि
न्संवदिष्ठारोचिष्णुरितिवाअहमेतमुपासइतिसय
एतमेवमुपास्तेरोचिष्णुर्हिभवतिरोचिष्णुर्हास्यप्रजा
भवत्यथोयैःसन्निगच्छतिसर्वांस्तानतिरोचते॥
८॥सहोवाचगार्ग्योयएवायंयंतंपश्चाच्छब्दोऽनू
देत्येतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्म्मा
मैतस्मिन्संवदिष्ठाअसुरितिवाअहमेतमुपासइ
तिसयएतमेवमुपास्तेसर्वंहैवास्मिंल्लोकआयुरेति
नैनंपुराकालात्प्राणोजहाति॥१०॥सहोवाचगार्ग्यो
यएवायंदिक्षुपुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइति
सहोवाचाजातशत्रुर्म्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाद्वितीयो
ऽनपगइतिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेव

तिष्ठाअतिष्ठाःसर्वेषांभूतानांमूर्द्धाराजेतिवाअहमे
तमुपासइतिसयएतमेवमुपास्तेतिष्ठाःसर्वेषांभूता
नांमूर्द्धाराजाभवति॥२॥सहोवाचगार्ग्योयएवासौ
चंद्रेपुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजात
शत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाबृहत्पाण्डरवासाःसोमो
राजेतिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपास्तेऽह
रहःसुतःप्रसुतोभवतिनास्यान्नंक्षीयते॥३॥सहोवा
चगार्ग्योयएवासौविद्युतिपुरुषएतमेवाहंब्रह्मो
पासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्ठा
स्तेजस्वीतिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपा
स्तेतेजस्वीहभवतितेजस्विनीह्यस्यप्रजाभवति॥४॥
सहोवाचगार्ग्योयएवायमाकाशेपुरुषएतमेवाहं
ब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातशत्रुर्मामैतस्मिन्संव
दिष्ठाःपूर्णमप्रवर्त्तीतिवाअहमेतमुपासइतिसय
एतमेवमुपास्तेपूर्यतेप्रजयापशुभिर्नास्यास्माल्लो
कात्प्रजोद्वर्त्तते॥५॥सहोवाचगार्ग्योयएवायंवायौ
पुरुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइतिसहोवाचाजातश
त्रुर्मामैतस्मिन्संवदिष्ठाइन्द्रोवैकुंठोपराजितासे
नेतिवाअहमेतमुपासइतिसयएतमेवमुपास्तेजि
[illegible]ष्णुर्भवत्यन्यतस्त्यजायी॥६॥सहोवाच
[illegible]रुषएतमेवाहंब्रह्मोपासइति

دونکا بحث نہین لغت سنسکرت مین فقط بہت بھی متکبر معہود کا دہیان بطور صفت کہ
ہے برہدارنہ اپنشد مین بالاکی کو کہنشر کہین نہین کہا آپ نے فرق آسمان و زمین نہین کیا
پس ملاقات الکہد باری سے روگردانی کیجئے اور دوست واد استعمار اپنشدات مین جان فشانی
شرم نہین آتی کہ ہم تو بجنسہ آیات قرآنی ایراد کرتے ہین اور آپ اوسکی عوض الکہد باری
کی کہانی یاد کرتے ہین ہمارے نزدیک وہ قرآن سے بڑھکر نہین ہے اور مولف اوسکا [illegible]
عثمان سے کمتر نہین برہدارنہ اپنشد کی جس آیت کا ترجمہ الکہہ پرکاش مین آورا ہے اور سر کبیرا
وہ اس طور پر ہے۔

दृप्त बलाकिः हानुचा नो गार्ग्य आस स होवाचाजातश
त्रुं काश्यं ब्रह्म ते ब्रवाणीति:-

یعنی بالاکی گرگ گوتری متکبر تیز گفتار نے اجات شترو کاشی کے راجا سے کہا کہ مین تیرے سامنے
برہم کی تفصیل کرتا ہون فقط بالاکی نے اجرام فلکیہ کو خدا اقرار نہین دیا اور برعکس حقیقت
گفتہ نہین کیا یہہ آپکی غلط کاری ہے یا تقلید الکہد باری بالاکی نے اجات شترو راجا کے
روبرو مظاہر دوازدہ گانہ کی تفسیر کی اور راجا نے ہر بار یہی تقریر کی کہ یہہ تو مین بھی جانتا ہون
اور اسطرح ہی مانتا ہون بعد بیان کرنے بارہوین مظہر کے بالاکی خاموش ہوا اور سارا
جوش وخروش فراموش ہوا تب اجات شترو بولا اسیقدر نہین ہے بالاکی نے کہا اسیقدر
بالیقین ہے اجات شترو نے جواب دیا کہ اتنے ہی سے تحقیق عرفان نہین ہوتا اور برہم [illegible]
نہین فقط اس سے یہہ ہی لازم آتا ہے کہ بالاکی نے جو کچھ مظاہر کے باب مین بیان کیا اجات
شترو نے وہی تسلیم بدل و جان کیا مگر انجام کار یہہ کہا کہ اتنا ہی پرماتما نہین ہے بلکہ اسکی
انتہا نہین ہے اس مقام کی اصل عبارت تفصیلوار سنئے اور گلشن راز سے حل اسرار کیجئے

स होवाच गार्ग्यो य एवासा वादित्ये पुरुष एतमेवाहं
ब्रह्मोपास इति स होवाचाजातशत्रुर्मा मैतस्मिन्संव

داشتی بموسیٰ و فرعون کردند آشتی یعنی جبکہ کلم و قدم خدا سے محدود مقید حدوث
وجہل ہوا اپنے ہاتھ سے اپنا سر پھوڑنا سہل ہوا بشکل موسیٰ و فرعون برآ کر اور سامان
جنگ بہم پہنچا کر خود بخود لڑنے لگا آپ اپنی عزت و آبرو کو دبیے پڑنے لگا جس وقت اس کشاکش
سے رہائی پائیگا بسر یکتائی و تنہائی آئیگا یہ معبود محمدی کی تعریف ہے اور تفسیر مثنوی کا ترجمہ
ہے شاید کہ آپ نے اسی کو وہ مضمون اقتباس کیا ہے اور کتاب قدس کو اسی پر قیاس
کیا ہے کہ سارا ان کو اندھے کو ہر ا ہی ہرا سوجھتا ہے اور سخرے کو مسخرا آپکو مضمون خصوص
یاد آیا وہ ہی بجوالہ یوگ سجا او پنشد ایراد فرمایا اب ترجمہ عبارت فصوص سنو اور گردن
دبیے تنزیہ نزدیک ارباب حقیقت عین تحدید و تقیید ست پس کسیکہ تنزیہ میکند حق تعالیٰ
را یا جاہل ست یا سوء ادب نمودہ و مومن ہرگاہ تنزیہ کند و اکتفا بہ تنزیہ نماید پس او سوء
ادب نمودہ و خدا و رسول را دروغگو دانستہ و او گمان میکند کہ او را چیزے از معرفت حاصل
شدہ حال اینکہ او را ہیچ حاصل نشدہ و او بمنزلہ شخصے ست کہ ایمان آورد بہ بعض کتاب
و کافر شود بہ بعض کتاب و گفتہ است کہ خدا غایب ست از فہم ہر کس مگر از فہم کسے کہ عالم را صورت
خدا و ہویت خدا داند بعد از ان این رباعی نوشتہ **رباعی** فان قلت بالتنزیہ
کنت مقیدا و ان قلت بالتشبیہ کنت محدودا و ان قلت بالامرین کنت مسددا و کنت
اماما فی المعارف سیدا پس اگر قائل شوی بتنزیہ خواہی شد قید کنندہ و اگر قائل
شوی بتشبیہ خواہی شد محدود کنندہ و اگر قائل شوی ہر دو امر خواہی شد راست گو
خواہی شد امام در معارف و سید انتہی **قولہ** در بیت کہ آنرا در وید بلفظ ہکنیت تعبیر کردہ
اند چہ قسم عارف بود کہ اکثرے از اجرام فلکیہ خدا قرار دادہ الخ ورہبت کسی شخص کا نام
نہین ہے آپکو عقل سے کام نہین جس شخص سے راجہ اجات شترو کی گفتگو ہوئی تھی اوسکا
نام بالاکی ہے اور باقی آپکی چالاکی ہے ترہات الکیہ بارہی ہے آپکا عامرہ مدارج کہ مانند
قرآن شایان نازو سرمایہ ماہیّ آپکو اونیشد سے کچھ نسبت نہین ہے اور بطرف فہم

योयः प्रणवः स सर्वव्यापी यः सर्वव्यापी सोनन्तो योन
न्तस्तत्तारं यत्तारं तच्छुक्लं यच्छुक्लं तत्सूक्ष्मं यत्सूक्ष्मं तद्वै
द्युतं यद्वैद्युतं तत्परं ब्रह्म यत्परं ब्रह्म स एको य एकः
स रुद्रो यो रुद्रः स ईशानो य ईशानः स भगवान् महे
श्वरः अथ कस्मादुच्यते ओंकारो यस्मादुच्चार्यमाण
एव प्राणानूर्द्ध्वमुत्क्रामयति तस्मादुच्यते ओंकारः अथ
कस्मादुच्यते प्रणवः यस्मादुच्चार्यमाण एव ऋग्यजु
सामाथर्वांगिरसं ब्रह्म ब्राह्मणेभ्यः प्रणामयति नाम
यति च तस्मादुच्यते प्रणवः

غرضکہ اونپشد مین پرماتما کو نیست مطلق کہین نہین لکہا ہی جیسے کہ قرآن مین خدا کو احق کہین
نہین کہا ہے یہ تعلیق محال بالمحال ہے نہ موجب سنج و ملال ہی قطع نظر ازین پرنو اوم کا
مرادف ہے پس اوسکو نیم ماترا کے اوم کہنا محاورہ کے مخالف ہے کیونکہ جس صورت مین پرنو
خود اوم ہے تو وہ نیم ماترا سے اوم نہین ہو سکتا جیسے کہ خود سوم کلاسے سوم نہین ہو سکتا اوم
مین دو او نیم ماترا آشکار ہین اور اوسکے نام اکار اوکار مکار ہین غرض ہم پرنو اور اوم کا ہی
ہے چنانچہ خود خویش کا ایک علم ہے اگر مولوی صاحب الکہد ہاری وغیرہ کو مزخرفات کا
بہروسا نکرتے تو اپنے تئین رسوا نکرتے اپنے ہاتہون اپنی کم بختی نہ لگاتے اپنے سر پر آپ بلا نہ
بلاتے ؎ چو بخت بد کسے را پیش آید ۔ کند کارے کہ کردن را نشاید ۔ **قولہ** ونیز در جوگ
سجا اپنکہد میگوید کہ ست و رج و تم یہ تینون صفتین اوسکو ہر وقت شامل رہتی کہ جاگتے رہتی ہین
الخ اونپشد جوگ سجا مین یہ مضمون زنہار نہین ہے اور الکہد ہاری وغیرہ کی ترہات کا
اعتبار نہین البتہ مثنوی شریف مین مرقوم ہے جو کہ تصنیف مولوی روم ہے **ابیات**
چونکہ بیرنگی اسیر رنگ شد ۔ موسی با موسی در جنگ شد ۔ چون بہ بیرنگی رسی کان

آپ اپنے دعوی مین صادق ہین تو اصل عبارت اوپنشد معہ اصل کتاب بھیجو اور اپنی انکال
جواب باصواب لیجیے اگر آپکا زعم عیاذ باللہ محکم نہین ہے اور رسائی جناب وپنشدات
تک نہین تو کسی عالم سنسکرت کو لائیے اور ازاول تا آخر مجموعہ شبکہ دکہلائیے کہ اوادآ بادین
اصل اوپنشدین معہ تغسیر موجود ہین جن سے شلوک بہ ناویہ مفقود ہین مگر ایک التماس ہے کہ امکان
مطالعہ کتب قدس بر مکان راجا جیکرشن داس ہے پاشا کہہ سے وہ ذات بابرکات سلامت
باکرامت ہے کہ بدولت اونکی مراد آباد مخزن جواہر وید و شاستر ہے شرم نہین آتی کہ تم اصل آیات
بے سروپا نقل کرتے ہین اور آپ عبارات آردو کا نام اوپنشد رکہتے ہین اگر اسیکا بحث ومباحثہ
نام ہے تو میانجی کو ہمارا اسلام ہے کہ تراز خانی کسیکو پسند نہین اوسیکی رائے ہین جنکو عقل شکر منہ
نہین **سے** ہرزہ گو کی بات کا ہرگز نہین ہے اعتبار * اہل دانش جانتے ہین لغو قول ہرکشیدہ
ہرچند ہمکو یقین ہے کہ آپ حق بات نہ مانینگے اور لعویات الکہد ہاری کو ترک نہ جانینگے
لیکن چونکہ بندہ کو جناب سے گونہ الفت ہے اور اختفا ہمکو کدورت وکلفت آپکو نصیحت کرتا ہے اور
نصیحت جناب سے ڈرتا ہے **سے** تنگی سینہ دلم را بفغان مے آرد * ورنہ با ناز تو خاموشی ہم
فریاد بیکسست * گو تم کی ایجاد نیاے ہے اوسی سے اوسکا اعتقاد چہرہ گستاخ ہے بہر دواج
کی شہرت بہی جنحو عالم پر مرقوم ہے اوسکا عقیدہ بہی اوسی سے معلوم ہے مکاشفات بشنو اتر
وجید گن وغیرہ بہی اوپنشد واتہاس ہین اندراج ہوئے ہین اور توریت وقرآن سے بلکہ
عرفان وگیان کے درہ التاج ہوئے ہین قطع نظر اس سے یہ لوگ ہمارے نزدیک نہ بدعائی
ہین نہ پیغمبر خداے یکتا وواحد اگر غلطی کرین تو تعجب نہین ہے اور منافی بشر نہین حضرت ابراہیم
کی نبوت پر کیسے ٹہہر لیے کہ شرک صریح کرنے لگے اب مین بہ اں قلم کو آٹ دیتا ہون اور آپکے
باقی فقرات کا جواب باصواب **قولہ** ونیز معترض صاحب معرفت بانی وید ازین یک کلمہ
کہ ودشلوک نیچم از اتہرب بید آنکہ مذکور ست ودیا بندہ الخ اوپنشد اتہرب بید منظوم نہین ہے آپکو
حقیقت بید اتہرب معلوم نہین اگر مضمون اوپنشد منظوم ہوتا تو اوس مین شلوک مرقوم ہوتا جونکہ ایسا

کاملی ہین اور حضرات کے اسکات کے لئے وائی تفسیر آیتون کی بالا کی الٰہی اور شبہ کا اعلیٰ جواب
ابراہیم جسوقت پیر فانی ہوا مرتکب بے لمانی ہوا اختتان ۱۵۰ سالگی مین اپنا آلۂ تناسل قطع کیا یا
وقطع کیا چنانچہ بخاری مین روایت ہے اور بے شرمی ابراہیم سے شکایت (اختتن ابراہیم النبی
وہو ابن ثمانین سنۃ) یعنی ختنہ کیا ابراہیم نے اس حال مین کہ وہ اسّی برس کا تھا ٥

ز ابراہیم آزر گشت ایجاد مسلمانی ٭ یقینم شد کہ بر ۲۳۰ ست بنیاد مسلمانی ٭ س ٥ شعر

اکنون طے کنم ٭ اسپ خوش گام قلم را پے کنم ٭ اب مولوی صاحب ارادۂ الزام ہنود کرتے ہین اور
کلام بے سود **سوط الجبار** معترض صاحب جواب این بگویند کہ نشنوا مترو گوتم وجہدگن و بہار دواج
وغیرہ آن حکماے ہند چہ قسم صاحب معرفت بودند کہ در اتہرون وید ارکہی اپنکہد از اعتقاد آتشان
بدین طور خبر دادہ کہ آسمان در روشنی و تاریکی و برق و آفتاب را پروردگار قرار دادہ اند و دلائل
بر اقوال باطلہ خود آوردہ اند و نیز معترض صاحب معرفت بائی وید ازین یک کلمہ کہ در اشلوک پنجم از اتہرون
سر اپنکہد مذکور ست دریابند (کہ تمہاری حقیقت پر نولیسی نیم ماترا اوم سے بھی پائی نہین
جاتی تم نیست مطلق ہو) ببین عقل و دانش بباید گریست ٭ ذاتیکہ عین وجود مطلق و ہستی مطلق ہست
او را نیست مطلق اعتقاد میکنند و نیز در جوگ سجا اپنکہد میگوید کہ (ست رج و تم ہمیشہ تینون صفتین
اسکو ہر وقت مثل رسی کی جکڑے رہتے ہین اور جو عضو کہ پچٹے ہین جہل و نادانی سے اوسکو اونکی
کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے) و نیز جواب آن فرمایند کہ در بیت کہ آن را در وید بلفظ رکہیشر
تعبیر کردہ اند چہ قسم عارف بود کہ اکثرے را از اجرام فلکیہ خدا اقرار دادہ و در اجابات شتر و
بے و انکار کردہ در بر بدارند اپنکہد ملاحظہ کنند **جواب** کسو سطح کشتی مین خاک اوڑاتی ہو
اور پانی مین آگ لگاتی ہو کسواسطے زمین سر پر اوٹھائے ہوا اور آسمان کو لاتین چلاتی ہو تمہارے
وید سے متعلق و منشد بکاس ہین اور بالکل غیر مشہور عوام الناس ہین اون مین ہر کسیکا نام اکی
نہین ہے اور عجب مذکورہ کہین لکھا نہین ترجمہ الکہد ہاری اونچت نہین ہر اور کلام مرحوم بانکی
سند نہین جو کوئی ایسا کلام کریگا وہ اپنے تئین بدنام کریگا خواہ محمد علی ہو اور خواہ اسد علی ہو اگر

اس طرح تفصیل ہے کہ اول ابراہیم نے کواکب کی نسبت کہا (ہذا ربی) دوم اپنی قوم کی بابت
مین کہا (بل فعلہ کبیرہم) سوم کہا (انی سقیم) فقط چونکہ ابراہیم نے بصدق دل ربوبیت
کواکب پر اقرار کیا بخاری نے ہذا ربی کذبات ثلاثہ مین شمار کیا یہہ ہی اظہار بخاری ہے اور منکر
اسکا ناری ہے یہہ ہی قول قطب الدین خان ہے جو ہامیون کا پیر ستان ہے مظاہر حق کی جلد
چہارم پر نگاہ کیجئے اور کلام صدق پیام قطب الدین پر واہ واہ کہئے اعبارۃ حضرتین کا اسلئے
کیا کہ جو سمجھا جو کہا ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہ اعتبار
نہین ہے انتہی اگر تحصیلدار صاحب ان دونون بزرگون کی گواہی سے اعراض کرینگے تو نفس
مسلمانی پر اعتراض کرینگے پس ہماری مراد حاصل ہوگی اور عروس مدعا وصل **قولہ** واین معنی
خود ظاہر ست کہ طلوع و افول کواکب ہر روز بمشاہدہ ابراہیم مے آمد فقط اکثر مفسرین کا یہہ ہی
مقولہ ہے کہ غار کوہ مین ابراہیم جوان ہوا اور بمجرد مشاہدہ کواکب ہذا ربی گویان ہوا پس میان جی
کا یہہ دعوی کہ ابراہیم ہر روز مشاہدہ طلوع و غروب ستارہ و ماہ و آفتاب کرتا تہا اور ربوبیت
کواکب سے ابداً اجتناب کرتا تہا خلاف قرآن ہے اور منافی ایمان **قولہ** واو گاہی کواکب را
ور قمر خود پروردگار خود نگفتہ فقط شکر خدا کہ ہماری مراد حصول ہوئی اور مولوی صاحب کو تکذیب قرآن
قبول ہوئی کہ مضمون قرآن سے انکار کر دینے لگے اور اپنے کئے ہوئے سے استغفار اسی سے ساتھ پہلے
کہتے تہے کہ ابراہیم نے ازروے اعتقاد ہذا ربی نہین کہا اب کہتے ہین کہ اونہنے عمر بہر ستارون کو پروردگار نہین کہا
سورۂ انعام مین مصنف قرآن نے تین جگہہ قال ہذا ربی ترقیم کیا ہے اور تینون جگہہ فاعل
ابراہیم کیا ہے اپنے تکلم سے یہہ ہی لازم آیا کہ ابراہیم نے کواکب کو اپنا معبود ٹھہرایا اس انکار
بیجا سے مولوی صاحب کی غرض یہہ ہے کہ قرآن لائق اعتبار نہین ہے اور کلام پروردگار
نہین اس بحث و مباحثہ پانزدہ سالہ نے حضرات کے دل مین تاثیر عجیب ڈالی کہ میان محمد علی
نے تکذیب قرآن کی ترکیب نکالی اصل تو یہہ ہے کہ ابراہیم تا وقت پیری بت پرستی مین مشغول تہا
یا ستارہ پرستی اوسکا مقول تہا آیات سورۂ بقرہ و سورۂ ابراہیم ہمارے دعوی کو اثبات کے لئے

تھا مولوی صاحب بل الخیر پر اتفاق شرفائے مدینہ تھا ایک ایک کا سینہ پارہ پارہ تھا
بلکہ اس تقریر سے تبکیت والزام خصم بود فقط شاید کہ ابراہیم نے تحصیلدار صاحب کو رشوت دی
ہے اور شیرینی کھلائی ہے کہ بقول شخصے (ہر کس را بترشی دندان کند شوند و تماشیان بہ شیرینی)
آپکے دندان امتاب کند ہیں اور سخنان رہا نتند مگر دانا آپکی تحقیقات دماغ ہیگا اور کوئی بات قابل
اثبات نہ جانیگا ؎ نجائے کو رہتہ کانوب ہیں دانا ۔ نہ ہو بلبل گل کاغذ پہ شیدا ہوا اگر ابراہیم
نے (ہذا ربی) بنا بر الزام مخالفین کہا تو اون ہی کو الزام کے لئے (لا احب الافلین) کہلا رنی
بری مما تشرکون) کا بھی یہی حال ہوگا اور (انی وجہت وجہی) بھی مقولہ قوم بد افعال ہوگا
کہ ان مقولات کا شخص واحد قائل ہے خواہ ابراہیم خواہ قوم جاہل ہے ہر جگہ قال کا فاعل
ایک ہے خواہ بد خواہ نیک ہے جبکہ یہ تمام مضمون منسوب بخصم ہوگا تو اسکے برعکس ابراہیم کا عزم
ہوگا پس خود خیال کرو کہ مخالف توحید کون ہے اور پلید کون جو کوئی از روئے غور سمجھیگا جملہ
فقرات کو ایک طرح سمجھیگا اگر مولوی صاحب اسیطرح جھوٹی بات کو جلا دینگے تو دفتر ہستی کو جلا دینگے
قطع نظر ازین فرمائیے کہ ابراہیم مضمون ہذا ربی اپنے اعتقاد کی موافق اگر کہتا تو کسطرح یہ کہتا اپنے
اور خصم کے اعتقاد میں کسطرح امتیاز دیتا اور کسطرح راہ تشبیب و فرار لیتا قطع نظر ازین ستارہ پرستی قوم
ابراہیم قرآن سے آشکار نہیں ہے اور تواریخ محمدیہ پر آپکو اعتبار نہیں پس ستاروں کی نسبت ہذا
ربی موافق اعتقاد قوم نہیں ہو سکتا پانچ سواروں میں شامل ٹوم نہیں ہو سکتا جسکے اعتقاد
کی موافق (لا احب الافلین) اور (انی بری مما تشرکون) اور (انی وجہت وجہی) ہے اسیکے
اعتقاد کی مطابق (ہذا ربی) ہے کیونکہ سب فقرات کا ایک ہی انداز ہے اور کل فقرات کا ایک
ہی ساتھ ایک کو دوسرے پر تخصیص نہیں ہے اور بند مشرک ہوا ابراہیم کی تعلیم نہیں اگر تحصیلدار صاحب
نے ابراہیم سے رشوت نہیں لی اور برخلاف واقعات کیفیت نہیں لکھی تو روئے اظہار صداقت
بخاری پر کیوں نہیں پاک غور کرتے اور اپنی کیفیت کیوں لکھتے ہیں بلکہ فی الفور کرتے اب ہم
نقل اظہار بخاری کرتے ہیں اور وہ اصل تفصیل بلا ری صحیح بخاری میں کذبات ثلاثہ ابراہیم کی

ماضی بعید مین ابراہیم شرک سے بری نہین تہا اور قابل تغیری نہین **قولہ** وتبدیل ان بجملہ اسمیہ نفیہ کہ دلالت بر ثبوت و دوام میکند ناطق ست بر ینکہ انتفای شرک از روے امر متحدث نیست الخ اوس جملہ اسمیہ نفیہ کا آپنے یہہ ہی ترجمہ کیا ہو (کہ نیستم من از مشرکین فقط) یہان دوام کہان ہو آپکا غلط وہم وگمان ہو کیونکہ نیستم متعلق بزمانہ حال کے ہو رہے امر ثبوتی و استمراری سے دور ہے پس حاصل جملہ اسمیہ نفیہ یہہ ہی ہوا کہ ایام ماضی مین ابراہیم کواکب پرست تھا اور مایوس از کوکب پرست البتہ زمانہ حال مین اوس نے شرک سے انکار کیا اور توحید مین عقیدہ کیا تو اس پس یہان بھی ہما ہی معا حال ہو اور آپکا دعوی باطل کیونکہ توحید ابراہیم امر ثبوتی و استمراری نہین ہے اور قابل تغیری و پایداری نہین جبکہ تم ابراہیم سے انتفای شرک کے خود قائل ہو تو کیونکہ بدوام توحید ابراہیم مائل ہو کسواسطی کہ انتفا بمعنی نیست شدن ہے او نیست شدن بعد ہست شدن کی ہوتا ہے جیسے کہ بہوش آمدن بعد مست شدن کے پس اس سے خود معلوم ہوا کہ اول ابراہیم نے واسطے ہستی شرک کے کمر بستہ کی اور خاطر توحید شکستہ گاہے کواکب کو رب العالمین ٹہیرایا اور گاہے ماہ وآفتاب کو مالک آسمان وزمین جبکہ کواکب کو حسب نزول وغروب پایا اور اس سبب سے بیہوش ہوا وہ انتفای شرک ہوا اور دیر نشست وشوے چرک **قولہ** پس از آغاز و انجام قصہ بخوبی ظاہر شد کہ ابراہیم کلمہ ہذا ربی زنہار از روے اعتقاد بر زبان نیاورد فقط ہمنے قرآن وتفسیر کے لفظ لفظ سے اور آپکی تقریر وبیان کے کلمہ کلمہ سے ثابت کر دیا کہ ابراہیم نے از روے اعتقاد ہذا ربی زیب زبان کیا اور کلمہ کفر یک زمان ورد لسان شرک مین چار پہر کا دن چار پہر کی رات کٹی بیہودہ گوئی مین ساری اوقات کٹی اگر ابراہیم تکرار ہذا ربی از روے اعتقاد نکرتا تو آخر مین یا ابشکلم ہرگز ایراد نکرتا ایک حاجی رشتہ دار میاں جی کہتا تہا کہ مین نے میان محمد علی کی یہہ تفسیر علما مدینہ کے سامنے پیش کی اونہون نے کانون پر ہاتھ دہرا اور کلمہ لاحول پڑہا کہ اس تقریر مین بوے رفض آتی ہی اہل سنت کو کب مستبانی ہے قہر ہو مصنف نے کہا کہ دوچار شخص نے مولوی صاحب کی تفسیر وبیان سے نفرت کی ہو گی اور بوجہ کراہیت ردی ہوگی وہ مرد خدا ہو لا کہ گل کا یہہ ہی حال تھا سمجہ وہان بات کرنا محال

کہ اول وقت ابراہیم شرک سے نعوذ باللہ بچے نہین تہا اور مشرکین سے رجوع نہین آپ نے لفظ ناتھان سے
بطور تعظیم اپنی ہی ذات مراد لی ہے کہ فہمید سے دور ہو اور تقلید سے نفور اگر آپکو کچھ دانائی
ہوتی تو بار بار یا حماقت پر کسواسطے چھپائی ہوتی مخالفت حدیث و قرآن نکرتے تائید کرین
کو جواب اندرین گمان نکرتے بندہ آپکے مکر و کید سے خوب آگاہ ہے سرو کی بازارکتان مقابل
ماہ ہے ؎ مین خوب سمجھتا ہون تیری بسید کی باتین یہ اوس سے کہو جو کہ بیخبر دار نہو وے ٭
قولہ انی وجہت وجہی للذی فطر السماوات والارض الخ بالیقین تحصیلدار صاحب نے ابراہیم سے
رشوت کھائی ہے کہ ہر ایک جرم سے بلا تحقیق اوسکی رہائی فرمائی ہے ؎ قاضی کہ برشوت بخورد
پنج خیار و ثابت کند از بہر تو دہ خربزہ زار ٭ اسیواسطے تصدیق صاحب قرآن و حدیث کی پروا
نہین ہے اور تحقیق مفسرین و محدثین پر شک نہین تمام اہل تفسیر و حدیث تو کہتے ہین کہ ابراہیم نے دیدیہ
کواکب کو رب کہا آپ فرماتے ہین کہ سب کے خلاف او کہا شاید کسی شیعہ نے آپ پر لنگوٹہ چہاڑا ہے
کہ جا بجا جناب نے اہل سنت کا پردہ پہاڑا ہے از روے ایمان فرمائیے کہ آپکے نزدیک انی وجہت
وجہی کی کیا تفسیر ہے اور برائت ابراہیم کی کیا تدبیر ہے دیکھو شرک ابراہیم اسی آیت سے ثابت ہوتا ہے
اور مخالف اپنے قول پر آپ ساکت کیونکہ وجہت فعل معلوم ہے اور فعل کے لیے توقیت مجزوم ہے اور
توقیت تقدم و تاخر سے محفوظ نہین ہے لہذا برائت ابراہیم مین دوام ملحوظ نہین پس حاصل آیت یہی ہے
کہ اول مین ابراہیم راہ توحید پر نہین آیا اور آخرالامر وہ بعض رب العالمین لایا **قولہ** افتتاح جملہ
فعلیہ بلفظ ماضی دلیل بین ست کہ این توحید ابراہیم در زمان حال حادث نیست الخ اب بطرف حق
مائل ہو جو کہ جس صورت مین توحید مقید بزمانہ ہے تو حرف و حکایت دوام کا ٹھکانہ ہے شاہ صاحب نے
یہ ترجمہ کیا ہے کہ آپکا کیا ہوا (انی وجہت) کا ترجمہ ہے اوسکا یہ ہی کلمہ ہے یعنی بدرستیکہ من متوجہ کردم
روے خود را خاص برای آنکہ پیدا کردہ است آسمانہا و زمین را فقط اب بیہودہ گوئی سے خدا کیلیے
لیتے کئے ہوئے ترجمہ پر نظر کہ کردہ ام صیغہ ماضی قریب ہے جو کہ بالکل آپکی تکذیب ہے کیونکہ مضمون
آیت یہ ہے کہ ابراہیم عنقریب جو بخدا ہوا اور عنقریب کفر و شرک سے جدا پس خود جان لو کہ زمانہ

مین دشوار ہے مگر بعد از جوانی جاننا چاہیے اسیطرح ابراہیم اول شرک کرتا رہا اور داین
اعتقاد مین کر دہر تا رہا گاہی بطرف کواکب مائل رہا اور گاہی ربوبیت ماہ و خورشید کا قایل انجام
کفر سے برکنار ہوا اور تا مین حیات کفر و شرک سے بیزار رہے یہی مقصود کلمہ بری ہے باقی آپکی سکسہ جی
اگر میاں جی معنی لفظ بری مین مکرر یاد کرینگے تو جز کلمہ (واجعلنا مسلمین) مین کیا کرینگے کہ سورہ بقر
کی آیت مین ہے اور ابراہیم کی حکایت مین چنانچہ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ
مسلمۃ لک یعنی ابراہیم و اسماعیل نے کہا کہ اے رب ہمارے کر ہمکو مسلمان واسطے اپنے اور اولاد
ہماری سے ایک جماعت مسلمان کر واسطے اپنے فقط اس آیت سے جانا جاتا ہے کہ ابراہیم و اسماعیل
مدت تک مشرکین مین شامل رہے اور مخالفت رب العالمین مین کامل جبکہ شرک و کفر سے بیزار ہوئے
ملتمس ہے جناب آفریدگار ہوئے او تعالی نے اسماعیل کو کچھ جواب نہین دیا اور التماس ابراہیم اجابت
کے قرین کیا یعنی ابراہیم سے کہا کہ مسلمان ہو بندہ رحمان ہو پس وہ مسلمان ہوا معتقد ایمان
چنانچہ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین یعنی کہا ابراہیم کو رب اسکے نے کہ مسلمان ہو کہا
ابراہیم نے کہ مسلمان ہوا مین واسطے رب عالمون کے فقط بیان سے واضح ہے کہ جس وقت تک ابراہیم کے منہ
سے یہ کلمہ نہ بر آیا تھا نہال مسلمانی سے نہ بر کہا یا تہا بلکہ کافر تہا اور دین و ایمان سے نادر جبکہ
اسلمت زبان پر لایا راہ ایمان پر آیا اگر یہان بھی کوئی تاویل بناؤ گے اپنے تئین ذلیل کراؤ گے
کیونکہ اگر اسلمت کہنے والا اسلمت کہنے سے پہلے بھی صاحب ایمان تھا اور بندہ رحمان تو حضرت کے
یار غار مہاجر و انصار کو راہ ایمان پر آنے اور اسلمت زبان پر لا کر اول قرآن و حدیث مین
کسواسطے بعدین کہا ہے اور کیونکر مشرکین لکھا ہے اگر یہ لوگ اوسوقت فی الواقع نقد ایمان
سے تہی دست تھے اور کافر بت پرست تو ابراہیم مین اور ان مین کیا فرق تھا دونون کا جبکہ
ایک یا مین عرق تہا **قولہ** و جملہ اسمیہ ہو کہ وہ ناطق ست الخ جبکہ دوام ہرا ثبات باطل ہوا
تو یہ مقصود بھی لاطائل ہوا پس اس فقرہ کی ردین دلیل لانا محض فاضل ہے اور تحصیل حاصل ہے **قولہ**
وہمین جہت بطریق استیناف الخ بلاشبہ یہ جملہ بھی اسی امر کی تائید مین ہے اور اسی بات کی تاکید

کہ ابراہیم نے آیت (انی بری مما تشرکون) از بری اوسیوقت کے اعتقاد سے اس آیت
کے ساتھ خبر دی اور جسوقت کہ مضمون ہذا ربی شبہہ سے نکالا اوسوقت ربوبیت کواکب کا
شوشہ الا مغربین تہی کا یہ مقولہ ہرگز نہیں ہے کہ ابراہیم براہ حق فائز نہیں ہے بلکہ کل اہل سنت کی
یہی رائے صائب ہے کہ ابراہیم قایل گونا گون مذاہب کے اول اونسے کواکب کو رب غفران ٹہیرایا
اور پروردگار انس وجان بتلایا اسکے بعد اونے ماہ کو رب خیال کیا اور ربوبیت کواکب کا ابطال
بتھا اوسنے آفتاب کو رب جلیل جانا اور اوسکی عظمت کو الوہیت کی دلیل گردانا جبکہ آفتاب
منصوب ہوا اور حجاب مغرب میں محجوب ابراہیم اوسکی ربوبیت سے روگردان ہوا اور آیت (انی بری
مما تشرکون) گویا اسکے بیچ لازم نہیں آتا کہ ابراہیم کا ہمیشہ یہی مذہب تھا اور وہ اسی عقیدہ پر رہ
وثابت تھا **قولہ** وکلمہ بری کہ صیغۂ صفت مشبہ است مخبر ست از دوام برائت فقط اگر دوام سے مراد
ماضی و حال واستقبال ہے تو خیال محال ہے کہ صیغۂ صفت مشبہ بسیار ہیں مگر اس قسم کو دوام سے
اکثر بلکہ یکسر بیگانہ ہیں مثلا عطشان صیغۂ صفت مشبہ ہے اور بمعنی تشنہ ہے مگر روے زمین پر
کون ایسا ہوگا کہ تمام عمر پیاسا ہوگا اگر مولوی محمد علی بطرف امام حسین اس طرح کا گمان کرینگے
تو مسلمان اونکا جلد تر ہوش پریشان کرینگے کیونکہ وے اگرچہ آخر وقت میں پیاسے تھے لیکن اول
میں کب پیاسے تھے لفظ جنب بھی صیغہ صفت مشبہ میں شمول ہے اور بمعنی ناپاک منقول ہے الا ایسا شخص
کہ اول سے آخر تک پاک نہیں ہے معدوم روے زمین ہے شاید کہ مولوی صاحب کا یہی حال ہو
ایک ہی وتیرہ پر ماہ وسال ہوے کلمہ عریان بھی صفت مشبہ ہے اور بمعنی برہنہ ہے اگرچہ وحوش
صحرائی میں دوام عریانی قرین قیاس ہے مگر مخالف کافہ اناس ہے کیونکہ انسان جسوقت
تن سے جامہ برلاتا ہے اوسیوقت برہنہ کہلاتا ہے چنانچہ حیات محمد مصطفی میں ہے اور حال ہوتے ہیں
خواہ عریانا ہیں پس دیکھا اوس جماعت نے موسی کو عریان فقط اب بقول آپکے یہی لازم آتا ہے
کہ موسی اول سے آخر تک ننگا ہے مگر اصل یہ ہے کہ جسوقت موسی نے لباس تن سے دور کیا اپنے
تہین خود کیا کلمہ بحر صیغۂ صفت مشبہ ہے اور بمعنی بیرون شبہ سے حالانکہ دوام بیری کا ہر دات

بوضاحت تمام بہ ثبوت رسید کہ این اشتراک کواکب لغ اشتراک اجرام کہ سورۂ انعام مین مذکور
ہے اور علماے اسلام مین مشہور معتقد قوم ابراہیم رہنا نہین کہ اور بکہ بکہ محمد علی صدق و راستی ہی
بار وارہین بلکہ خود معتقد ابراہیم سے یہ ہی منشہ مین اہل سنت کی تعلیم ہی اگر آپ تفاسیر شیعہ پر ایمان
لائیگے تو نوبۂ مخالفت ابوبکر و عمر و عثمان تک پہنچیگے خلافت ثلاثہ پر جہاد تکبیر مار بیٹھیگے اور جو وہ تن پر پنجۂ
تمغیر **قولہ** وابراہیم صرف بطریق تبکیت آنرا بر زبان آورده فقط اگر اشتراک کواکب سے سرزنش
قوم منظور ہوتی تو لفظ ہذا کے آخر یاء متکلم کیونکہ مسطور ہوتی ابراہیم اشتراک اجرام کو اپنے ساتھ
منسوب بکرتا اور مؤلف قرآن ہذا ربی کو مقولات ابراہیم مین محسوب بکرتا ارباب مناظرہ اپنے
کلام مین اور کلام خصم مین تفریق بسیار کرتے مین اور یہی طریق اختیار کرتے ہین کہ اپنے کلام کے
اول لفظ اقول یا میگوئیم یا جواب لاتے ہین اور کلام مخالف کے اول کلمۂ قال و اعتراض و
سوال نہ ہذا کتاب فرماتے ہین بقول آپکے ابراہیم نے بحث و مباحثہ مین عجب خیال خام کیا کہ
خواہ مخواہ اپنی گردن پر شیطانون کا الزام لیا ستارون کو اپنا رب قرار دیا اور شرک آشکار کیا
قولہ چرا کہ نسبت این شرک علانیہ بسوے قوم کرده نہ بسوے خود فقط کیون جھوٹ بولکر اپنا
اعتبار کھوتے ہو اور کسواسطے مرتکب مخالفت آفریدگار ہوتے ہو ابراہیم نے تو علانیہ ربوبیت
کواکب اپنی طرف منسوب کی اور بقلم زبان صفحہ بیان پر آیت (ہذا ربی) مکتوب کی آپ برعکس
نظم قرآن کے کہتے ہین کہ ابراہیم نے نسبت شرک علانیہ بطرف قوم کی او اپنے خود نیتا و ندون
کو سرزنش و لوم کی علماے محمدیہ کو اپنی عربی دانی کا امتحان دیجئے اور ترجمۂ ہذا ربی بیان کیجئے
اگر ہذا ربی کا ترجمہ آپکی راے ناقص مین رب اونکا ہے تو جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب بجا ہی
اور اگر ترجمۂ (ہذا ربی) سب میرا ہے تو چراغ کے نیچے اندھیرا ہے آباد دنیا مین کوئی احمق ایسا
نہ آپکا ترجمہ تسلیم کرے اور تفسیر قرآن مین ترمیم آپکی تفسیر و بیان ہی ہر ایک مسلمان کا دل کریگا ملک
آتش غضب سے کلیجہ پھکیگا آپکی کج مج زبانی کا آپنے نقصان بیان کیا اہل اسلام کا جیسا کہ چاہیے
اطمینان کیا **قولہ** واز اعتقاد خود بآئین کلام کہ (انی بری مما تشرکون) خبر داد فقط جسمیت

زمان حال حادث نیست بلکه در زمان ماضی هم چنان بوده و ذیل آن جمله آمیه مفید که
دلالت بر ثبوت و دوام میکند ناطق ست بر اینکه انتفا شرک از وی امر مستحدث نیست بلکه امریست
ثبوتی و استمراری پس از آغاز و انجام قصه بخوبی ظاهر شد که ابراهیم کلمه بیزاری زنهار از روی اعتقاد
بر زبان نیاورده بلکه این تقریر برای تبکیت و الزام خصم بوده و این معنی خود ظاهر هست که طلوع
و افول کواکب هر روز مشاهده ابراهیم می آمد و او گاهی کواکب را در عمر خود پروردگار خود نگفته
جواب جبکہ آپ تفسیر آیات افتتاح ہی مین حسن وخوبی عروس مسلمانی عیان کر چکے
بلکہ قطع نظر از عیب نہانی عیب جسمانی پنہان نکر سکے تو بقول شخصے اوّل باخر نسبتے دارد تفسیر آیات
خاتمہ مین کیا کرینگے سوا اسکے کہ رویا کروگے **ع** پردہ ہفت رنگ را گذار تو کہ در خانہ
بوریا داری اب ہمارا قلم جواہر رقم آپ کی ایک ایک بکر فکر کا سپاس کرتا ہے اور سرکار الماس
سیاہی کے لئے بھی صلہ و انعام ملتا ہے اور خلعت سہ پارچہ سلتا ہے **قولہ** فلما افلت قال یا
قوم الخ اسی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جسوقت ابراہیم کے منہہ سے یہہ مضمون نکلا اوسیوقت وہ
راہ توحید چلا اس سے پہلے شراب شرک سے مست تھا خواہ بت پرست تہا خواہ ستارہ پرست تہا
آپکی بھی یہی تقریر ہے اور اس آیت کی بھی یہہ ہی تفسیر ہے کہ جسوقت آفتاب چھپ گیا ابراہیم
نے اپنی قوم سے کہا کہ مین راہ توحید مین چلا اور شرک سے پاک فقط اس سے یہہ آپ
سمجھ ہوتا ہے کہ جب تک خورشید آسمان پر موجود رہا ابراہیم کا وہ ہی معبود رہا جسوقت غروب
ہوا ابراہیم کی رائے مین معیوب ہوا پس ابراہیم نے اوس سے روگردانی کی اور اس گفتگو مین شتابی کی
مین بندہ آفریدگار ہون اور شرک دوئی سے بیزار **قولہ** پس ہرگاہیکہ فرمودہ گفت الخ ایک
آیت کے ترجمہ مین دست اندازی کی اوس مین بہی خیانت پردازی کی لفظ یا قوم و کلمہ آن
کا ترجمہ چہوڑ دیا دیدہ امانت چہوڑ دیا جب تک میان محمد علی کے سینہ و کینہ مین شور قبل و قال
و تفریط نہین ہوتی اور مزاج مبارک پر خیانت محیط نہین تفسیر آیات نہین کرتے اور تقریر بنا
نہین یہہ فقرات آپکے انداز پر چہین ہمارے فقرات مخالف کے ساز پر مین **قولہ** لئن آیات

ہے تو وہ لطف نہ تھے سے جہان کند کیا وہ بخت بد نے مجھکو شرمندہ کیا وہ دو دوا ہے ذکر مجھکو ہو
شر و شما وہ پاؤن ہون جسکے اور جوتا پہنا وہ دست و پا نہ پیچا، انسان کر لئے وہ ملیک آلائش ہو
یزدان کے لئے وہ بلا وہ تو نے ذہن میرا سیا وہ میرے سینہ کو جلا تو نے دیا وہ الغرض اگنا کو نیچی
اوس نے آہ وہ گر گریبان چاک لی جنگل کی راہ وہ آیا پس موسی کو پیغام خدا وہ میرے بندہ کو
کیا مجھ سے جدا وہ وصل کرنیکے لئے تو آیا ہی تو وہ یا برائے فصل سے لایا، تو وہ ہر کسیکو مین ز سیرت وہی جہاں
پشیوہ ہر کس جدا گانہ کیا وہ ہم بری پاکی و ناپاکی سے ہین وہ سخت جانی اور چالاکی سے
ہین وہ اگر خدا سے محمدیہ کو اپنی ذات و صفات سے آگاہی ہوتی تو کیونکر حایت شبان اوس ہی
ہوتی بلکہ گفتگو ئے شبان واہی سے دامن کش ہوتا اور موسی سے خوش شبان پر عذاب کرتا
نہ کہ موسی پر عتاب **قولہ** آیتیکہ تغیر کردہ شد شریح قصہ است فقط تغیر کردن کا فاعل کون
ہے اور اس قول بیہودہ کا قائل کون ایراد صیغہ مجہول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تغیر آپکے ترکہ
بھی معتبر نہین ہے اور نام و نشان مفسر سے جناب کو بھی خبر نہین اگر مولوی صاحب کی راے
مین یہ تغیر معقول ہوتی تو کسواسطے ضرورت صیغہ مجہول ہوتی اب مولوی محمد علی آیات خاتم کی
تاویل و تغیر کرتے ہین اور معنی اصلی مین تبدیل و تغیر **سوط الجبار** آیات خاتم قصہ ہم
بشنو ﴿فلما افلت قال یا قوم انی بری مما تشرکون﴾ یعنی پس چون ستارہ فرو رفت گفت ابراہیم
من بری ام از انکہ شما شریک میکنید، ازین آیت بوضاحت تمام بثبوت رسید کہ این شرک
کواکب از مقولات بالا مفہوم شدہ معتقد قوم ابراہیم بود و ابراہیم صرف بطریق تبکیت آنرا بزبان
اگر بہ زار بی نسبت این شرک علانیہ بسوے قوم کردہ نہ بسوے خود و از اعتقاد خود باین کلام کرد
اور اگر ترجمہ ﴿ہذا﴾ نخبر داد و کلمہ بری کہ صیغہ صفت مشبہ است مخبر است از دوام برات و جملہ اسمیہ
کہ آنیکا ترجمہ تسلیم ہے تاکید و استمرار حکم برات و ہمین جہت بطریق استیناف جملہ مو کدہ بعد این
آتش غضب کلیم سہ سخنہ نافہمان بیان کردہ ﴿انی وجہت وجہی للذی فطر السماوات والارض﴾
اطمینان کیا **قولہ** این) افتتاح جملہ فعلیہ بلفظ ماضی دلیل بین ست کہ این توحید ابراہیم در

خوار بام ہیچ خویش ٭ دستکت بوسم بمالم پایکت ٭ وقت خواب آید بروبم جایکت ٭ تا
تجہائی تا کہ خدمت تا کنم ٭ جامہ ات را دوزم و بخیہ زنم ٭ گر بدانم خانہ ات من مدام ٭ شیر و روغن
آرمت ہر صبح و شام ٭ ہم پنیر و نانہائے روغنین ٭ خمرہائے جغرات نازنین ٭ سازم و آرم
بہ پیشت صبح و شام ٭ از من آوردن ز تو خوردن تمام ٭ این نمط بیہودہ می گفت آن شبان ٭
گفت موسیٰ با کہ ہستت ای فلان ٭ گفت با آنکس کہ ما را آفرید ٭ این زمین و چرخ ازو آمد
٭ گفت موسیٰ ہای خیرہ سر شدی ٭ خود مسلمان ناشدہ کافر شدی ٭ گند کفر تو جہان را گند
کرد ٭ کفر تو دیبای دین را ژندہ کرد ٭ شیر او نوشد کہ در نشو و نما ست ٭ چارق او پوشد کہ او محتاج
پا ست ٭ دست و پا در حق ما استایش ست ٭ در حق پاکی حق آلایش ست ٭ گفت ای موسیٰ د
ہانم دوختی ٭ وز پشیمانی تو جانم سوختی ٭ جامہ را بدرید و آہے کرد تفت ٭ سر نہاد اندر بیابان
برفت ٭ وحی آمد سوی موسیٰ از خدا ٭ بندۂ ما را ز ما کردی جدا ٭ تو برائے وصل کردن آمدی ٭
نی برائے فصل کردن آمدی ٭ ہر کسے را سیرتے بنہادہ ایم ٭ ہر کسے را اصطلاحے دادہ ایم ٭
ما بری از پاک و ناپاکی ہمہ ٭ از گران جانی و چالاکی ہمہ ٭ **ترجمہ ابیات** ترجمہ بحسن اسلوب اس منظوم
کا ٭ کہ ہے پیر مولوی روم کا ٭ راہ مین موسیٰ نے دیکھا اک شبان ٭ حق سے یہ کہتا تہا با آہ و
فغان ٭ تو کہان ہے تا کہ ہون چاکر تیرا ٭ شانہ کش ہون اور سیون مین کفش پا ٭ دہوؤن
جامہ اور نکالون سر سے جون ٭ دودہ لاؤن روبرو آکر ترے ہون ٭ تو اگر بیمار ہو یا سینہ ریش
٭ ہون ترا غمخوار و مونس مثل خویش ٭ ہاتہ چوموں اور لون تیرے قدم ٭ ہون نگہبان وقت
خفتن دم بدم ٭ تو کہان ہے تا کہ مین خدمت کرون ٭ تیرے جامہ کو سیون لت الخ ایک
٭ ہو مجہے معلوم گر تیرا مقام ٭ شیر و روغن لاؤن مین ہر صبح و شام ٭ نیز با توم و کلچہ آن
٭ مسکہ و جغرات و شیر و انگبین ٭ لاؤن تیرے روبرو ہر صبح و شام ٭ تا این تیری نوش فراط
تمام ٭ اس طرح کہتا تہا وہ بیہودہ درا ٭ کس سے تو کہتا ہے موسیٰ نے کہا تے اور تقریر روداد
پیدا کیا جسنے یہ ظاہر کیا ارض و سما ٭ بولا موسیٰ ای خیرہ سر ہو تو باقوال این آیت

قوله

انبیا از معرفت ذات وصفات الٰہی ہیچگاہ جاہل نبودہ اند فقط اپنی کتابون مین لکہا دکہلاویے
کہ طایفۂ انبیا ذکس سطح پر بیان ذات پروردگار کیا ہے اورکس بات پر دارو مدار انبیا ہے اگر آدم کو معرفت
حقایق ذات وصفات حقانی ہوتا توکسواسطے [بابت] سبائی نافرمانی ہوتا اگر ابراہیم کنہ ذات وصفات
سے آگاہ ہوتا توکیونکر ذریعۂ حسابات ستارہ و خورشید و ماہ ہوتا اگر محمد صاحب [بیت] الست مین واقف ہوتے
توکسواسطے چالیس برس تک تابع رسم وعادات قوم بت پرست ہوتے بلکہ خدائے محمدیہ بہی واقف
حقایق ذات نہین ہے اور کاشف دقایق صفات نہین اگر وہ اپنی ذات وصفات سے خبردار
ہوتا تو لازمہ جسمیت اوسکے لئے باعث عار ہوتا حالانکہ وہ لوازم جسمیت اپنی طرف منسوب کرتا ہے
اور اپنی خدائی آپ عیوب چنانچہ شیخ عبدالحق نے مدارج النبوت مین حیات الحیوان سے نقل کیا ہے
کہ ایک شخص صومعہ مین عبادت کرتا تہا اور روز وشب ریاضت جبکہ مینہ برسا اور سبزہ اوگا عابد نے
طرف مرغزار ایک حمار دیکہا کہ سبزہ چرتا ہے پس کہا کہ اے پروردگار میرے اگر تیرے پاس کوئی
حمار ہووے تو اوسکو اپنے حمار کے ہمراہ چراؤن اور حق خدمت بجا لاؤن جسوقت پیغمبر وقت نے یہہ ذکر سنا
قتل [تہنا] سخن عابد رد کی اور دعا بد پس وہ پیغمبر کے پاس جبرئیل آیا اور تنزیل لایا کہ مین بقدر عقل
بندہ کے جزا دیتا ہون مولوی روم حاکی ہے کہ خدائے اسلام تنزیہ سے شاکی ہے یعنی دفتر دوم
مثنوی معنوی مین اس مضمون کی حکایت منقول ہے کہ خدائے محمدیہ تنزیہ سے نہایت ملول ہے اوس حکایت
کے کل سے بعضی ابیات انتخاب کرتا ہون اور ملتمس اجتناب **ابیات** دید موسی یک شبانی را براہ
کو ہمی گفت اے الہ ۔ تو کجائی تا شوم من چاکرت ۔ چارقت دوزم کنم شانہ سرت
جامہ ات شویم شپشہایت کشم ۔ شیر پیشت آورم اے محتشم ۔ ور ترا بیماری آید بہ پیش ۔ من ترا